

وارث

أوليغارشي

ذكر المفاع

الله
حَمْدُهُ عَلَىٰ فَاطِهٖ حَسَنٍ حَسِينٍ
حَنْوَارَتْ حَنْوَارَتْ حَنْوَارَتْ
شَرِيكَةٌ فِي فَرَادَارِ اَنْتَخَبَيْكَ الْاَوَّلِيَّنْ

وارشاد الولایا فی

شذکرة الفقراء

قصیدہ

خاک لشین ارض مقدس دیوی شرف ضلع باه بندی هند
فقیر شیر علیشیا وارقی قلندر احمدی علی عنہ
حسب فرمائش ۱ - برادر صدقہ سیاں عبد الغفار
خال وارقی صاحب وارقی ہوٹل گوجرانوالہ
ملنے کا پتہ

فوری ایمیڈیا بلک نمبر کو گرفتار وارث محل لانہ میکا اونکاری

هُوَ الْوَارِثُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

مزہ بی بی پاری کا

بیدم بھی تو پانچ میں مقصود کائنات
خیر الناد حسین و حسن مصطفیٰ علیٰ

ایسٹی تصنیف وارث الاولیاء

بنخواص قلب بارگاہ پنجتمن پاک علیہم السلام

مین نذرگزار انتا ہوں

شاہان چہ عجیب گر بواز نگدارا

عین بندگواہ کہ ایمان من میں مقصود ماحمد والی محمد است

مقیم وارثی ہی طیل گور جوالہ

فقیر عنبر علی شاہ وارثی اجمیر قلندر

موذنہ کیم صفر المظفر ۹۳۷ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْفَلْوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ
الْكَرِيمِ وَعَلَى أَلْيٰ الظَّاهِرِينَ الطَّاهِرِينَ الْمَخْصُومِينَ
تمام تعریف اس قادرجی القیوم کو سزاوار کہ جس کا
تحنیت عظمت و جلال ہمیشہ سے اگر استھے ہے اور ہمیشہ اورستہ
رہے گا۔

جس کی آواز کن سے اٹھا رہ ہزار عالم کا دبودھ پر میں آیا
اس کی بارگاہ قدس میں وہ مقبول ہوئے جنون نے عمل صارع
کیئے اور دھنکارے گئے وہ کہ جو کچھ نہ کیئے بغیر سب پکھ
حاصل کرنا پڑا ہتھے تھے۔

دری تمام عالم کا رب ہے اور اسی کی بڑائی ہمیشہ
رہی اور ہمیشہ رہے گی۔ کبھی یا نی اسی کی شان کوشایاں ہے۔
از عرش تا فرش اسی کی ملکہ ہے اور اسی کی ملکیت ہیں۔
اللَّهُمَّ لِبِيكَ لَا شرِيكَ لِبِيكَ انَّ الْحَمْدَ وَنِعْمَتَ
اک ملک لا شریک اک

زمرے زرے میں تیر انور عیاں ہے یارب
تو عیاں ہو کے بھی ہر شے میں نہیں ہے یارب

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِّي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

بِقَدِيرِ حَسْنَتِهِ وَجَهَالِهِ

عَرِشِ بَرِيزِ بَنْزِيرِ فَعَالِ مُحَمَّدَسْت
 دَسْتِ رَسُولِ دَسْتِ النَّبِيِّ دَسْتِ الْقَبِيلِ
 ازَّا يَعْنَتْهُ قَبْلَهُ تُوكَوْ عَيَانِ شَرِسْت
 تَفْسِيرِ مَنْ رَأَيْنِ بَيْنِ اَسْهَابِ
 الْوَارِذَاتِ بِرَبِيعِ قُرْآنِ زَيْرِ لَبِ
 هَرِيكَ لَكَلَّئِ خَاكَ مَدِينَتِ شَرِيمَانِ
 عَنْتَرِ خَدَّا اَلْوَاهَ كَرِايَانِ مَنْ هَمِيَسْت
 مَقْصُودِ مَالِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدَسْت

اَسْهَابِ نُورِ خُسْدَادِ بَلْغِ الْعَدَلِ بَكْسَالِهِ

مُولَى عَلِيِّ شَكْلِ كَشَافِ الدَّجَى بِجُنَاحِهِ

حَسَنِيَنِ جَانِ فَاطِمَةِ حَسَنَتِ جَهِيْنَعِ خَصَالِهِ

سَيِّدِ مُحَمَّدِ مَصْطَفِيِّ صَلَوْ تَقْلِيمِيِّ فَآلِهِ

سَيِّدِ عَبْرَشَاهِ دَارِيِّ

سرکار عالم پناہ حضور دارالشیعہ کی سیرت پاک اور مجید
سانا فضل انسان کجا افتاب کجا ذرے سے کا نہزادہ حضرت بھی نہیں
سرکار عالم پناہ کی ذات قدسی صفات ہمارے علم ہمارے فہم
دادراک سے بالاتر ہے۔

تیری تعریف کیسے کروں ہیں بیان ہیری طاقت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں
ہر ذرے سے نسبت تو ہوتی کچھ مجھ کو نسبت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں
بھر سے پہلے میسکر بزرگان سلسلہ نے بھی بڑی بڑی ضغیل
کتابیں سرکار عالم پناہ کی سیرت پر لکھیں لیکن وہ بھی اپنی معدود ری
ظاہر کرنے پر مجبور ہوئے۔

سرے پہلے ہیں اليقین حضرت قبلہ عبدالدشاد شاہ صاحب تحریر وارثی
نے تحریر کی اور سرکار کی خدمت اقدس میں یہ کتاب مقبول ہوئی۔
آپ کے بعد مشکوٰۃ حقانیہ مولوی فضل حسین وارثی اور حیات
دارث مصنف مرتضیٰ محمد ابراہیم بیگ شید اوارثی نے تحریر کی جلوہ
دارث حکیم صدر علی وارثی بہرائچی نے تحریر کی تعارف و رثیہ
حضور بیویم شاہ صاحب، وارثی علیہ الرحمۃ کے ارشاد گرامی کے
تحت اس فقیر نے ۱۹۵۲ء میں ظہور قدسی والات دارث
کے نام سے ایک نامصر رسالہ لکھا اور قبلہ محترم حیرت، شاہ صاحب
وارثی نے اس کی طباعت و اشاعت میں مکمل طور پر اپنی ذات

خاص سے اخراجات برداشت کیئے تھے ظہور قدسی کو شائع ہوئے
عرصہ ہو گیا دوران سفر لا ہو رہیں برداشت طریقت میاں عطاہ افسد شاگر
وارثی نے جنگ سے اصرار پر اصرار کیا کہ آپ ایک صحیفہ تحریر کریں
جس میں سرکار عالم پناہ حضور وارث لا ولیا کے حالات کے
ساتھ ذکرہ الفقرا بھی لکھا جائے جس کی اس وقت اہم ضرورت
ہے۔ تاکہ یادگار ہے اور آئندہ آنے والوں کے لئے نشان
منزل ٹابت ہو۔ لہذا میں نے سرکار وارث لا ولیا کے نام
پاک کا سہارا لیکر وعدہ کیا کہ میں انشاء اللہ اس خدمت کو
خلوص تدب انجام دوں گا الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ کتاب آپ کی
خدمت میں حاضر ہے میری کم علمی کو دیکھتے ہوئے اگر کوئی غلطی
سلگئی ہو تو از راہ کرم پتہ فیل پر اپنے ذریں اصلیٰ مشورہ سے
اگا۔ فرمادیں شکور ہو وکھا طالب دعا تے خیر

عنبر شاہ وارثی اجمیری

میاں جیا لے شاہ وارثی حضرت جیرت شاہ صاحب دہلیؒ کے نہال
فرزند طریقت خاص خادم محبوب ترین دفیق رہیں کراچی میں تیام ہے

بِاسْمِهِ وَارثُ الْكَرِيم

وَالْإِيتُ وَبِهِ

انبیاء و علمیہ السلام کے معاملات انسانی کمالات میں عام لوگوں کی بہت سب سے مختلف اور امتیازی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔

کہ دربار رب العالمین میں یہ نفوس قدسیہ براد راست فنا طلب اور کتاب اللہ و اشارات ہدایت غیبی کے حامل خاص الولایت کی صحیح بشارات سے سرفراز فرمائی گئی ہیں۔

چون تکریم - و گلستان تعلیم احمدیت سے تربیت یا فتحہ میں عینی علوم و معارف انہیں براد راست مکتب غیبی سے حاصل ہوتے ہیں یہی پاک حضرات نور سے معمور لشہ توحید سے مخوز مجلسیں قائم کے سردار اور مدارس تفہیم کے دانشود ہیں۔ احکام الہی کے مخزن۔ اور اسرارِ الہام کے مورد ہیں۔ عالمِ ملکوت کے نور سے منور و معمور اور مجذرات کے ظہور سے خالق تکوین میں موید کے کمالات سے موصوف اور لذاتِ حمد و حفا و مناجات کے ادراک کے عاشق اور حبِ اللہ کے مقام میں ثابت قدم ہیں۔ اور بفضل فی اللہ کے معركہ میں علمبردار ہیں عاجزی کا اقرار کرنے

والے ہیں۔ روحشوع میں ثابت قدم اور خوف رجا میں شل بکار

بے قرار ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے دیدار کے شوق میں فنا ہیں جیسا کہ شبہ نم
سُورج کی پیش سے فنا ہو جاتی ہے۔

رب الغزت کی تعظیم میں نہایت مُوْب اور راضی برضاۓ الہی
پھی اللہ کو ایک انسنے میں پختہ ہیں۔ توکل اور تھہائی میں نہایت
پاکیزہ یہی نفسانی الود سے مہرا ہیں۔ اور وہ سواس شیطان کے دور
کرنے میں جری ہیں اور بہادر ہیں۔ طہارت و پاکدا منی ان کی
جہالت ہے۔ اللہ عز وجل کی عبادت ان کا شغل مستقل ہے۔
خشق الہی کی آگ ان کے دلوں کو روشن سے روشن تر کئے جائے
سے اور ما سوئی اللہ کو بالکل یتھج جانتے ہیں ہر بات کا جواب
الْوَالِهُ مِنَ اللَّهِ وَلَا قُوَّةُ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَظِيمُ ہے۔

صبر و استرامت میں ضرب المثل میں دشوار یوں کو حل کرنے
میں ممتاز لوار مہمات کے سرانجام دینے میں عالی ہمت ہیں۔
عقل و علم کے خزانے۔ عفو و حلم کی کائیں ہیں۔ دوستی و محبت
دوفا کے جامے۔ اور پاکدا منی وحیا کے چشمے ہیں۔ تمام غلطت
برہمیم اور رابطہ تعلقات میں کریم ہیں۔ ہر بیگانے کے دولت
اور ہر گھر کے لیے بیشل ہماریں۔ خدا کی راہ میں بھاگنے والے
کے پیچے پڑتے ہیں۔ کہ اس کو راہ پر لا یعنی بھار سخاوت کے

ابریں اور گلستان جوان سردی کی یہاں رہیں۔ پیشہ شجاعت کے شیر
اور میدان کارزار کے دلیریں۔ ساستا گو۔ سید چشم۔ دشمن
کو دوست بنائیے والے یہی مکارِ اخلاقی یہیں یگانہ آفاق اور
طالبانِ حق کے عاشق و مشاق ہیں یہ انعامات ربی یہیں ہذا
مِن فضل ربی

یہی اوصاف ولایت کے نقطہ کا ماحصل ہے۔

جب دنیا میں کفر و ظلمت و بربرتی تشدید۔ چہالت ہے
خبری کا دور دورہ ہوتا تو قدرت اپنی رحمت خاص سے اپنے
بندوں کی ہدایت کے لئے تخلیقات سے منور فرمائے انبیاء علیہم
السلام کو مخلوق کی ہدایت کے لئے مجتہی ہے اور انعامات
غیبی سے براء راست انہرِ حجی نازل فرمائے ہر موقعہ اور لحاظے
مخاطبیت کلام سے سرفراز فرماتی رہی۔

بعد خاتم النبیو سرکار دو عالم حضور سید الکوینین محمد مصطفیٰ
امحمد مجتبی اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کا یہ ہدایت اولیاءِ نظام کو دے
کیا گیا۔

کہ دنیا میں بے راہ روی اور غفلتِ خداوندی سے مخلوق
اپنے آپ کو گراہ کر لیتی ہے تو حضرت حق ہر دور میں وقتاً فوقتاً
نامیں رسالت اولیاءِ نظام کو مبعوث ہے ایت خلق گیلئے بعوث
فرماتے ہیں۔

انہیں کی شان میں ارشاد ہے :-

الآن اولیاءِ ادله لا خوفٌ علیہم ولا هم يحزنون۔
خبردار۔ اس میں شکر ہیں کہ اللہ والوں کو کوئی خوف و غم نہیں یہ لوگ
وہ ہیں جو ایمان لائے اور پہنچ رکاری کی ۔

یہی اللہ والے حدیث الفقر و فخری والفقیر متنی
ترجمہ فقیری میرا فخر ہے اور فقیری مجھ سے ہے۔ کامنڈلر اتم
ہیں کہ راہِ خدا میں مجاہدات تذکیۃ نفس سے بھلی ہو کر پہلے خود کو
صبر و ضبط تحمل و رضا و تسليم۔ سخاوت و شجاعت تقریر و تحریر۔
بخشش و عطا۔ فکر و تجسس غیبی کا خود کو آئینہ بننا کر مخلوق
خدا کی ہدایت کا علم لیکر میدان عمل میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔
انہیں رہروان منزل عشق الہی کو وہ تمام ہدایات بتوسلِ امام
اول امام المغارب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ
وجہہ بارگاہ رسالتہاب فخر موجودات مظہر انوار ذات سرکار دو
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو حاصل ہوتے ہیں اور وہ اسی پر
عمل کرتے ہیں ۔

ارشاد نبوی حدیث۔ ان تومرو علیا ولا امر اکم فاعلين
تجده هادیا مهدیا یاخذن بکم الصراط المستقیم۔ ترجمہ کیا تم
علی کو امیر بناؤ تو مگر میں اپنا نہیں دیکھتا اگر علی کو امیر بناؤ گے
تو وہ تمہارے ساتھ سیدھی را پکڑے گا ۔

اس حدیث پاک میں حضور نے کھلے الفاظ میں ارشاد فرمایا
ہے کہ صراط المستقیم اگرچا ہتھے ہو تو علیٰ کی معیت میں علیٰ کی
اقدار کرو تمہاری دو جہان کی فلاج اسی میں ہے۔

دوسری جگہ حدیث پاک ہے۔ القرآن مع علیٰ مع
القرآن۔ ترجمہ۔ قرآن علیٰ کی ساتھ اور علیٰ قرآن کے ساتھ ہے۔
ایک حدیث یہیں ارشاد ہے۔ میں تم میں دو بھاری پھر چھوڑ
جاتا ہوں۔ ایک تو کتاب اللہ اور دوسری میرے الہیت
اور یہ دونوں تم سے جدا نہ ہوں گے حتیٰ کے وطن کو نہ
پریس گے۔

اس حدیث کی تفسیر امام جعین علیہ السلام شہادت
عظمی ہے کہ آپ نے قرآن کو نہیں چھوڑا اور قرآن کی عظمت
و ناموس رسالت کیلئے جان دیدی۔

آپ کی امامت پر آئیتہ پاک و جعلنا مِنْهُمْ أَنْهَىٰ بَهْدَدْ بِأَمْرِنَا لَهَا صَبْرٌ وَمَا تُو باً يَا تَنَا يُوْقَنُونَ - (رسورہ سجدہ)	ترجمہ۔ تم نے ان میں سے امام بنائے جو بھارے حکم سے روایت کرتے ہیں جب انہوں نے صبر کیا اور بھاری یوں پر لقین کیا۔
---	--

وَهُوَ لُغُ جُو بُكَارَ تَرَتَّبَتْ هِيَنْ اُور پانے بِأَوْلَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ	پر درگار کی طرف و سیلہ دھونے ملتے يَتَعَوَّنُ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَه
--	--

ایہم اقرب (بیت الرسل) | جس کوں انین سبے زیادہ مفتریج
 اے ایمان والوں شدید ڈرو | یا ایھا الین امن و اقتدا اللہ
 اور اس کی طرف دستیہ تاش کرو | دستغوالیہ الوسیلۃ
 (ماہ ۵)

وسیلہ سے مراد وہ شخص ہے جسے قرب الی اللہ حاصل ہو
 باعتبارِ منزالت اقرب الی اللہ اول رسول اللہ بعد اذ ان امام
 ہے جو اس کا نائب ہے۔

جیسا کہ یہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 احباب للناس الی ادله یوم القیامہ دا قرب ہم مجلسا
 امام عادل ترجمہ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور قرب
 قیامت میں امام عادل ہوگا۔

حدیث من لم یعرف امامہ زمانہ فقد مات میتة
 الجاهلیہ۔ ترجمہ جس نے اپنے دمانتے کے امام کو نہ پہچانا
 وہ جاہلیت کی موت مرا۔

ایتہ نقیف اذا جئنا من کل امة بشہید و جئنا بک
 علیه ھو لا شہیدا۔ ترجمہ: یہیں کیا ہوگا جب ہر اک انت
 سے ایک ایک گواہ لایا جائے گا اور آپ کو ان پر گواہ بنایا
 جائے گا۔

اس طرح امام کو بھی دنیا و آخرت میں اس ریاست کے

اُن بیووٹ الیاہم سے نسبت ہے۔

چنانچہ ارشادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

الستم تعاون اُنی اولیٰ بالمؤمنین من القائمهم قالوا
بلى فقل اللہم من كنت مولاً فعلى مولاً ترجمہ کیا تم کو
عکوم نہیں کہ مومنین کے لئے میں ان کی جانب سے بھتوں
صحابہ نے غرض کیا ہاں۔ پھر فرمایا اسے اللہ جس کا میں مولاً ہو
علیٰ بھی اس کا مولا ہے۔

یوم تداعون کل انس با مامہم و قفوہم انہم
مسئلوں ہ ترجمہ: جس دن ہم لوگوں کو بلادیں گئے ہم لئے
امروں کے اور انہیں ساتھ کھڑا کر کے سوال کیا جائے گا جیسا

انہم مسئلوں عن دلایتہ العلی (حدیث)
ترجمہ ان سے حضرت علی کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

الغرض ان تمام آیات و احادیث سے یہ ثابت ہے کہ
امام نائب رسول ہے جس طرح نبی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ
نے تمام خلاوصہ مخصوص الخصوص علی الخصوص باحفیض
مقاماتِ ارفع و اعلیٰ سے سرفراز فرمایا اسی طرح نائب رسول
الله امام کل المؤمنین کو اپنے خاص الخاص اعماق دہی
سے سرفراز فرمایا ہے امام بنزره بانشیں رسول اللہ ہے امام
رسول کے فرزند سعادت مند کے مابنہ ہے باقی امام

اکابرین امرت اور بزرگان دین اور خدمت گاروں اور جانزوں
 کی طرح ہیں اور غلاموں کی ماننے والیں پس جس طرح اکابرین ملکہت
 وارکان مملکت کیلئے شہزادہ والا قدر کی تنظیم و تحریم
 فرض ہے اور لازمی ہے اور اس سے تو سل موجب سعادت
 ہے اسی طرح اس سے مقابلہ کرنا بادشاہ وقت سے مقابلہ
 کرنا ہے یہ علامت شقاوت ہے اور اس مفاخرت کا اظہار
 برائی خامی پر دلالت کرتا ہے۔

ایسا ہی ہر صاحب کمال کے حضور میں تو اضع اور نذل
 سعادت دارین کا باعثر ہے۔

اور اس کے حضور اپنے علم و فضل کو کچھ سمجھنا و دنوں
 ہماری کی شقاوت ہے اور اس سے بیگانگی رکھنا رسولؐ سے
 بیگانگی ہے اور اس سے بیگانگی کو یا رسولؐ سے بیگانگی ہے
 اور رسولؐ سے بیگانگی حق ببل جلالہ سے بیگانگی ہے۔

خصوصاً اس وقت ہب تبا بنت رسولؐ بھی اسے رب
 الغزت غزہ وجل کی جانب سے تفویض ہو چکی ہے۔

اللَّهُمَّ صلِّ عَلَيْ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْ أَلِي سَيِّدِنَا

مُحَمَّدًا بِقَدَارِ حُسْنِهِ وَ جَهَالِهِ

الْمَطْبُولُ الْمُدْرَأُ طَبِيعُ الرَّهْبَولُ الْمُلْكُ الْمُنْكَرُ -

هوا للہ الوارث الحق مبین

الصلوٰۃ والسلام علی نور الاولین والآخرين ۔

شگفتہ گلشن زہرا کا بہر گل تر ہے کسی میں رنگِ علیٰ ہے کسی میں بُراؤ
واہ اش نامہ کی خوش عنوانیاں
ابتداء ہو جکی ان کے نام سے

بیان وارثی

حضرت اقدس سرکار عالمیناہ وارث الاولیا نور المشریع پر بحث
کے اسم مقدس "وارث" ہی سے آپ کی عظمت و بنو رحیم اور
ارفع شان عیان اور نمایاں ہے کہ آپ اس نورِ انلی و راہبی
سرور کائنات فخر موجودات کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی وراثت اور مرتفعی دلایت کے حقدار نورانیت فاطمۃ و
رضنا ولیم حسنی و حبیثی کے واحد وارث ہیں ۔

چرخِ رشد و بدایت کے درغشاں مانتاب ہونے کے
ساتھ ساتھ صفاتِ مظہرہ اصحابہٗ کمریں اخلاقِ ائمہٗ مطہریں
کے نظرِ اول ہیں آپ تمام اولیاء، عظام میں اسی طرحِ ممتاز و
میز ہیں جیسے سرور کائنات فخر موجودات مرکز افواہ و تحلیات
حق طاہر و مطہر طیب و اکمل الانبیا خاتم المرسلین و خاتم نبوت

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام میں رب سے
آخریں اُنے کے باوجود رب سے افضل و مقرب و محترم بالگاہ
احدیت ہیں ۔

سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء ہی اس دور کفر و ضلالت
میں آفتاب ہدایت پنکرافق عالم پر جلوہ فرمائی ہوئے اور کائنات
کے ذرے سے ذرے کو حقیقت ہاشمیا کر دیا ۔ یہ سب کچھ نور
رسالہ تماًب صلی اللہ علیہ وسلم کا پرتو خاص اور صلب
مولائے کائنات سیدنا امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہ اور
افضل الانسان الاولین والا آخرین سیدہ خالقون جنت صلوٰۃ اللہ
علیہما کا ظہور ہے جیسا کہ آپ کے خاندانی شجرہ مقدس سے عیان
ہے ۔

وارث الاولیاء کا شجرہ اُسب

(۱) حضرت سرکار سیدنا و مرشدنا حاجی الحبیب شریفین امام الاولیاء
سرکار عالم پناہ (ولیہ نشریف) سیدنا وارث علی شاہ وارث الاولیاء
لورائیہ صریحہ ولیہ نشریف ۔

(۲) ابن سرکار سیدنا و مرشدنا علیکم قربانعلی شاہ عاصی شیخی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

(٣) ابن سرکار سید نا سلامت علی شاه^{۱۳}، ابن سرکار سید نا کرم اللہ^{۱۴}
 ده، ابن سرکار سید نامیرالسید احمد شاه^{۱۵}، ابن سرکار سید نا عبد اللہ شاه^{۱۶}
 ده، ابن سرکار سید ناعمر نور^{۱۷}، ابن سرکار سید نازین العابدین^{۱۸}
 ده، ابن سرکار سید ناعمر شاه^{۱۹}، ابن سرکار سید نا عبد الواحد شاه^{۲۰}
 ده، ابن سرکار سید نا عبد الاڈ شاه^{۲۱}، ابن سرکار سید نا علاء الدین ائمی بزرگ^{۲۲}
 ده، ابن سرکار سید ناعز الدین شاه^{۲۳}، ابن سرکار سید نا اشرف ابی طالب شاه^{۲۴}
 ده، ابن سرکار سید نا محروق شاه^{۲۵}، ابن سرکار سید نا ابو القاسم شاه^{۲۶}
 ده، ابن سرکار سید نا عسکری شاه^{۲۷}، ابن سرکار سید نا ابو محمد شاه^{۲۸}
 ده، ابن سرکار سید نا سید محمد جعفر شاه^{۲۹}، ابن سرکار سید نا محمد وہدی شاه^{۳۰}
 ده، ابن سرکار سید نا امام علی رضا^{۳۱}، ابن سرکار سید نا قاسم حمزہ^{۳۲}
 ده، ابن سرکار سید نا امام موثقی کاظم علیہ السلام ابن سرکار سید نا امام
 جعفر صادق علیہ السلام ابن سرکار سید نا امام محمد باقر علیہ السلام ابن
 سرکار سید نا سید الساجدین امام المؤمنین امام زین العابدین علیہ السلام
 ابن سرکار سید المشجع شہید ارشید شہزادی شہید^{۳۳} تسییم و رضنا^{۳۴} جنتہ السلام سید امام
 حسین علیہ السلام ابن سید السادات امام المشارق والغارب
 امام الائجعین نائب رسول اللہ سید نا امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہ
 زوج سیدة النساء افضل نساء الاولین والآخرين سیدة فاطمة الزیر^{۳۵}
 صلوة اللہ علیہما بنت سید العالمین تاجدار دو جہان وارث کون و
 مکان صاحب سند شیش حل آتی افضل الانبیاء سید نا و مولانا

خاتم النبیین شفیع المذهبین سرکار دو عالم احمد مجتبی حمل مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ و آله و سلم

سرپاپے وارث الادلیاء

حضرت سرکار عالم پناہ وارث الادلیاء کی خاندانی عظمت
سرکار کے شجرہ اقدس سے ظاہر ہے اور سب سے بڑی بات
یہ ہے کہ آپ کے پاک صلب پر آیت تطہیر قرآن کریم میں
شاہد ہے۔ آپ کی سوانح حیات لکھنا احاطہ تحریر سے باہر اور حلقة
تقریر سے بالاتر ہے نہ الفاظوں میں ادا ہو سکتی ہے نہ ضبط تحریر میں
آسکتی ہے یا اگر آپ کی زندگی دیکھنا چاہو تو کسی قلندر کے جذبے بیدار
میں دیکھو یا پھر کچھ جمالکیاں کلام بدیدم میں نظر آئیں گی۔

کل ذات قدسی صفات نہ کوئی دیکھ سکا نہ بیان کر سکا البتہ
جستہ جستہ پہلوائی نے اپنے ظرف کے مطابق کن انکھیوں سے جس
نے بھی دیکھے وہ بھی پورے طور پر وضاحت نہ کر سکا۔

نگاہ برق نہیں پھر و اغفار نہیں

وہ آدمی یہیں مگر دیکھنے کی تاب نہیں

موئیں مبارک رشیم سے زیادہ زم سورج کی کرنوں سے یاؤ
چمنگدار چلیوں کے ماں نہ روشن سے

نہ تنہا مغربی باشد گر قمار سر زلفش
 کہ زلفت اور بھروسے گر قمار دگر دارد
 جبین پاک سے نورہ دایت مثل خوشید و رخشاں جس کی نظر
 پڑی اس کے جسم سے کثافت کا نور ہو گئی اور قلب ہنور ہو گیا۔
 آفتاب آمد دلیل آفتاب کے صدقہ حق چشم مبارک ہے توحید
 کے چھلکتے ساغر۔

یکے چشم سیاہ داری دگر سرمہ بروں کر دی
 آہا ظالم چہ ہا کردی بلا اندر بلا کردی
 صد خرقہ صوفی بخرا بات گروہ کرد

اک نگیں نخواہ بلائے کہ تو داری
 رخسار مبارک آفتاب و ماہتاب کی مانند

پری پیکر نگار سر و قد لالہ رخسار
 سراپا آفت دل بود شب جائے من بودم

لب ہائے مبارک گلاب کی دو پنکھیاں اگر جنہیں ہو تو کائنات
 ساکت ہو جائے خاموش رہیں تو عشق کی جان پر بن آئے۔
 مسکرا یہیں تو بھول جھریں کلیاں سامنے ہوں تو شرما جائیں۔ کلام
 کریں تو تفسیر آیات من آیات اللہ۔ ریش مبارک بسمان اللہ جیسے
 رعل پر قرآن پاک جلوہ بار ہو صدر مبارک مرکزہ امامت اوار توحید
 بی تو دست سخا کا یہ عالم ہر اپنا بیگانہ طلب سے زیادہ وائیں

مقصود بھر کر لے قدِ مبارک کا یہ کوشش کہ ہزارہ ہا انسانوں میں سب سے نیاں نظر آئیں۔ عاشقوں کے جھرمٹ میں سب کے دل کی بات کے لئے ایک جملہ ہی باعث، تسلی و تشفی ہو۔ داد دو رش کی یہ شان کم کبھی صبح گئے لئے کچھ نہ رکھا۔ ادھر آیا ادھر تقسیم فرمایا بلے نیازی کی نرالی شان کے کبھی روپیہ پیسے کو ہاتھ پھونا ہو در غنارا پہنے پاس آئے والوں کو دولت لانے کی اجازت نہیں دی اپنے آباؤ اجداد کی پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی جائداد کے کاغذات تالابت برداشت کر دیئے اور لوٹ کر جا گیر کی طرف توجہ تو کجا کبھی خیال بھی نہ گزنا۔

پائے مبارک کی لطافت کا یہ عالم گرد کبھی پھونے نہ پائی اکثر لوگوں نے چھڑ کا دکیا اور وارث الادلیا تشریعت لائے تو صفید چاند نی پر وصبہ تک نہیں آیا۔

غمزہ سخنگاہ جادو بطرہ افسوں بقد قیامت

بخط ب نقشہ ہ زلف سنبھل خشم نگس بمن غلتاں

کشس و جاذبیت کا یہ عالم کہ ہر قوم و ملت کے افراد آئے ہر سلسلہ کے طالبین آئے حاضر خدمت ہوئے تو س کچھ بھول کر مزہ ہے پیاری کا حق وارث حق وارث کے نفرے لگانے لگئے توجید پرستی کا یہ عالم کہ کبھی غیر حق کہانہ غیر حق دیکھانہ غیر حق نا۔ فرمایا اگر طلب صادق ہے تو نہ ہے میں حبیب کی دید ہو سکتی

ہے۔

اے خم زلف تو غارت گرایا نے چند
ظاہراً حسن تو صد کفر مسلمان نے چند
یوسف آں نیست کہ گویند مئہ کنغان سنت
یوسف این سنت کہ برمیم زده کنغان چند



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ أَلِّيٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَىٰ وَارِثَتِهِ السَّلَامُ

وارث الاولیاء کے خاندانی فضائل

مخلوقِ خدا بوفطرة نیان اور بھول سے مرکب چلی آتی ہے اس کی دستگیری اور رہنمائی کے لئے ذات احادیث ایسے عالی مرتب نفوس قدسیہ مطہر و مقدس رہبر ان راہ ہدایت کو وقنا فوتا ہل دنیا کے لئے ظلیل رحمت بنا کر مبعوث فرماتی رہی جیسا کہ امام الاولیاء خاتم الفقراء سرکار وارث پاک اعلیٰ مقامہ خامس آل عبارتہ الشہید امام حسین علیہ السلام کی چھبیسویں پشت میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نسل پاک میں نیشاپورہ کے سادات دوالفضائل والبرکات میں بزر ارجاء جلال نزول اجلال فرمایا۔ چنانچہ قصبه دیوبہ شریف کے

ممتاز و مقتدر حضرات کو حضور داریت پاک کے نبی اعزاز و فخالت
فضیلیت کا پورا پورا اعتراف ہے۔ جملہ مولفین سیرت و ارثیہ کا انقلاب
بھی اسی امر پر ہے۔ کہ آپ کے آباء اجداد نیشاپور کے ذی شرف
سادات تھے۔ حضرت سید اشرف ابی طالبؑؒ مع اہل و عیال
ہندوستان تشریف لاتے تھے۔

جیسا کہ حضرت سید نامی الدین رسول پوری علیہ الرحمۃ جو اسی زمانہ
کے نامور صاحب علم و فضل اہل کرامات بزرگ حضرت مخدوم
سید علاء الدین اعلیٰ بزرگ کی جو تھی پشت میں ہیں۔ پانچ تصنیف
سیر السادات و سخنہ قلمی فارسی مکتوہ ہے۔ ائمۃ علیہ السلام میں تحریر فرماتے ہیں۔
کہ بلا کو خال نہیں کوئی کوئی فاطمہ سے ولی بعض و خادم تھا۔

جب بعد اور ۱۹۵۶ء میں حملہ کیا تو محتشم باشہ کی حکومت
کا خاتمه ہو گیا۔ قرب و خوار کے تمام قصبات آبادیات
کو تباہ و بر بار کرنے لگا۔ تو حضور داریت پاک کے
مورث اعلیٰ حضرت سید اشرف ابی طالب علیہ الرحمۃ
نے جو اپنے دوڑ کے جلیل القدر عالم و فاضل اپنے ہم صر
علماء میں ذوی الاعتزام و مشائخین وقت کے سردار
امام تھے۔ مع اہل و عیال نیشاپور سے ہندوستان
میں رجحت فرمائی۔ اور تصحیحہ کنستور ضلع بارہ بنکی میں
آبادی سے باہر قیام فرایا۔ اور بعد میں وہیں مکان

تعمیر کرایا وہ مقام اب رسول پور کے نام سے مشہور ہے
اور اس کا صندوق دروازہ اب تک بھی موجود ہے جس
کو علاء الدین اعلیٰ بزرگ کا پھانک کہتے ہیں۔

سید اشرف ابی طالبؑ کے پوتے علاء الدین اعلیٰ بزرگ
ہیں جن کا حضرت مخدوم نصیر الدین "روشن پرلاغ" دہلویؑ کے
جلیل القدر خلفاء میں شمار ہے۔

علیٰ ابہا بن جوم السماء صفحہ ۲۰۴ ہم پرستید اشرف ابی طالب رحمۃ اللہ
علیہ کی تشریف آدمی کا واقعہ "مرأة الاسراء" سے نقل کیا ہے جو
مستند کتاب ہے کہ صاحب مرأة الاسراء سید اشرف الدین ابی طالب
علیہ الرحمۃ در حادثہ بلا کوخاں ٹاک خراسان سے ہندوستان پہنچے۔

دیگر تاریخ میں یہ بھی تحریر ہے۔ کہ پرستید اشرف الدین ابی طالب
بکمال صوری و مصنوی قصہ کنشور میں مقیم ہوئے۔ بعد میں ان
کے صاحبزادے سید عز الدین رحمۃ اللہ علیہ اشہد علیہ اپنے والد بزرگوار کے
قام مقام جانشین ہوئے۔ ان کے صاحبزادے سید علاء الدین قصہ
کنشور میں پیدا ہوئے۔ بعد میں بلوغ علوم اذاع صوری و مصنوی
حاصل فرمائے۔

بہر حال یہ امر مسلم ہے کہ حضور سرکار دارث پاک کے
جد امجد سید اشرف الدین ابی طالب علیہ الرحمۃ نیشاپور سے تشریف
لائے اور قصہ کنشور خلیع بارہ بنکی میں آباد ہوئے۔ صحیح النسب

سادات کاظمی تھے۔ دور سیادت میں اپنی اس خاندانی عظمت و شان کو بکمال اختیاط ہمیشہ محفوظ رکھا۔

سرکار وارث پاک کا ارشاد

علی ابڑا سرکار وارث پاک نے بھی اپنے خاندان معلیٰ کی امتیازی خصوصیات اور شان ارقع کا ذکر مختصر الفاظ میں متواتر یوں فرمایا کہ ہمارے اجداد نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہمارے اجداد نے غیر کفویں شادی نہیں کی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہمارے محلہ سید وائلے میں ایک سید بنظاہر زندہ مزاج تھے لوگوں نے امتحاناً ان کے دامن پر آگ روکھدی تو ان کا دامن نہ جلا۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہمارے خاندان کی بیبیاں نذر حضرت ام المؤمنین سیدہ فاطمہؑ کی سینک کھانے جب آتی تھیں۔ تو پہلے ان کو چونا کھلایا جاتا تھا۔ اگر پوچھنے کا اثر زبان پر نہ ہوا تب ان کو سینک لکھلاتے تھے۔

یہ خاندانی فضائل بمحاذ قلت وقت و قرطاس مختصرًا نقل کرتا ہوں حالانکہ حضور وارث پاک کے خاندانی فضائل کی کوئی انعام نہیں ہے۔

حضور وارث پاک کے اجداد و امجاد نیشاپور کے صحیح النسب سادات تھے۔ باوجود ذمانت کی انقلابی کروایوں کے۔

کبھی اس خاندان کے افراد نے غیر کفوئں نکار حکم نا یا رشتہ مناکحت
کو گوارا نہیں فرمایا۔ اور دامہا اپنے خاندان کی عظمت و شان سیاست
کو محفوظ رکھا۔

قصیدہ کنستور کے قیام اور اس دور کے چار سو سال بعد سید
عبدالاحدؒ نے کسی وجہ خاص کے پیش نظر تھوڑی سی ترمیم فرمائی
(صاحب ضمیمه سیر السادات) نگارش فرماتے ہیں کہ سید اشرف
ابی طالب علیہ الرحمۃ کی آٹھویں پشت میں سید عبدالاحد علیہ الرحمۃ
ؑؓؓؓ میں قیام کا ارادہ فرمائ کر کنستور سے دیوبہ شریف تشریف لائے۔
اہمیان دیوبہ شریف نے آپ کا پر خلوص استقبال کیا اور انہیں اُنی
عقیدت سے حضور سرکار عبدالاحد شاہ علیہ الرحمۃ کے کمالات
یا طینی سے استفادہ کیا۔ اور فیضان عام کہ جن کی دھوم اطرافِ اُن
میں تھی۔ آپ عالم علم شریعت اور شناور بحث حقیقت واقفِ روزہ
طریقت تھے۔ بزرگ باکمال تھے۔ آپ کی ذات، ستودہ حدفات
سے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ رشد و برائیت کا فیض عام بھی
جاری تھا۔

ؑؓؓؓؓ میں سید احمد علیہ الرحمۃ دیوبہ شریف میں پیدا ہوئے
اور ان میں صاحبزادے تید کرم اللہ تھے۔ اور آپ کے تین صاحب
زادے عالیٰ قدر تھے۔ (۱) سید سلامت علی (۲) سید بشارت علی
(۳) سید شیر علی رحمۃ اللہ علیہم اجمعیں!

آپ کی والدہ ماجدہ کا کا نسب

سید سلامت علی رحمۃ اللہ کے دو صاحبزادے ایک کا نام سید
ختم علی رحمۃ اللہ علی شہزادی کی اولاد بیلی ہیں ہے اور دوسرا کے صاحبزادے
حضرت سید قربان علی شاہ اعلیٰ مقامہ پدرہ ببرگوار حضور وارث پاک
قدس سرہ حضرت سرکار سیدنا قربان علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقد
نکاح حقیقی چھاپ سید شبیر علی علیہ الرحمۃ کی صاحبزادی بی بی سیکینہ عرف
چاند بی بی صاحبہ سے ہوا جس بی بی کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشنا
کہ حضور قبلہ کو نین وارث پاک کی والدہ ہوئیں۔

هذا من فضیل رَبِّي

روحانی بشارت پاک

سرکار وارث پاک اعلیٰ مقامہ کی پیدائش سے ہمیشہ بہت
سے اکابرین اولیاء اللہ نے حضور انور کی آمد کی پیشگوئیاں اپنی
روحانی طاقت اور کشفت یا طنی سے کہی صدی قبل فرمائیں جس میں
قابل ذکر حضرت سرکار سیدنا عبد الرزاق بانسوی رحمۃ اللہ علیہ اور
حضرت شاہ نجات اللہ علیہ الرحمۃ کے کشفی ارشادات مشکوہ
حقانیہ میں بالتفصیل نقل ہیں:- کہ

مسیری پا پنجھیں پشت میں ایک عشق کا آفتاب پیدا

ہو گا جس کی روشنی میں الجھی سے تمام عالم میں پاتا ہوں۔
 مصنف حیات و ارث شید امیان وارثی رحمۃ اللہ علیہ ضمیمہ
 سیر السادات قلمی سے اس واقعہ کو اپنی تصنیف میں تحریر فرماتے
 ہیں جو اپنی شان کا عجیب واقعہ ہے کہ حضور وارث پاک کے
 جدا مجدد حضرت میراں سید احمد علیہ الرحمۃ جو بہت کامل و امکل
 اکابرین وقت میں تھے جن کا سن ولادت ﷺ
 اپنے دولت کدہ کے پاس تالاب کے کنارے یا ران طریقت
 سے گرم سخن تھے کہ ایک صاحب باطن درویش نے قرب سے
 اگر آپ سے کہا۔

ترجمہ:- سلام ہو آپ پر اور اس صاحبزادے
 پر جو آپ کی پشت میں ہے۔ اللہ برگ
 و برتر نے اپنی پیشانی کو اس کے نور سے
 منور کیا ہے۔ اور روئے زمین کو اس کے
 نور سے روشن کیا آپ کو طوبی کی پیشافتہ۔

میراں سید احمد فرمود۔ اُرے نی یعنی شمیم مشکل بارش در چنستان عالم
 منتشر و ضیائے حسن و جمالش پر تاباں و نشر
 جواب میں میراں سید احمد صاحب نے فرمایا کہ ہاں میں دیکھو رہا ہوں
 کہ اس کی معطر ہوا یہ چنستان عالم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور اس کے
 حسن و جمال کی خوبی تھرا باب کی طرح چمک رہی ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْوَلِدَاتِ
 الَّذِي فِي صَلِيبَكَ الَّذِي تَهَارَكَ
 وَتَعَالَى لَهُ قَدْ نُورٌ سِيمَا كُلُّهُ بِنُورٍ
 وَأَشْبَرَ قِلَّةَ الْأَرْضِ يَنْلَهُ وَقَطَوْتِي
 لَكَمْ يَا سَيِّدَى

حضرت میراں سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مہصر حضرات
نے سوال کیا کہ آنے والے نے کس آنے والے فرزندِ ارجمند کی
بشارت آپ کو دی۔ آپ نے اُس کی تصدیق فرمائی۔

تب حضرت میراں سید احمد نے مکر راہ شاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ
مجھے ایک صاحب کرامت فرزند پانچویں پشت میں عطا فرمائی گا
کہ جن کے اسم اقدس کے اعداد اداں دو جملوں سے مساوی نکلیں گے۔

نور دیدہ میراں سید احمدؒ وجگر بند میراںؒ سید احمدؒ

۶۰۶

(۷۰۷)

حضرت وارث پاک کے نام اقدس کے اعداد بحسب ابجد
۶۰۷ ہوتے ہیں جس سے حضرت کی اس روحانی بشارت عظیمی کی تفیر
حضرت کی آمد خاص ہے۔

زمانہ محدث و محدث

حضرت وارث پاک کا زمانہ پچھن بھی اپنے انداز میں عجیب ہے۔
آپ پیدا ہوتے ہی شان فقر و رضا کا مظہراً تم ہوئے۔ ابھی آپ
شیرخوار ہی تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ فرمائی ہیں۔ کہ آپ نے
عہدِ طقویت میں ہی ماہ رمضان المبارک میں سہیشہ سحری کے
وقت سے افطار کے وقت تک کبھی دودھ نوش نہیں کیا۔ اور
شان حیا کا یہ عالم تھا کہ کبھی سرکار اتفاقاً اگر برہنہ ہو گئے۔ تو فوراً

بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی۔ شب کا زیادہ حصہ بیداری میں گذرتا تھا۔ آپ کی والدہ فرماتی ہیں۔ کہ آپ نے بھوک و پیاس کا کبھی رو دھو کر اظہار نہیں کیا۔ جیسا کہ عام بچوں کی عادت ہوتی ہے۔ جب حضور کی والدہ دودھ خود بخود آپ کے لب ہائے مبارک میں دیتیں تو آپ نوش فرماتے تھے۔

چنانچہ مستند اور موقر افراد سے سنا کہ شیرخواری میں حضور کی یہ شان خصوصی تھی۔ کہ اوقات معینہ کے علاوہ کسی اور وقت حضور شیرنوشی کی طرف رغبت نہیں فرماتے تھے۔ اور نہ ہی عام بچوں کی طرح گھبرا تے ہوئے جلدی جلدی آپ شیر مادر نوش فرماتے تھے بہت اطمینان کے ساتھ انہیں صبر و سکون سے پیار کرتے تھے۔ جب آپ کا سن شریف تین سال کا ہوا تو والدہ مکرمہ نے بھی داع غفارقت دے دیا۔ اور وصال فرمائیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اس حادثہ جانکاہ کے بعد حضور کی جدہ مکرمہ سیدہ حیات النّار بی بی " اپنے پوتے کی کفیل ہوئیں۔ یعنی حضور دارث پاک عہد طفولیت ہی میں سیرت نبوی کی تفسیر مکمل ہو گئے۔ اور سنت میہی کی تجدید ذات صمدیت کی طرف سے ادا کی گئی۔

حضور دارث پاک کے عہد طفولی ہی میں ایسے ایسے واقعات رومنا ہوئے۔ جسے دیکھ کر لوگ حیران ہوتے تھے۔ یعنی حضور دارث الائیا

کی ولایت کاملہ یقینی طور پر زمانے کے اندر بھیل گئی۔ لوگوں کے دلوں میں روشنی ہو گئی۔ قصبه کے بزرگ حضور کے خرق عادات طفلی یا نوجہ کریے کہتے تھے۔ کہ یہ تو نہال کسی دن جلیل القدر بزرگ ہو گا اور سرچشمہ فیض کا ساقی ہو گا۔

اسی طرح سے قصبه کی عام مستورات اپنے اپنے گھروں میں ذکر کرتیں۔ کہ ایسے خصائص کا بچہ نہ آج تک دیکھا ہے نہ ملتا۔ چنانچہ مستند اور موقر افزاد سے ملتا کہ شیرخوارہ میں حضور کی یہ شان خصوصی تھی۔ کہ اوقاتِ معینہ کے علاوہ کسی اور وقت حضور شیرنوشی کی طرف رغبت نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی عام بچوں کی طرح لگبرتے ہوئے جلدی جلدی ہی اپ شیر مادر نوش فرماتے وہ بہت اطمینان کے ساتھ انتہائی صہبہ و سکون سے پیا کرتے تھے چنانچہ اسی طرح بول و براز کی یہ کیفیت تھی۔ کہ ضرورت کے وقت ایسی جگہ راز آواز سے اشارہ فرماتے کہ ”دایہ“ خبردار ہو جاتی تھی اور بہت احتیاط سے رفع حاجمت کرتیں۔ اپ لاستہ اور بیاس اطہر ہمیشہ پاک و صاف رہا۔ اسی طرح بوقت رفع حاجمت پھرہ اقدس پر کیفیت جواب طاری ہوتی تھی۔ اپ اُس حالت میں اپنا صہبہ پاک جمع کا پیٹتے تھے۔

عالم خوارجہ۔ اپ کے سونے کا عالم بھی قابل تمجید تھا یعنی اول تا آپ بہت کم سوتے تھے۔ اور سونے کی یہ کیفیت تھی کہ

خواری دیر کے لئے آنکھیں بند کر لیں اور پھر آنکھیں کھول دیں غفلت یا بد ہوشی کی زیندگی بھی آپ نہیں سوئے۔ جب کبھی آپ سخواتے تو پشم مبارک پر نہ خار ہوتا اور نہ ہی تکان۔ نہ ہی عام پھون کی طرح میل کچیل۔ نہ ہی چہرہ اقدس پر اوداسی طاری ہوتی۔ بلکہ چہرہ مثل افتاب روشن اور منور ہوتا تھا۔

دیگر آپ عام پھون کی طرح روتے بھی نہیں تھے۔ بلکہ پُرسکو اتنے خاموشی میں صرف چہرہ مقدس کارنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ آنکھوں سے ایک انتظاری کیفیت نمایاں ہوتی تھی جب تک آپ کی یہ حالت رہتی۔ دیکھنے والوں پر عرب حضوری ایسا ہوتا۔ کہ انی جانب حضور کو متوجہ نہ کر سکتے۔ راست میں اکثر آپ چاند اور ستاروں کو ٹکلکی بازدھ کر ایجاد یکھستے کہ جو ہو جاتے تھے۔ کبھی کبھی آپ مسکراہٹ بھی فرماتے تھے۔ ان جملہ مشاہداتِ عینی اور انوارِ نیزیہ سے ہر معتر و پکہ و خواہیں محلہ آپ کا احترام عہد طفیل ہی میں کرنے لگے۔

بالائے مرشیں زہوشمندی
نمی تافت ستارہ بلندی

خازکے پا پتڑی سلسلہ وارثیہ کے ہر فرد پر
قراحتی ہے

حق

قصیدہ

از جناب فرُونَغ شاہ بھاپوری

اولاد ہے یہ خاص شہنشہ مشرقین کی!
چھبیسوں سے پشت جناب عسیئن کی
پتلی یہی ہے فاطمہؓ کے نورِ عین کی
فہریگیں ہے فاتح بدرو حسین کی

یہ جو ہر و خالاصہ ہے دونوں چہان کا
بندہ نظر پڑا ہے خدائی کی شان کا

ہے تو یہی دارِ شہ علی دارِ شہ بنی
دل ہے تیراخزینہ اسرارِ معنوی
تیرے بدن پر ٹھیک قباقفر کی پوئی
عادت کی ابتداء ہی سے ترک لباس کی

دستار و پاجامہ نہ زیب بدن کیا
اخرام کو پسند پئے ستر تن کیا

لڑکا یہی ہے شاہ شہید ال کا بالف
پر نورِ سلک شاہ بمحفظ کا درجہ
درج رسولؐ کا ہے یہی گوہر صدف

اللہ نے دیا ہے ہر ایک بات کا شرف

سید بھی ہے فقیر بھی ہے اور ولی بھی ہے

ہر طرح جانشینِ بیتی و عسلیٰ بھی ہے

قوم ایسی لاجواب کہ دنیا میں آفتاب

دنیا میں آفتاب تو عقبی میں ماہتاب

عقبی میں ماہتاب تو کوثر پہ جوشی آب

کوثر پہ جوش آب سے پھر ساقی شراب

ساقی شراب کو ثروت نیم کا یہ تے

دارث علیٰ و احمدؑ بے میم کا یہ ہے

پھرہ سے جلوہ گر ہے سرالمر خدا کا نور

ظاہر ہے لب سے قدرت اللہ کا ظہور

رخ سے عیاں ہے صاف تجلی بر ق طور

ایسا پری جمال کہ قربان جس پہ خور

بحیر ضیائے حق کا یہ دورِ متین ہے

جاری اسی کا حلوق میں فیض عیم ہے

تعلیمِ ظاہر

حضور انور تجلیاتِ عشقِ الہی سے قرآن ناطق تو تھے۔ لگر تا تم جب
آپ کا سن مشریف اس قابل ہوا کہ بظاہر بھی نظام تعلیم فائم ہو سکے۔

تو آپ کی دای صاحبہ نے جو اس وقت جناب والا کی کفیل پرورش تھیں یہ تجویز فرمایا۔ کہ اپنے بیرون مرشد قبلہ حضرت امیر علی شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ ولایت محمد عبد المنعم قادری کنز المعرفت علیہ الرحمۃ سے قرآن پاک پڑھوا یا جائے تاکہ مبارک و مسعود ہو۔

حضرت شاہ فضل حسین صاحب دارثی زیب سجادہ حضرت شاہ ولایت محمد عبد المنعم قادری کنز المعرفت فرماتے تھے کہ آپ کی بعد اکرمہ نے با تقاضا نے خلوص و عقیدت اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا۔ تو ہجھا صاحب نے ان کی یہ خواہش بخوبی قبول فرمائی۔ اور وہ اس لئے کہ بچا صاحب قبلہ کو غاص طور پر حضور قبلہ عالم دار است پاک سے محبت تھی۔ اور اکثر آپ فرماتے تھے، یہ صاحبزادے نے خلق خدا کے بہت بڑے پیشوں ہوں گے۔ اور تمام عالم میں اُن کے نام کا ذکر کا بجے گا۔ حضور پاک نے کلام پاک پڑھنا شروع کیا۔ روزانہ آپ اس انوکھی اور زیارتی شان سے تشریف لاتے۔ کہ بڑی تقطیع کا کلام پاک ضغیم چند جزوں میں گردانا ہوا سر پر لکھے ہوئے تشریف فرماتے۔ دونوں ہاتھوں سے کلام پاک کو پکڑے رہتے اور قریب آکر متینہ نبوں سے سلام کرتے تھے۔ اور یہ دیکھ کر وہ فرماتے میٹھن میاں اتنا بڑا قرآن شریف کیوں لا تے ہو۔ لیکن آپ سکرا کر خاموش رہتے تھے۔

سبق پڑھ کر جب آپ گھر پہ والپس آتے تو سبق کو بھی کبھی دوبارا

نہیں پڑھتے تھے۔ اور گوشه تنہائی میں بیٹھ کر کسی گھرے خیال بنا
ستعرق رہتے تھے۔ آپ اپنی ازلی ذہانت سے دوسال میں حاصل
قرآن ہو گئے۔ بعض ابتدائی کتابیں بھی نظر سے گذریں۔

آپ کی دادی صاحبہ کا خیال تھا کہ نیبرے میتم پوتے کی تکمیل
تعلیم و سیع پیمانے پر ہو جائے۔ اس لحاظ سے مخدود نہ محمد وہ نے
آپ کو ہمیشہ قابل معلمین کے پرد فرمایا۔ جیسا کہ ”مشکوٰۃ حلیۃ“ نے
بعض معلمین کے اسماء گرامی مفصل لکھے ہیں۔ یہیں معتبر مستند
قول یہ ہے۔

کہ مولوی امام علی صاحب علیہ الرحمۃ سماکن قصبه نزکہ ضلع بارہ
بنکی نے جن کا شمار اس دیار مقدس کے، اب ارلوگوں میں ہے۔ حضور
وارث پاک کو ابتدائی تعلیم میں کتب درسیہ کی تعلیم دی۔ آپ بہت
شفقت اور محبت سے حضور کو پڑھاتے اور جب مزاج لرمی کا رجحان
مزدوں نہ پاتے تو فرماتے کہ ملکیں میاں! آپ اب کھلنے کیونکہ
علاوہ دیگر مستند روایات کے خود حضور وارث پاک نے باوقات
فرمایا۔ کہ مولوی امام علی صاحب نے ہم کو اس طرح پڑھایا۔ کہ ہم پڑھتے
تھے تو پڑھاتے تھے۔ جب ہماری طبیعت گہرا تی تھا مولوی صاحب
فرماتے جاؤ کھیلو۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مولوی امام علی صاحب نے ہمیں یار
بنالیا۔ کبھی وہ ہمارے ڈاسٹے پتنک بناتے تھے کبھی شاہان ملک
کے واقعات سناتے تھے۔ اور وہ بھی اس زاویہ نگاہ سے کہہتا را دل بیٹھے۔

نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مولوی امام علی صاحب خود بزرگ تھے لیکن
ہمارا ادب کرتے تھے۔ اور جب ہم کھسلتے تھے تو وہ بخوبی دیکھتے۔ ہم ان
سے کہتے تھے کہ مولوی صاحب آپ تو ہمارے استاد ہیں۔ یہ تعظیم
کیسی نہ تھے وہ بجا آپ کہتے کہ صاحبزادے! میں تو صرف ظاہری علم کا مولوی
ہوں اور آپ ماشاء اللہ خلقت خدا کو باطنی علم کا سبق دو گے۔ مولوی امام علی
صاحب کا بیشتر تبزرگ اور استاد ہونے کے لیے ایک تو خیر شاگرد کی تعظیم
و احترام کا خاص سبب یہ تھا۔ کہ مولانا بذاتِ خود باطن شناس اور اہل
الائمه تھے۔ یا یوں سمجھئے کہ مجانب الشمیہ القاتھا۔ بہر حال۔ دو مصادر
وارث پاک کے عارف دو اتفاقات پچھلی یہ دیکھتے تھے کہ مولوی صاحب
نے اکثر آپ کی دادی صاحب سے فرمایا۔ کہ آپ کے صاحبزادے کو
عکت پیش کیا تھا میں اللہ تعالیٰ نے وہ پر طہلی مرحمت فرمایا ہے جو کہ بن پڑھائے
پڑھتا ہے ایسی صورت میں انہیں ظاہری علم کی تعلیم کی چند اس ضرورت
نہیں سمجھے دو دقت آئیا کہ دوسروں کو سبق پڑھا میں گے جس کے سمجھنے
کے لئے فہم و ادراک فاصلہ ہے گا۔ بالجواب مختصر مہ فرماتیں۔ کہ مولانا بقدر
انکھل کوشش کیجیے۔ اور جس قدر بھی یہ پڑھیں۔ انہیں پڑھا یہ۔

اس پیغام کے مورث، اعلیٰ بلمخاط اشرف القبی صاحب عزو شان اور
خاندانی رحماءست کے صاحب حق ان اور معارف ہونے کے باوجود علم
ظاہری کے بھی کماں تھے۔ میں کوئی ابد اینی بزرگان دین کیا رہا
ہے۔ بلکہ سید والرہ کا چراغ ہے۔ اس لمحہ میں خواہش بڑی ہے کہ ان

یہ بھر ٹوکر نہ ہو۔ غرضِ دلوی صاحب موصوف بکمال احتیاط اور بلا تنبیہہ قشودہ
نہایتِ دلچسپی سے آپ کو پڑھاتے تھے۔ ٹھنڈوں کو بھی ٹھنڈے کا شوق تھا۔ مگر افضل
بلع ہونے کی وجہ سے سلسلہ بیکار نہست نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اللہ اکبر!
ذہانت کا یہ عالم تھا۔ کہ ایکسا با رسیق پڑھنے کے بعد فوراً طبیعتِ خالہ
اور منور قلب پر نقش کا لجھر ہو جاتا تھا۔ چنانچہ قصہ نہ کور کے متین معمز
حضرات کی روایات سے ثابت ہے۔ کہ اسی درازان میں جو لوازماتِ
عشق بقا یا تھے۔ ان کا بھی اظہار ہوا۔

منوز آپ کی عمر سات یا آٹھ سال ہو گی۔ کہ حقیقی کشمکشِ راز شاہد
بے نیاز کو یہ شرکتِ یقین بھی گوارانہ ہوئی۔ اور ماجدہ علیا کے بعد جدا
محترمہ کامیابی کا طفت بھی سر سے اکٹھ گیا۔ لہذا صب نشا قضا و قدر
آپ کی داری صاحبہ نے بھی اس دارفانی سے عالمِ جادوی کا سفر فراہما
اور بفوجو لئے۔

العشق نار تحرق ماء سوای الحبیب!

ترجمہ: عشق کی آگ سوائے عشق کے سب کو جلا دیتی ہے۔

الغرض قلعاتِ موجودات سے انقطاعی فیصلہ زیست ہوا۔

عشقِ آن شعلہ اسدت کو ہوں برخونت

ہر چیز عشق باتی جملہ سو خست

: اب بخڑاتِ حق یا خالق کائنات نظاہر کوئی شفیق یا نگران نہ رہا۔

اس لئے دیوالیہنہ میں اقامتِ مناسب نہ سمجھی۔ اور آپ کے

محترم حقیقی بیوی حضرت ہادی سیدی و مولائی خادم علی شاہ صاحب
 اعلیٰ مقامہ آپ کو ہمراہ لے آئے۔ اور تعلیمی سلسلہ بستور قائم رکھا۔
 بلکہ علاوہ دیگر اشادوں کے بعض کتابیں آپ نے حضرت بلند شاہ صاحب
 قدس سرہ العزیز سے بھی پڑھیں۔ اور نیز سیدنا حاجی خادم علی شاہ سا۔
 نے جو کہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے شاگرد
 تھے۔ آپ کو نہایت دلبوحی سے پڑھایا۔ لیکن کسی مستند روایت سے
 یہ ثابت نہیں ہوا کہ اس سات سالہ تعلیم کا ماحدصل کیا ہوا اور
 بنلا ہر کہاں تک آپ نے پڑھا۔ بعض محققین فرماتے ہیں۔ کہ آپ نے
 فراغ حاصل کیا۔ اور بعض حضرات کا قول ہے۔ کہ کتب درسیہ قریب
 المختتم تھیں کہ جو شیعہ عشق نے آپ کو بیقرار کیا۔ اور حالت استغراق و
 جذبہ بخودی نے آپ کو مستغنی کر دیا۔ لہذا ایک قلم سلسلہ تعلیم ختم کر دیا
 اور ملک عرب کی سیاحت کا عزم کیا۔ بعض راشدین وقت جو تمہار
 کہلاتے تھے۔ ان کا بھی خیال ہے۔ کہ آپ نے پہنچا ابتدائی درسیہ
 کتابیں پڑھیں۔ اور تعلیم کامل ہو گئی۔ واسطہ اعلم بالصواب باتقول
 سعدی؟

ما مفہمان کوئے ولدارہ سکم
 رُخ بد نیسا و دیں نمے آریکم
 گرنیسا بد گوشن رغبت کن
 بر سولاں بلا غ باشد ولبس

عبد طفیلی میں سخاوت

حضور وارث پاک کا سن شریف پانچ سال کا ہوا۔ تو آپ کی دادی صاحبہ نے بہت شان کے ساتھ تقریب بسم اللہ شریف کی اور خاندانی رواج کے موافق ایک قابل معلم کو مقرر کیا جو طبع مبارکہ کو عادی کرنے کی غرض سے وقت فوتا قاعدہ بعده ادی پڑھتا تھا۔ لیکن زیادہ وقت حضور کا کھیل میں گزرتا تھا۔

حضور وارث پاک کے کھیل کے اوقات مقرر تھے لیکن آپ کا اندازہ سخاوت ذیل کی سطور سے معلوم ہوگا۔

ہر کھیل اپنے وقت میں اچھوتا اور زراں ہوتا تھا جس میں تھانیت کی حقیقت اولیٰ اور للہیت کی شان عظمی ہوتی تھی۔ علاوہ انہیں خاص طور پر بختیٰ جود و سخا و ہمروفا کا جذبہ شامل حال ہوتا تھا۔

کھیل کی صورت میں آپ کا مشغله خاص تھا۔ کہ آپ حلوائیوں سے مٹھائی خرید کر نبھوں کو تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ کیا یہ دریافتی نہیں؟ اکثر اوقات بسیل تذکرہ آپ کے عبد طفویلیت کا ذکر آیا تو حضور پاک نے بتسم انداز میں ارشاد فرمایا کہ ہم بچپن کے زمانہ میں دادی اماں کے حصہ و فوجہ میں سے اشرفی یار و پیغمبر مل جاتا تھا نکال لیتے۔ اور لوکی حلوائی سے سفارش کرتے کہ اس کا ہمیں ایک بتاشہ بنادو۔ وہ بتاشہ یفضل خدا سینی کے برابر ہوتا تھا۔ ہم اُس کو توڑ توڑ کر بھوپ

کو تقییم کرتے تھے۔ اور دادی صاحبہ یہ سنتی تھیں۔ تو بجاۓ ناراض ہونے کے خوش ہوتی تھیں۔

یہ بھی اکثر بزرگان قصبه نے فرمایا۔ کہ آپ پچھن میں اپنے ساتھیوں کو بٹھا کر کھیل کر کے پیرا یہ میں دنیا کی مدد و مدد اور محبت اللہ کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔

بہر حال بالعاقل تکفیتہ الاشارة۔ ان جملہ حالات و واقعات کے پس نظر کی روشنی میں یہ صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ حضور وارث پاک دراصل پیدائشی ہادی و مہدی کی شان لئے ہوئے تھے۔ اور پچھن کے بعد ہی آپ نے رشد و ہدایت کا فیضان عام جاری کر دیا تھا۔ نیز بغیر کسی تاویل کے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضور وارث پاک اواہل عمری سے دنیوی مال و ممکنے سے متنفر تھے۔ بجاۓ اس کے وہ خود فائدہ اٹھاتے۔ بلکہ دنیا کے حاجتمندوں کو تقییم کر دیتے تھے۔

آپ کے والدین کا متروکہ جو بہت قیمتی سرمایہ تھا۔ اس کے مالک بغیر شرکت بغیرے برقی نفس تھے۔ مگر اس با وقار ای غلطیت و شان غیور داریت ارش مرضوی نے اس کو اپنی تملیک بنانا پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچایا اور بذات خود من بتوکل علی اللہ فہم و حسبہ پر عمل کیا۔

حضور پر نور وارث پاک کے عہدِ طفیل کے یہ واقعات اور شا凡ل جو بظاہر کھیل تھے۔ لیکن درحقیقت معنوی حیثیت میں علومِ تربیت اور زریگی

کی نشانیاں تھیں۔ اور نیز آپ کے عشق کامل کے جلوے تھے کیونکہ پھر پر بزرگانہ شفقت کرنا۔ خلق خدا کے ساتھ بے لوث محبت و ملوك کرنا۔ اور ان کے مصائب۔ درد و کرب میں معادن بننا۔ مشکلات کا حل کرنا۔ بیماری کی تیمارداری۔ غرباً کی دلجمی۔ یتامی کی پرورش کرنا۔ آپ کی عظمت و بزرگی اور جلالت کی ایک بین دلیل ہے۔ چونکہ اولیاء کے کرام و صوفیوں کی عظام کا باجماع اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عاشق صادق کی یہ خاص علامت ہے کہ مخلوق خدا کو رحم و کرم کی نظر سے دیکھے۔ ان کی مشکلات کو حل کرے۔ اور سچا بھی خواہ اور ہمدرد ہو۔

شیخ داؤد کبیر رحمۃ اللہ علیہ جو ساتویں صدی کے نامور بزرگ ہیں۔ ان کا قول جملہ الحفظہ ہو: وَكَانَ رَضِيَ اللَّهُ مُعْنَثُ مَنْ أَحَبَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبَّ كُلَّمَا كَانَ مَسْبِعًا مِنْهُ۔

ترجمہ: یعنی جسے اللہ سے محبت ہوگا۔ وہ اُس پر چیز کو جس کا مبتیت وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ دوست رکھے گا۔

بیعتِ طریقہ

مستند اور معتبر کتب اور روایات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ حضور داریش پاک کے معزز اعزاز نے چھ سال تک متواتر علوم ظاہری کی تعلیمیں پورا استمام فرمایا۔ جس قدر آپ نے ظاہری تعلیم میں ترقی کی۔ اُس

سے فردوں تر عشقِ الہی ہوا۔ بلکہ ہر وقت جدائی محبوب کے غم میں
میا اور سرشار رہنے لگے۔ طبع فاختہ خلوت پسندی اور کنج تھنا فیض
پر مجبور کرنے لگی۔ شب ہائے تاریکی میں غیر آباد دیرالنوں اور سنٹا
صرحاوں میں پہنچ کر ذکر اشغال میں مصروف رہنا پسند خاطرا قدس ہوا۔
جب حضرت سیدنا حاجی خادم علی شاہ نے مزارِ ہمايونی کو جانبِ خفتر
مائیں دیکھا۔ تو حسبِ سنت حضرات مشائخین عظام نے حضور والا کو
سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ میں بعیت فرمایا۔ آپ کا سینہ پاک اور بے
کینہ اول ہی دن سے بفضلِ ایزدِ متعال رموزِ احادیث و حقائق و معارف
کا خذینہ تھا۔ کچھ پیران عظام کے فیضانِ سرمدی سے تاثیر پا کر نہ یادِ منوہ
ہو گیا۔ تجلیات والوار و برکات کے لمحات سے اضطرابِ عشق میں مزید
اضافہ ہوا۔ دن رات سرکار بے قرار رہنے لگے۔

وصال پاک سیدنا خادم علی شاہ صاحب حجۃ الماء

اسی دوران میں حضرت سیدنا خادم علی شاہ صاحب کی طبیعت ناساز
ہو گی۔ ہر چند مشاہیر طبا اور حاذق الملک حکماء وغیرہم نے متفق الراءے عمل
ہو کر لوپی توجہ سے علاج میں کم احتیجه کوشش فرمائی۔ مگر بھائی صوت
افاقہ کے حالت یوم فیوم خراب ہوتی کئی۔ وہ وقت آگیا کہ بیمار بھر جان
جس کا منتظر تھا۔ یہ عدالت متبدل ہو کر مرض الموت بن گئی۔ اور آپ نے
جانِ شیرہ میں پھر خدا کرتے ہوئے زاعمی اجل کو بیک کیا۔ اور بتارت ترخ نہ

مفر المظفر ۱۲۵۲ھ میں اس دنیا فانی سے عالم جادوی کو سدھا رے۔
إِنَّا بِلِهٖ وَإِنَّا أَلِيْهٖ رَاجِعُونَ ط

وارث الـ دلیار کی رسم و ستار بندگی

حضرت سیدنا حاجی خادم علی شاہ کی تسبیرے دن رسم فاتحہ خوانی ہوئی۔ جسیں علاوہ روسرے لودھ کے بیشتر علماء مشائخین غلام نے شرکت فرمائی۔ جو جو عام میں بعد فاتحہ خوانی رسم و ستار بندگی کا مسئلہ پیش ہوا۔ مولوی مناجان نے جو آپ کے لئے غلام کے چہتہم بھی بھی بھی۔ نقری کشتی میں ایک دستار رکھ کر عہدین دعا صریں جلسہ کے سامنے رکھ کر پیش کی۔ اور عرض کیا کہ آپ حضرات جس کو اس دستار مقدس کا اہل صحیب، اُسے محنت فرمائیں۔ چنانچہ بیزہ شاہ غوث شاہ کو دلیاری دنیز اکبر شاہ نے اس منصب جلیل کے لئے حضور قبیلہ عالم کو منتخب فرمایا۔ اور مشائخین نے اس رائے سے پورا پورا اتفاق کیا۔ اور اس دستار فضیلت کو مشائخین غلام نے اپنے ہاتھوں سے حضور پُر نور کے سرہ بار کے پر باندھا۔ بعدت دستار بندگی کا واقعہ مستند و معتبر روایات بالخصوص ارشاد امت گراجی کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ خود حضور وارث پاک نے ٹھاکر ہنگم منگھوڑا وارثی رہیں طاری فیصلے میں پوری جو بعد میں وقار شاہ کے نہماز خطاب سے سرفراز فرمائے گئے۔ جمیع کی طرف ہنگامہ طلب ہو کر فرمایا۔ کہ ٹھاکر ہماجی خادم علیشہ صاحب کے سوم میں جب شامل ہوئے۔ تو مولوی مناجان حسب

نے ہم سے کہا۔ کہ آج تمہارے پکڑتی بندھی۔ ہم نے کہا۔ بھی! پکڑتی تھیں
کہ تو ہم جس گڑا ہیں جانتے۔ انہوں نے ہمیں درستے دکھایا۔ ہم نے
دیکھا کہ کشتی میں پکڑتی اور بہت سے روپے رکھے ہیں۔ ”ہم نے دل ہی
دل“ میں کہا۔ یہ پکڑتی اور ساتھ میں نقد مال ہاتھ آئے گا۔ تو ہم خوبصور
کریں گے۔ لیکن ہوا خلاف امید پکڑتی اس خفیل میں ہمارے سر پر بندھی گئی۔
اوہ سام روپے گھستریں بیچ دیتے گئے۔ اور ہم خود اب ہے، اس کے
بعد تو الی اسلام شروع ہو گیا۔ تو ہم خفیل سے اٹھ کر روپے آئے۔ گھیسلے نے
کہا۔ چلو کہا ب کھائیں۔ ہم نے چار پیسے کے کہا ب لئے۔ کہا ب نے
پیسے طلب کئے۔ ہم نے فوراً پکڑتی اتار کر دے دی اور کہا کہ اپنے پیسےوں
کے بدلتے میں اس کو لے لو۔ گھر میں اخڑا دہمیشیر نے عجب یہ حال سُنا
تو کہا۔ کہ تم سید و اڑے کا نام ڈبودو گے اور بزرگوں کا نام روشن کرو گے۔
ہم یہ سُن کر چُپ ہو گئے۔

داریش والیا کا اسلام گھشتہ دہمیشیر

جس طرح حضور داریش پاک چار پیسے کے طوف دستار گرا نہیں کیا
کو خطا فرمائے اپنی دریادلی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ہر لمحہ لائق تحسین ہے۔
ہمیں درس مہربانی لانا چاہیے۔ اسی دریادلی اور بُر دُخنا کو حضور نے اپنی پاک
زندگی کا اصول اور مقتضیہ جہالت بنالیا تھا۔

ایک طرف فاص و فام کی دستگیری آپ کا ناصل نظر تھا بخرا اور
سائین کی مالی ارادہ کرنا اشعا فطرت تھا تو دوسری طرف خلوق خدا کی تہذیب
اور دستگیری بکمال شفقت فرماتے تھے۔ طالبینِ حق کی ہدایت فرماتے۔
جس کا نتیجہ اس قلیل سکر میں یہ پیدا ہوا کہ سینکڑوں ارادات، سند داخل
سلسلہ عالیہ ہرے۔ اور بعض نوش فیض آپ کے تصریفات سے ہے جس
کمال ہو گئے۔

شیدا میاں وارثی مصنف "حیات دارش" کے والد صاحب بحق شرع
تھے۔ اور جن کی عمر اتنا ہیں سال تھی۔ آپ کی ارادت کا واقعہ بھی بحیثیت
مُزید ہے۔ لہذا فرماتے ہیں۔

چونکہ پیدا خادم علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شہر عالم تھا۔ اس الحافظ سے میں
بھی بلورہ نیاز مند حضرت کے سوکیم ہیں۔ شرکیس ٹکڑے ہوا۔ اور بعد فتح خواری
دیکھا۔ کہ ایک بہت بھیں اور زیادت ہوتے۔ وجیہہ تو مگر صاحب جبارے کے
فرق انور پر تمام مشائخین نے دستار باندھ لی۔ میرے ول پران صاحب جبارے
کی خلافت اور جلالت کا خیر معمولی اثر ہوا۔ چنانچہ ارادہ کیا۔ کہ مصائب کوں
لیکن ار غصب حق ایسا فاصلہ ہے تو اکہ نہ رکھ۔ نہ جا سکا۔ اور ناکام والپیوں کا
پڑا گیا۔ لیکن یہ لقیں کامل ہو گیا کہ جو اسی مفترب خدا ہے۔ اور ہم اپنے کمپیں
پشت کوئی اٹھیں یا لاقت کا رفرما ہے۔

پندرہ ماہ بعد انہیں صاحب جبارے کو خواہی میں دیکھا۔ فرمایا ہے کہ
پاک آیا کرو۔ میں سب الحکم بسیم اٹھ کر سے جھوول تھا۔ اور سکی پل۔ اسی

پل قصاباں کے قریب پہنچا۔ دیکھا وہی! صاحبزادے مسجد سے براہم
ہوئے اور سلام کا نہایت احترام سے جواب دے کر فرمایا۔ «اللهم وَمَ
آتَتَنِّي». تھیڑا عرصہ گمراہ ہو گا۔ زمانہ محاسراستے دوڑتے ہوئے چھٹی
اور کنکوں ہاتھ میں لئے تشریف لائے۔ کنکوں مجھ کو ہاتھ میں دے کر
ارشاد فرمایا۔ «چھوڑ ائی دو۔ ابھی کنکوے کی ڈور پکڑ کر دس پندرہ
قدم ٹڑھا تھا کہ ارشاد فرمایا۔ اب ڈور نہ چھوٹے۔ اس مختصر جملے کا
میرے قلب پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ ماضی و بیقرار ہو کر قدموں پر گلا
اور عرض کیا۔ شدستگیری فرمائی۔ میرے کمزور ہاتھوں سے آپ
کی ڈور نہ چھوٹے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کہو۔

ہاتھ پکڑتا ہوں پیسر کا

میں نے یہ جملہ کہا۔ تو آپ نے ہاتھ چھوڑ کر چند بدایات فرمائیں۔
اور فرمایا۔ جا و دنیا کے طالب نہ ہونا اور خدا کی محبت میں بندگان خالی
بقدر امکان خدمت کرنا اور قلب کی نگرانی۔ انفاس کے شمار سے غافل
نہ ہونا۔ اور آپ خل سرائے میں تشریف لے گئے۔

میں حسب بدایت مکان پر واپس آیا۔ لیکن دل کا تقاضہ تھا کہ یہیں
پڑا رہوں اور حصہ کی دلکش نورانی صورت جو قدرت کی مجسم تصور ہے
دیکھا کروں۔ بلکہ اسی اضطراب کی وجہ سے روزانہ حاضر خدمت ہوتا تھا۔
ایک ہفتہ بعد آپ نے پروردش فرمائی کہ غریب خانہ پر جلوہ افراد
ہوئے۔ میری الہیہ محترمہ کو داخل سلسلہ بعیت فرمایا۔ اور بتا کیہ فرمایا کہ

”ایک ہمورت پکڑلو“ دہی سوت یہاں بھی تمہارے ساتھ رہیں گی
اور قبریں بھی اس کا سامنا ہو گا۔ اور حشریں بھی اسی کو دیکھو گے۔
اسی زمانے میں دارالخال وارثیؒ، داروغہ سلطان حسین صاحب
وارثیؒ، علی دادخاں صاحب وارثیؒ، مولوی انتیاز علی وارثیؒ فرنج آبادی
شاہزادہ نواب مرتضیٰ صاحب وارثیؒ بھی حلقوہ غلامی میں داخل ہوئے۔
ان حضرات کی بیعت کے واقعات بھی عجیب و غریب ہیں۔ جو کسی
اور موقع پر تحریر کئے جائیں گے۔

یادوارث

(۷۰۷)

علیؒ وارثؒ بنی وارثہ سواؤ اس کا خداوارث
کسی بندے کے ہنہ سے حریک بھی نکلا کہ یادوارث

شجرہ ہائے عالیہ

(۱) قادریہ، رزا قیہ، دارشیہ

(۲) چشتیہ، محبوبہ، دارشیہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى أَلِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِقَدْرِ حُسْنِيهِ وَ جُهْمَالِهِ

اہی سرویں عالم مرا یہاں ہو جائیں علیؒ المرضی مشکل کشانے کے جان ہو جائیں
مشکل شہیر و عابد حسرت مارا جان ہو جائیں حضور باقرؑ عیصر ہماری جان ہو جائیں

شہ سلطان شہ موسیٰ رضا پر دل تصدق ہو
 جنید و شبلی عبد الواحد و بول فرج طرسی
 حضور ابو سعید و غوث اعظم درج ہوں یہاں
 شہ سید محمد سید احمد اور علی عارف نجاح
 جانب شیخ ابوالعباس دل میں حاگزین ہوئیں
 شہ سید محمد اور جلال قادری حق میں
 امام اسراءل حسین شاہ ہدایت اور عبیر احمد
 شہ رزاق و سعیل اور حضرت شاکر شد کم
 حسنونہ حاجی خادم علی شاہ نور ایمان ہوئیں
 حضور دارث عالم پناہ ہوں زندگی میری
 ہے تا حشر حیرت اپنی سر کاروں کا متجر،
 دہی آئینہ دار حیرت حیران ہو جائیں

شجرہ عالیہ پیغمبر وارثیہ محکمہ جوہریہ

الصلوٰۃ والسلام علیک نُور الادیلین والاخرين!

علی المرتضی شکلکشا کی محکمہ پر رحمت ہو
 اور ابرہیم ادم فیض عالم کی کفاوت ہو
 جانب فیض بخش پر خیاکی مجده پر شفقت ہو
 الہی مجھ کو سکرا دو عالم کی زیارت ہو
 حسن بصری دو احمد اور فضیل حق نما جلیں
 سیدہ الدین خذلیفہ اور میں اپنی سرہم

ابو نواجہ ابی احمد کرم فلسف
 ابو روف جناب قطب دین پشتہ شاھیں
 حضور نواجہ عثمان ماروی پہ دل قسیلان
 یونیوں بیواڑیں کے شہنشہ نواجہ اجیر
 میرا دل نواجہ قطب الدین پر قربان ہو جائے
 نظام الدین محبوب الہی کی غلامی ہو
 لصیر الدین کمال الدین سرزاں الدین علیم الدین
 شیخ محمد اد نواجہ محمد نواجہ یحییٰ
 کرم فرمائیں حال زار پر مولانا فخر الدین
 جمال الدین عباود اند بنڈ رامپوری بھی
 ہماری زندگی کی جان اور روح روائی
 شاہ وارث حق شاہ بیدم صاحب بیگنا
 میری حیرت بروزہ شر ہو لبس آپ کی حیر
 کہ دامن پنجتن گھاسا یہ دار فرقہ ہیرتا ہو

وارث لا ولیا کا حجاء پاک کا سفر

حنور وارث پاک آخر بیع الاول تک رشد و ہدایت فراتے رہتے
 اور طالبان حق فیضان داری سے فیضاب ہوتے رہتے۔ شروع بیع

الثانی حضور دیوی شریف تشریف لے گئے اور جبلہ سرمایہ و اٹاٹہ جو تو ریڈ
بزرگان کی پس اندر ختحہ تھی۔ وہ تمام کی تمام راہ خدا میں عزیب دینا میں مساکین
دیوبخان و سائلان والی محلہ میں تقسیم فرمادیا۔ کتابوں کا بیش بہما ذخیرہ اعزا
کو تقسیم کر دیا۔ اور ملکیت کے کاغذات سب کے سبب تالاپ میں ڈبو
کر جبکہ بجز ذات احادیث جل جلالہ دنیا کی کسی چیز سے آپ کو سرو کار رہا۔
تو ۱۴ ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۸ھ کو عازم حرمین الشرفین ہوئے
مریدین و معتقدین نے بہت اصرار کیا کہ ایسے دہرازاد سفر کے لئے ایک
خادم کا ہمراہ سفر ہونا فخری ہے، مگر حضور پر نور نے نظام عالم اسباب کو
ناپسند کرتے ہوئے حقیقی مسبب الاسباب پر اتفاق کیا۔ اور ہنایت صبر و
استقلال سے کفی باملاً و کمیلاً فرمائے پا پیادہ روانہ ہو گئے۔

یہ رہائیت بھی مشہور ہے کہ حضور وارثت پاک کو سرکار خادم علی شاہ علیہ
الرحمۃ نے خواب میں بشارت فرمائی۔ آپ سفر مکہ مغظیہ کا اشارہ فرماتے ہیں،
اس لئے مشاہد ایمان کے اشارہ پر حضور کو ذوق سفر نے مجبو کیا۔ اس لئے
تعلقات دینیوں کو یک فلم خیر با دکھہ کہ عازم بیت اللہ ہوئے د
ایں سعادت بندور باند و نیست

تازہ بخت خدا میں بخت شدہ ۱

قیام انا ۲ - حضور پاک کی ذات اقدس کے سفری مشاہدات ارشاد
بہت کچھ ہیں۔ لیکن بوجہ تلت قرطاس نمونہ مشتے از خودارے، صنایعت
طبع کے لیے خاصاً حق کے دستخوان پاک پر چون رہے ہوں ۳

گر تبول افتخار ہے عزّ و شرف

حضور نے سب سے پہلے انداز میں قیام فرمایا۔ ڈپٹی محمد باقر صاحب داری راوی ہیں کہ میسکر والد حاج دریں غنیم موصوف آسیلوں صلح انداز میتھے وہ ایک ہفتہ قبل لکھنؤ پہنچ کر داخل سلسہ ہو کر والپرائی کے لئے آہنوں نے ایک ہفتہ بعد دیکھا۔ کہ حضور انداز آسیلوں میں تشریف لئے آئے۔ آپ نے بے ساختہ کہا ۔

مرہ اے دل کہ میجا نفسے جی آید

قدمبوسی بسیار اور بکریں اصرار غریب خانہ پر حضور کو لائے۔ اور جہانداری کے انظام میں مصروف ہو گئے۔ فیضان عام سے الی قریہ فائزِ الارام ہوئے وارے کے نیارے ہوئے بہت سے لوگ حلقة بگوش ارادت باسعاڑ ہوئے۔ صبح حضور پر نور نے عزم سفر فرمایا۔ کاپور تشریف لئے گئے حضور وارث پاک نے قونچ اور فرش آباد میں قیام شکوہ آباد۔ بھی قیام فرمایا۔ کیونکہ ان تعبات کے تاریخی مقامات کا حضور نے الہتر نہ کرہ فرمایا کہ ہم میں پوری کے راستہ سے شکوہ آباد گئے تھے۔ اور چاند تباہ کو فروش کے مقابلہ میں پر قیام کیا۔ شیخ چاند تباہ کو کے بہت بڑے تاجر تھے۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں اپنے چچا کے ہمراہ نماز جمعہ پڑھ کر آرہا تھا۔ دیکھا کہ تالاب کے کنارے سے ایک لوگوں خلوٰہ تھا۔ وجبہ بُرگ درولیش تھا۔ بیٹھے ہیں۔ پچھا سیار آں تکھے قریب تھا۔ لگئے تھے جو صاحب! قریب پہنچے تو اب لے عجیب لفڑی پہنچے ہیں۔ فرمایا۔ آگئے جو صاحب!

نے فرمایا۔ کہ تم تو ازلی مژید ہو۔ میں نے عرض کیا بحضور یعنی؟ فرمایا! ماں! اچھا اور تم بھی مژید ہو جاؤ۔ میں مژید ہو تو فرمایا۔ کہ خدا کا الٰب حجبوٹ ہنیں پولتا۔ جاؤ بھیشہ ایمانداری سے کام کرنا۔ ہم دونوں کے اصرار سے حضور مکان پر جلوہ افرودت ہوتے۔ ہمارا سارا خساندان داخل سلسلہ ہو گیا، اور شہر سے لوگ جو ق در جو حق آتے اور مژید ہوتے رہتے بعض سے بعض سے فرمایا تھم جس کے مژید ہواں کو دیکھو، تم کو اسی صورت میں خدا ملے گا۔ اور جس کو مژید کرتے اس کو نصیحت ضرور فرماتے۔ کسی کو حکم میزنا۔ ماں باپ کی خدمت سے غافل نہ ہوتا۔ کسی سے فرمایا۔ رشوت نہ لینا۔ کسی سے فرمایا۔ خدا کے حکم کی تعمیل محبت خدا کی دلیل ہے۔

مولوی احسان علی صاحب قصبه کے مقتدی رہیں رہتے۔ ان کو حکم ہوا خلق ائمہ کی خدمت ایمان کی نشانی ہے۔

مولوی صاحب گو بہت منتظم شخص رہتے، مگر ارشاد حضور کا اتنا گمرا اور زبردست اثر ہوا کہ اُسی دن سے خیرات کرنے لگے جتنی کہ آپ نے اپنی کل جاندار مسائیں کی اہماد پر عرف کر دی۔ اور بعد فتوح بن جح بیت ائمہ اہنوں نے مدینہ حضورہ میں ہی قیام فرمایا۔ اور وہیں انتقال ہوا

رَأَنَا مُلْكُهُ وَإِنَّا أَلِيَّسْدِرَ أَجْعُونَ

شکوہ آباد سے حضور وارث پاک فیروز آباد ہوتے ہوئے آگہ تشریف لائے۔ آپ نے ایک ہمارے میں قیام فرمایا۔ آگہ کے عجیب بغرب واقعات ہیں۔ ایک واقعہ بجیب تھا یہ ہے۔ کہ حافظ گلاب شاہ صاحب

دارثی جن کی تھرا بھی میں سال کے قریب تھی۔ فرماتے ہیں۔ کہ میں مدرسے
میں تعلیم پایا تھا۔ اُسی زمانے میں ایک بزرگ آئے۔ میرے ایک دوست
ان کے بیعت ہو گئے۔ مجھے بھی فرمایا تم بھی مرید ہو جاؤ۔ میں اسی غور و فکر
میں تھا کہ مرید ہو جاؤ یا ہنس؟ تمام دن یہی سوچتا رہا۔ شب کو گھر پر آیا۔
اور سوگیا۔ رات کو مجھ کو خواب میں ایک لورائی بزرگ نے اشارت دی کہ
تمہارے پیر پورب سے آئیں گے۔ ان کے مرید ہونا اس خواب کے
دیکھتے ہی میری تلبی کیفیت ایسی ہوئی کہ جو بیان سے باہر ہے۔ مجھے اسی
انتظار میں پورے یمن سال گزرے۔ جب کبھی بھی زیادہ بیقیراری ہوتی اور
امطراب بڑھتا تو وہی مقدمہ میں بزرگ خواب میں میری تسلی فرماتے اور
کہتے گھر اور ہنس۔ تمہارے پیغمبر آنے والے ہیں۔ چنانچہ اسی دوران میں
ایک دن بہت زیادہ بے چین تھا۔ مشکل تمام نصف حصہ گزرنے پر مجھے
مینپڑ آئی۔ تو وہی بزرگ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا۔ کہ وہ بزرگ
پورب سے آگئے ہیں اور تمہارے شہر میں مقیم ہیں۔ تلاش کرو۔ کسی صرف
میں بھرے ہیں۔

میں یہ خواب دیکھ کر چونک اٹھا اور جھپٹ پڑھ کے رہا۔ تو عالم
ہوا کہ رات کے دو بجے ہیں۔ لیکن اضطراب اور بیقیراری کا یہ عالم تھا کہ بیان
سے باہر ہے۔ جب دھر کو دل نے گواہی دی چل دیا۔ اگر ہی میں ایک محلہ
ہنپڑ کی منڈی کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں ایک سرائے میں خود بخود
اپنے دل کی رہنمائی سے داخل ہوا۔ ہر ایک کو ٹھڑی کو بغور دیکھا۔ سرائے

میں چاروں طرف اندھیرا تھا۔ ایک کوٹھری کے قریب پہنچتے ہی اندر سے آواز ہمی۔ آغاہ حافظ گلاب شاہ تم آگئے۔ میں اس محبت بھری آواز کوئں کمر فرطہ مستر سے بیفراہ ہو گیا۔ اور دور کر فوراً حضور وارث پاک کے قدموں پر گر پڑا۔ اُس وقت حضور متبسم تھے۔ میں نے سفیب خانہ چلنے کی درخواست کی جو وارث بندہ نواز نے قبول فرمائی۔ اس وقت حضور کا سن شریف بندہ سال ہو گا۔ بھسپر آگر میں جملقہ بندی میں داخل ہوا۔ گلاب شاہ داری کیا یا ہے۔ کہ میں نے دیکھا کہ بس بزرگ نے مجھے بار بار خواب میں پیش ارت دی تھی۔ وہ حضور وارث پاک ہی کی شبیہہ تھی۔ جو حضور کی کہن سنالہ تھر ضعیفی میں میں نے مشاہدہ کی۔ وہ بزرگ آپ ہی تھے جو عالم۔ دیا میں غنم بھر جان کے بیمار کو اعجاز سیحائی کا جلوہ دکھار ہے تھے۔

حضور والا نے آگرو (اکبر آباد) میں بزاروں بندگان خدا کو فیضانِ رشی سے سفر فراز فرمایا، بعد ازاں حضور والا نے ابھیس شریف میں نزولِ جلال فرمایا۔ یہ زمانہ خرس بیمار کے انیس الغربا سدر تاج اولیا حضرت خواجہ خواجه معین الدین حشمتی رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ نے خزانہ پر الوار کیف بارہ پر فاتحہ نوائی فرمائی۔ اور بعد تھفل سماع میں تشریف لے گئے۔ قوالی یہ تھی۔

رخنه کردہ بد لهم نا وک نازے مجھے

مے پرستے عجیب فتنہ طازے مجھے

یہ سُنتے ہی حضور والا پر کیف طار می ہو گیا۔ وجہان کا ایسا جوش تھا کہ ارض و سماء سب مکیف تھے۔ ایک سمندر کھٹا کھٹیں مار رہا تھا سازند

اور حضنار مجلس شل مانی ہے آپ سبیل ہلکھل جو نئے لکھے جعل قم ہو جا یعنی
پر عالم نے حضنور اپاگ کو برائے زیارت (قد) ہنسی روک لہا۔ ہر زبان تو
عین دارث میں طب المسان بھی۔ مہرت سے صاحب اتفاق ہر دست
قدس پر بیعت ہوئے۔ چنانچہ صاحبزادگان، پیرزادگان، ملکہ مارادت
عالیٰ جناب ہوتے مجھملہ ازاں حضرت صاحبزادہ والا قادر سید حیدر علی
شاہ دارثی اجمیری بھی شمول اسراء حسنہ دار شیر کا شرف رکھتے ہیں، جو کہ احرام
پوش بزرگ ہیں۔

اجمیر شریف سے آپ ناگور، پیران ہیں۔ احمد آباد دلگیر ہوتے ہوئے
بمبئی پہنچے۔ بمبئی میں دو ہفتے قیام فرمایا۔ بزرگان دین کے مزارات کی
زيارة تین کیس بمبئی کے علیل القدر نامور تاجر سید یعقوب خال و یوسف خال۔
ذکر یا صاحبان معہ جمعت اکثر حضنور اقدس کے دست مبارک پر مشرف انوار
ارادت ہوتے۔ بعد ازاں آپ جہاز پر سوار ہوئے۔

حضور جہاز پر سوار ہوئے تو صوم و صال رکھنے لختے جو تمیزے روز
انتظار ہوا تھا۔ اور پونکہ انتظام افطار کا خیال بھی مزاج بے نیاز کو پسند
نہ تھا۔ لہذا بے سروسامان ہی جہاز کو قدوم پاک سے سرفراز فرمایا۔
جیسا کہ حضرت قبلہ شید اہمیاں دارثی علیہ الرحمۃ «حیات دارث» میں
تحریر فرماتے ہیں کہ تین یا سات روز ہے۔ آب دانہ گزر گئے۔ اور دنبا
جہاز رک گیا۔ اُسی شب میں بمبئی کے ٹبرے تاجر محمد فیض الدین سید یعقوب
جو اسی جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ حضرت رسالت کا بصلی اللہ علیہ وسلم نے

بشارت فرمائی کہ -

” اے صنیا والرین خود کھاتے ہو۔ اور ہمسایہ کا خیال نہیں کر رہا“
 وہ نوش نصیب تا جمہرخواب سے بیدار ہوا۔ تو اس نے تمام جہاز
 والوں کی اس روز دعوت کر دی۔ اور سامنہ ہی خود بھی تلاش شروع کر دی۔
 کہ کوئی شخص باقی تو نہیں رہا ہے، جب تک نہ کھانے میں پہنچا۔ اور حضور
 ازوار کو اپنے لبتر مبارک پر جمودستغرق دیکھا۔ فوراً اپس آگہ ایک طبق میں دہ
 لذیداً اور پتہ تکلف کھانے لے گیا۔ اور عاجز از اس کو قبول فرمائے کے
 لئے عرض کی جنور نے از راہِ فلقِ حجتی دوچار لقئے تناول فرمائے۔ اور
 اس کے بعد بھی از جمل پڑا۔

سینٹھ صنیا والرین اور جبلہ اہل جہاز بعد آپ کے گرد پیدا ہو گئے۔ مگر
 حضور الور حسب معمول سات روز کے بعد افطار فرماتے رکھتے حضور
 آپ کے اس سفر جہاز کے مفصل اتفاقات تو ہمیں معلوم نہ ہو سکے۔ لیکن مولوی
 مرونق علی داریؒ کے والد بزرگوار حضرت شاہ مقصود علیؒ اپنی یادداشت
 میں حجہ بر فرماتے ہیں۔ جو حضور کی خدمت اقدس میں مقرب رکھتے رکھنور
 بارہ سال تک بیرونی سیاحت ملک ہبوبِ بحیرہ، جماز و عراق، مصر و شام میں
 مصروف تھے۔ اور انہی حمالک کی سیاحت فرماتے رہے۔ اور وہ مرتباً
 آپ رجی میں شریک ہوئے۔ اور سات بارہ ہندوستان سے تشریف
 لے گئے۔

اس زمانہ سیاحت میں سلطان عبدالمجید خاں علیہ الرحمۃ بھی آپ کے

دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ آپ کی بیعت کا واقعہ اس طرح سے
 صاحبِ مشکوٰۃ حقانیہ لے تحریر فرمایا ہے کہ حبّ آنحضرت قسطلہ فلینہ تشریف لے
 گئے تو عبد اللہ حاجب کے مکان پر فروکش ہوئے۔ عبد اللہ حاجب نے
 ایک روز عرض کی جحضور را کہ مزاجِ گرامی چاہئے تو ذرا باعِ شاہی ہمچلیں آپ
 اسے منظور فرمایا جحضور پر نور کا جمال پیشال دیکھ کر سلطانِ المعلم نوش ہوئے۔
 اور عاشق ہوئے۔ دستِ بستہ عرض کی کہ آقا و مولانا غریب نہانہ پر چلنے کی
 زحمت فرمائیں جحضور نے منظور کیا۔ اور محلِ سلطانی میں نزولِ اجلال فرمایا۔
 ایک ہفتہ قیام رہا۔ تمام مقررین سلطانی اور غاذان شاہی کے ارکین عالیہ
 حلقة بگوشِ غلامی ہوئے۔ اور عالی مرتبت امیر المؤمنین بوصوف بھی اسی حلسلہ میں
 داخل ہو گئے۔ اس واقعہ کو حضور پر نور نے بھی ارشاد فرمایا کہ ہم قسطلہ فلینہ
 گئے اور سلطانی باع کی سیر بھی کی۔ اور سلطانِ المعلم کو خواب میں سرکار
 دو عالم حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے خواب میں بیعت
 کی بشارت کبڑی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ خواب ہی میں حضور انور کی
 زیارت بھی کہائی گئی تھی جس سے سلطانِ المعلم نے شاہی باع میں حضور انور
 کو دیکھتے ہی پہچان لیا جصنو انور ایک رسمی لفڑا شیتے بھتے اسی رسم کو
 پکڑ کر بہت سے ترک بیعت ہو جاتے۔ لوگ بوق درجوق حضور کے بیعت
 ہوئے۔ اور فیضانِ پختن پاک تے بہرہ یاب ہوئے جحضور انور نے ان تہرا
 کی بھی بہت تعریف فرمائی جو سلطانِ المعلم نے حضور انور کو دکھائے
 تھے۔

حضور دارالشیعہ پاک جب پہلی مرتبہ مکہ مغفاریۃ الشریفے کے
نسبت میں اولیسیہ سے گئے تو اسنتے میں یہ واقعہ ظہور پیدا ہوا کہ ایک
درولیش کامل صاحب حذب جو مدتیوں سے یہاں مقیم تھے حضور کو دیکھو
کھڑے ہوئے سینہ سے سینہ ملایا۔ پھر حضور کے زوال نے مبارک پر سر
رکھتے ہوئے واصل محبوب حقیقی ہوئے۔ آپ کے وصال کی خبر جب مکہ
معظمہ پہنچی تو لوگ تجھیز و تکفین کو پہنچے اور ایسا ہی عجیب تغیر و باقاعدہ
مدینہ منورہ میں ہوا کہ ایک صاحب حذب کامل درولیش سے ملاقات ہوئی
جو آپ کے انتظار میں تھے۔ انہوں نے بھی حضور انور کے سینے سے سینہ
ملایا اور آپ کے زوال نے مبارک پر رکھ کر واصل محبوب ہوئے مولوی
عبد الغنی صاحب داری شیخ پور و افضل رائے بریلی لکھتے یہیں حضور نے
فرمایا کہ ان مدینہ علیہ کے راستے والے بزرگ کی لفظ طائفہ ہو کر اڑا گئی۔
اور عرصہ تک ہنگلی ہی بھر تارہ ہا۔ ان واقعات سے یہ معلوم ہوا کہ حضور دارالشیعہ
پاک اعلیٰ مقامہ کو کامل طور پر نسبت اولیسیہ بھی ماند تھی۔

اس سفر کے بعد حضور انور دیلوی شریف رونق افزود ہوئے۔ ایک اعلیٰ
کے درخت کے نیچے بیٹھ کر آرام فرمایا۔ ایک شخص اس پر آیا۔ اُس سے آپ
نے فرمایا کہ پہلے ایک ہنگلی یہاں رہتی تھی۔ وہ موجود ہے۔ اس شخص نے
اس ہنگلی سے ذکر کیا۔ ایک درولیش صورت بزرگ تیرانامہ لے کر تجھ کو دیا
فرماتے ہیں۔ یہ ہنگلی صاحبہ حضور کے خاندان کی قدیم خدمتگزاری تھیں۔ لہذا
فرماؤ گئیں۔ اور کہا۔ اے کہیں مٹھن میاں نہ آئے ہوں۔ دیکھتا تو

درستیقت آپ ہی تھے۔ مزاج عالی درد یافت کرنے کے بعد وہ قبیلیں
شاہ فضل حسین صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت عالیہ شاہ ولایت سے
ذکر کیا کہ مٹھن میاں یہاں آئے ہیں۔ یہ سنتے ہی اور اہل مجلس حضرات
کے ساتھ حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپیل کی کہ غیر تبلدہ پر
تشریف فرمائے ہو جئے۔ آپ نے استدعا منظور کی اور فرانقاہ ولایت میں
قیام دیا۔ جب العالم کے متعلق فرمایا۔ تو حضور والے جواب دیا کہ شاہ
صاحب اکہ ہمارے کھانے کا آج دن ہمیں ہم سات سات دن کا روزہ
رکھتے ہیں۔ اور ساتویں دن ایک اردوی گھنی بہشتہ ہو کر چار قاشیں بنائی
جائیں۔ اس میں سے ایک قاش اور تین گھونٹ پانی کے ہمارے لئے کافی ہیں
چنانچہ حسب الارشاد یہی کریں۔ جب سات یوم گزرے تو حضور نے
قاش اردوی اور تین گھونٹ پانی سے روز افزایا کیا۔ یہ عمول بارہ پودہاں
رم۔ ان جماہرات کے بعد بھی نذر امیدت کے اعتبار سے حضور انور را شسہ،
تلہ کا استعمال کرتے رہے۔

نیڑا حرام مقدس جو اول حج کے موقع پر زیبتن فرمایا۔ ازان و م
یا اینہم دربار الہمیہ کا یہ مقدس لباس ہی اپنا پسندیدہ لباس مقرر فرمایا جب
بغداد تشریف اش ریت لیجاء رہے تھے۔ تو دہائی کے صاحب سجادہ کو حضرت
عوثر العظمی سے لشارت ہوئی کہ ہندوستان سے ہمارے خاندان کا اھا
میڑا روشن چپڑا رہے ہے، جو الفقر فخر می کا حسین مجموعہ ہے۔ اور
حسین عبودیت کی مکمل تفسیر ہے۔ اس کو زر درنگ کا حرام پیش کیا جائے کے نام

اس کا سید وارث علیؒ ہے جیسا صاحب آستانہ عالیہ عز و شریہ نے سنا تعمیل نام
 دو احرام زرد زنگ کے تیار کرائے اور حضور انور کا انتظار کرتے رہتے جب
 حضور بفراد شریف میں داخل ہوئے تو موصوف علیہ رَکَاه اعلان نے بے حد
 عقیدتندی سے احرام کا اہتمام کیا خانقاہ شریف میں ہٹھرا یا۔ دو احرام نذر
 گزارے۔ بعد ازاں معاملہ سجادہ نشین سے متعلقین والی طریقت نے استفار
 کیا کہ حضور سب سب کو خرقہ دوستار عطا ہوتی ہے۔ آپ کو احرام نذر کرنا کیا ممکن
 سجادہ نشین نے فرمایا کہ ہم سب کو خرقہ دوستار اپنی مرضی سے دیتے ہیں اور
 حضرت حاجی صاحب کو احرام بچکر سر بر غوث الاغظم دستگیر رضی اللہ عنہ نذر ہوا
 ہے۔ اور ایسا ہی مکمل طائقاً جس کی تعمیل کی گئی ہے۔ ۵

ہرگز نخیر دائنکہ دش زندہ شد بعشق

ثبت است برجیدہ عالم دوام ما

لِتَسْلِيمٍ وَرِفْنَا تُوكِلٌ وَاسْتَهْفَنَا : - حضور وارث پاک ہر لمحہ اور رہنم
 کبھی اشارہ یا کنایتہ بھی اپنی مرضی کو نہ ہنیں فرمایا جو حضرت حق قبل و علا کا
 مشاہوتا اس پر راضی بہ فنا رہتے رکھتے جتنی کہ روزانہ معملوت میں کمال اختیا
 فرماتے رکھتے کبھی حضور نے اپنے خدامان حاضر باش سے بھی اپنی مرضی سے
 پانی تک طلب ہنیں فرمایا گرمی کے شدید دور میں خادم ہار کاہ نے اگر
 پانی کے لئے دریافت ہنیں کیا تو حضور نے کسی نفسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے

نوجہی پانی ہیں مالکا۔ کسی نے عرض کیا تھا حضور پانی ملا خلیل فرمائیں۔ تو حضور نے بہت نرم لہجہ میں فرمایا۔ پی لوں پھر پانی نوش فرمایا۔ اسی طرح حضور کھاتے رہے متعلق اولاداً بالجواب فرماتے کھا لیں پھر تناول فرماتے امیر اکبر کیا شان حق بہر کیف! آپ سیم درختانی کی تکمیل تفسیر کھتے۔

مولوی نادر حسین نگر احمدی دکیل بارہ نیکی جو ایک ثقہ بزرگ کھتے۔ انہوں نے اس واقعہ کو بیان فرمایا۔ کہ ایک سال خشک سالی کی وجہ سے فصلِ حریفِ خشک ہو گئی۔ میں آٹھ بجے شب کو حضور النور کے پائے مبارک دبار ملھقا۔ تو حضور نے فرمایا۔ نادر حسین اسوقت ہوا ٹھنڈی چل رہی ہے۔ میں نے کہا۔ جی ہاں! نزاب علیشاه نے کہا۔ داتا۔ دن کو ایسی گرم ہوا چلتی ہے کہ تمام فصل ختم ہجسم ہو گئی یہ سنکر حضور نے فرمایا۔ تم کیا جانو۔ معشوق کی دی ہوئی تکلیف کہیں میسر ہوتی ہے۔ بعد ازاں بارش ہوئی اور فصلِ حریف پیدا ہوئی۔ ربیع بولی گئی جیسیں غالباً خوب پیدا ہوا۔

حضور النور اپنی ملک میں دو چیزوں سمجھتے رہتے۔ ایک کچی مٹی کے ڈھیلے جو طہارت کیلئے ضروری ہیں۔ دوسرا یہ دانت صاف کرنے کے خالی۔ ہر دو چیزوں لبستر کے قریب موجود رہتے تھیں۔ اور مسکم گمراہیں لبستر باہر چھوڑتے پر ہوتا تھا۔ اگر کسی شب کو بارش ہوتی تھی۔ تو حضور النور اپنے دونوں ہاتھوں میں خلا لیں۔ اور مٹی کے ڈھیلے لے کر اندر نشریف لاتے رہتے۔ باقی تمام چیزوں چاہو۔ لبستر سر ما نہ یعنی تکیہ بھیگتا چھوڑ دیتے رہتے۔ یعنی ان دو چیزوں کو ساخن میں رکھنا ضروری سمجھتے رہتے۔

مولوی حسین علی صاحب نواب وارثی زمیندار موضع سادہ سُوضنلے با رہ بنکی کا
بیان ہے کہ ایک مرتبہ مشترہ تحرم میں حضور انور قبیہ روڈی شریف میں قاضی
منظہ الحق کے مکان پر قیام پذیرہ کھتے۔ میں جب تعزیوں کے دفن ہونے کے
بعد مکان پر آیا تو میں نے اپنی رٹاکی سے کہا کہ حضور انور کے لئے جلد حلوہ تیار
کرو اور بادام نہ ڈالنا۔ اس لئے کہ آپ بادام نہ کھاتے لھتے۔ لڑکی نے
جلد جلد حلوہ تیار کیا اور خاصہ میں لٹکا کر دیا۔ چلتے وقت لڑکی نے ہنس کر کہا
کہ حضور انور کے لئے آپ حلوہ لے جاؤ ہے یہیں۔ لیکن حضرت نوش فرمائیں
تب بات ہے؟ میں حاضر خدمت عالی مہوا حلوہ پیش کیا۔ برکار نے نور جھم
شاہزاد فاسد سے کہا کہ اس کو تقسیم کر دو۔ مجھے یہ حکم سنکر سنبھالی آگئی۔ اپنے
فرمایا۔ کیسے ہنسے ہوش کیا داتا میری لڑکی نے مجھے چلتے وقت کہا کھا۔ کہ
حضرت ملعوہ نوش فرمائیں۔ تب بات ہے۔ آپ نے تین مرتبہ انگشت بہار
سے اٹھا کر نوش بیان فرمایا۔ میں نے ہوش کیا۔ حضور بس آپ مطمئن رہیں۔
آپ خاطر ہو گئی یہ فلا فسراج عالمی ہے۔ حضور نے دوبارہ پھر تقسیم کا حکم
فرمایا۔

پابندی وضع: حضور انور وضع کی پابندی میں بھی اپنا جواب
ہے۔ یعنی جو ایک مرتبہ بات عمل میں آگئی۔
وہ عموماً میں شامل ہو جاتی تھی۔ مولوی رونق علی وارثی روزافی رحمتہ اللہ تحریر
فرماتے ہیں کہ موضع گورا بارہ بنکی بڑکہ دیوالی شریعت سے جانب شمال افع
ہے۔ حضور انور جب ابتداء میں تشریف لائے۔ تو راستہ میں ایک بارع نکا۔

اپ نے ایک درخت نیچے آرام فرمایا۔ لیکن پندرہ سو لہ سال بعد حضور انور یہ موضع مذکور میں تشریف لائے۔ اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے یہ مشرف بخششا بنفسور بوجہ نقاہت پاکی میں تشریف لائے۔ زبانہ کے انقلاب نے اس باع نام دلشان بھی ہٹا دیا تھا۔ لیکن جب اس مقام پر پاکی آئی تو فوراً آپ اُترے۔ اور اسی مقام پر رونق افراد ہوئے جہاں سو لہ سال پہلے آرام فرمایا تھا۔ ارشاد فرمایا کہ یہاں ایک سایہ دار درخت تھا۔ بہت اچھا تھا۔ ہتھڑی دیر سکون فرما کر ہپراپ پاکی میں سوار ہوئے۔ پاکی روائی ہوئی۔ آپ ہر اس مقام اور جگہ پر جہاں سفر کے وقت قیام داستراحت فرمایا جس پر وضنح ہر جگہ تشریف فرماتھے ہوئے جلوہ افراد موضع گوار ہوئے۔

اسی طرح حضور انور کے خدامان میں بونغمدہ جس کے سپرد ہوتی تھی۔ وہی انجام دیتا تھا۔ اگر کسی وجہ سے کوئی خادم حاضر بارگاہ اقدس نہ ہوتا۔ تو حضور اس کام کو خود انجام دیتے تھے۔ لہسا ادقافت خصل کے وقت اگر لشت مبارک ملنے والا خادم حاضر ہوا تو کسی دوست کے خادم سے خدمت نہ لی بلکہ اپنے دست مبارک سے خود لشت، مل لی۔ یہ میشہ حضور انور نے داہنی کروٹ استعمال کی اور آخری عمر تک اسی کروٹ پر آرام فرمایا۔ اسی کروٹ کے باعث آپ کی داہنی پسلی میں زخم ہو گیا تھا۔

آخر عشاق ان جانشار خدامان خاص، و پستار ان حقیقی نے مسلسل زخا کی۔ آقاد مولا ہم غلاموں کی اس درخواست کو قبول فرمائیں۔ یہ ارشاد بجوئی دست بھی ہے کہ دوپہر کئے کھانے کے بعد آپ لے فرمایا۔ اچھا دوہر

کا خاصہ سے حضور انور زارع ہو کر لیتے ہیں۔ تو خادم خاص جو اسوقت ہے فر
ہوتے ہوں کرتے ہے دوسری کروٹ بدالیں۔ تو آپ کامل طبقناہ سے
غلال اور ڈھیلے وزیر و مال دوسری ٹرافر رکھنے اور کروٹ بدلتے۔ لیکن دوسرے
باچارہ مٹ کے بعد حضور انور پھر انھکر اسی انداز سے دایس کروٹ سے بدل
جاتے ہیں۔ لیکن حضور انور نے زمین پر لیتے ہیں زمین کی پشت دے
کر کروٹ ہدیں بدلتیں۔

سر اپائے مبارک ۵ پیکر حسن ازل صفت ادائے ترا

نقش حبیبت ہمی ذوق تماشہ میکرد

حضور انور کا سراپائے مبارک صفت احادیث کا خاص الخاص شمارہ مکار
بھا۔ حضرت احادیث نے حضور انور کی ذات میں تمام و کمال صفاتِ حقیقت
کو بختم الکھا کر دیا تھا۔ بانداز دگر حضرت احادیث کی ذات کا مظہر حضور سرکار
و دعا لم حمد مصلطفی اصلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور مظہر الدواز پختن حضور وارث
پاک ہیں۔ حضور کا چہ سرہ انور مثل آفتاب تھا۔ بوج جبیں روشن و منور۔
لیش مبارک مثل اصل۔ قدیم و نیوں۔ مناسب و متوسط۔ فشار قیامت۔
ُنفتلو سحر جبیش نظر۔ قنة الحشر ان سرتا پا جسمیہ نور احادیث۔ جسمیں مطہر زم
ونازک بلکہ کہیں سے یہ تحسوس ہنیں ہوتا تھا کہ حضور کا جسم ہے یا وہی
کاملاً معلوم ہوتا تھا۔ حضور انور سراپا غلیق جسم محبت ہی محبت ہے۔

ایک خاص صفت ہمارے سر کا رعالم پناہ کی یہ تھی جو جلوت یا
جمع عام یہی مستقل نہیاں ایسا ہی تھی۔ کہ حضور حبہ کھٹکے کر ہوتے رکھتے تو آپ

ہازن اور تمام جمع میں نمایاں رہتا تھا۔ یعنی الہبیت کرام کی سر بلندی کا منظہ اتم آپ
بنتے۔ بہاروں کے جمع میں کٹھرے ہوئے سکر ہر دور و نزدیک کے زائر کو
شانے اور صراحی دار گردن بلند نظر آتی تھی۔ اور اس سر بلندی کی ہر عاشق دور
بے ہی بلا میں لیتا تھا۔

حضرت سید معرفت شاہ صاحب وارثی حجۃۃ اللہ
صفحتہ نفرتی ہی) :- علیہ فرماتے ہیں کہ میری ہمیشہ محترمہ نے پو حضور
النور سے بیعت لختیں۔ ایک مرتبہ مجھ سے بیان کیا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے۔
کہ حضور انور کے جسم بطیف کا پتہ نہیں چلتا۔ اُن کے اس بیان پر میں نے
بھی تجربہ کیا۔ اور بوقت شب بیشتر اوقات پاؤں بمارک دبانے کی سعادت
نہیں ہوئی۔ تو اکثر یہ تحقیقت میرے شاہد ہے۔ سے گزری۔ کہ پاؤں
دباتے وقت جسم اٹھرا نکل محسوس نہ ہوا۔ ہر طرف دیکھ بھال کر اور پہنچ بستر پر
ہک کر لیتے گیا۔ تو حضور النور نے آواز دی۔ معرفت شاہ سوتھے ہو۔ میں فوراً اکٹھ
کر حضور انور کے پائیں پہنچ جاتا۔ اور پائے بمارک دبانا شروع کر دیتا۔ تب
آپ مختلف مقامات کے واقعات بیان فرماتے۔

مولوی احمد حسین صاحب وارثی خداوند را ہر ایسو کا بیان ہے۔ کہ میرے
مکان پر حضور سید عبد المزاقؒ کے خرق، عادات کا ذکر ہو رہا ہے، کہ آپ کی کمر
مبارک سے پٹکا نکل گیا تھا۔ اسی اشنا میں حضور وارث پاک میرے مکان
سے باہر تشریف لائے۔ اور ان کے مشکوک بیان کہ سُن کر فرمایا۔

کہ یہ کیا ہرزہ ہرائی ہے؟ ”خشاق کو اللہ کی طرف سے ہر حال میں ایک

حال ہوتا ہے۔ وہ ہر چیز سے اور ہر مخلوق سے بوجا ہیں کر دیں۔ تمام ذات در اصل عشق ذات میں فنا ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں حکم ہو جانے کے لئے کو وصال کہتے ہیں، اور خودی نہ رہنا ہی کمال ہے، عشق جب اس درجہ پر ہنچ جاتے ہیں۔ وہ اپنی مستی کو نیست کر دیتے ہیں۔ اور اس کی مثال یہ ہے۔ کہ جب آفتاب نک پر نور افشا ہوتا ہے، تو تمام ستارے مخلوق کی نگاہ سے کا العدم ہو جائے ہیں جب طرح کو اکب کا وجود آسمان پر ہے۔ بس اسی طرح سے عشق کا وجود نہیں ہیں ہے، (بغوا نے صن کان ملہ کان املہ کلہ۔ جو اسد کا ہوا اسد اُس کا ہوا) عاشق و عشوق ایک ذات ہو جاتے ہیں، لیں اس میں تعجب کی کوئی بات ہے۔ کہ وہ آفتار بحقیقی تمام انوار و اوصاف عشق کو اپنے میں جذب کر لے۔

اس ارشاد پر چند ساعت تمام حاضرین پر تہیبت و سکوت طاری رہا۔ قبیہ مسولی شریف میں تشریف لائے۔ وہاں شیخ مظہر علی صاحب قد و امی کے مکان پر قیام فرمایا۔ مولوی احمد بن صالح علی صاحب وارثی متوفی رامیونخریر فرماتے ہیں کہ چند دن بعد اس موقع کا کسی کو خیال بھی نہیں رکھتا۔ حضور انور نے ایک چھٹر می جو کہ لکڑی کی طرح تھی، اور اس پر سفید رومال بندھا رکھتا۔ شیخ مظہر علی قد و امی وارثی کو مرحمت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا۔ یہ کو کہ دھندا ہے۔ اس رومال کو لکڑی سے کھینچ لو۔ گمراہ قائم ہے گی۔ اور رومال لکڑی سے علیحدہ ہو جائے گا۔ چنانچہ لغیل ارشاد کی گئی۔ تو واقعی ایسا ہی ہوا۔ شیخ مظہر علی صاحب حضور انور کی بارگاہ میں بہت بے باک تھے۔ اس نے انہوں نے عرض کیا غلام اس بندھی ہوئی لکڑی کا قابل نہیں۔ بلکہ میں خود اپنے ہاتھوں سے گمراہ کاؤں گا۔ اور پھر نکل آئے گی۔ تو یقیناً قابل

ہو جاؤں گا۔ آپ نے منظور کیا۔ اور شیخ مظہر علی نے اپنے ہاتھوں سے رومال کس
کر باندھا۔ اور مصنبوٹی سے گرد رکائی۔ وہ لکڑی ہنسور انور کے دست مبارک
میں رہی۔ دوسرے دونوں طرف کے رومال کے شیخ مظہر علی صاحب کے
ہاتھ میں بنتے۔ انہوں نے جیسا ہی رومال کو کھینچا۔ وہ صاف نکل آیا۔ آپ
ہر شخص متوجہ تھا۔ کہ چوب سے اس طرح رومال نکل آیا۔ گویا بندھا ہوا ہی ہیں
تھا۔ حضور انور نے فرماتے ہوئے اپنے لستر پر رونق افرادز ہوئے۔ اور رشا
فرمایا۔ ہم نے اس صفت کو ملکہ عرب میں ایک اُستاد سے سیکھا ہے۔
مولیٰ احمد حسین صاحب وارثی اور شیخ مظہر علی قادری وارثی صاحب
کا بیان ہے۔ کہ جب ہم دونوں حضور انور کی خدمت سے فلیچہ ہوئے۔ تو دو
گھنٹے کے بعد یہ حقیقت سمجھیں آئی۔ کہ یہ کمر سے پسکا نکل آنے کا جواب ہے۔
اس واقع سے یہ ظاہر ہوا کہ حضور انور کے دست مبارک میں آکر چوب خشک
ہیں بھی وہی تاثیر ہو گئی۔ پسح ہے۔ ۔

خاک کو ایک نظر ان کی بنائے اکسیر!

قطراں ان ... ہاتھوں میں آجائے تو وہ باہجبا

حضر انور کی صفت تنزیہی کی یہ صفت مخصوص زبان زدن فاص و عام تھی۔ کہ
حضر انور کے پائے مبارک بہمنہ پائی کے باوجود کبھی لوڈ ڈاگل ہیں ہوئے۔
بلکہ پول ٹاپ کی شکری کی مانند نہیں وہیں نہیں۔

وارث ال ولیٰ کی شان بیعت

حضر انور کی ذات والا صفات جو باست تھی۔ وہ لا جا ب محنتی جنور پر پور

کو دیکھ کر خدا یاد آتا تھا۔ اللہ اکبر کیسی فلمت و شان نہیں۔ کہ بُرے سے بُرے نہ لاسن
دھریئے جو پیر و پنیر تو کیا خدا تک کے قابل نہ کہتے۔ آپ کے دست حق مرد
پر تو ہر کمر کے گئے۔

مرا بکوئے تو رفتہ چہ مشکل افتادست

بہر کجا کہ نظر میے کنم دل افتادست

بیعت کی خلاف شاینیں تھیں۔ کہ کوئی بلاوس مبارک کو چھپو کر مرید ہوا، کوئی
پاکی چھوڑ کر مرید ہو گیا۔ اور ارشاد مبارک کے تحت فیندان اذکار و اشغال سے
اسی بیعت کے ذریعہ بہرہ منہد ہو جاتے تھے۔

مسئلہ ہے کہ بیعت کا تعلق روح کے ساتھ ہے۔ اس کا واقعہ
ہے کہ قاضی سلیمان احمد صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ نے عالم رویا
میں بیعت کی۔ لیکن اس میں ایک خاص پہلو نظر ہوتا ہے یعنی بیعت
کا تعلق روح سے ہے۔ یہ مسئلہ قاضی صاحب کے واقعہ سے تحقیقی طور پر
ظہور میں آیا۔ حضرت قاضی سلیمان احمد صاحب کا جملہ خاندان قبلہ
فضل الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنج صراو آبادی سے مرید تھا۔ ہل
خاندان کا خیال ہوا۔ سلیمان احمد کو بھی حضرت سے بیعت کر دیا جائے
قاضی صاحب کی عمر اس وقت فریباً گیارہ سال ہو گی۔ مگر قاضی سلیمان
نے عالم رویا میں ایک مکان کا نقشہ دیکھا۔ جس میں فرش زین پر مجلس لگی
ہوئی ہے۔ اور ایک بزرگ روشن افرودزیں۔ اور زائرین کا بغیر معہولی
جمع ہے۔

یہ واقعہ ۱۳۱۰ھ کا ہے۔ اس بحفل میں یک شخص نر درنگ کا تہذیب سر پر کر لایا۔ اور اس عالی مرتبہ ذیشان کی خدمت میں نذر کیا۔ انہیں میں سے ایک صاحب نے قاضی سلیمان صاحب کی بیعت کی درخواست کی جو قبول ہوئی۔ قاضی صاحب سلسلہ غالیہ میں داخل ہوئے۔ قاضی سلیمان احمدؒ نے جب یہ خواب دیکھا اس وقت قاضی صاحب حضور انور کے اسم گرامی سے بھی واقعہ نہ تھے۔ نہ ان کو مرید ہونے کا شوق دخیال نہ تھا۔ بلکہ اپنے خیال میں زہد و حبادت ہی کو خداشناسی کو ذریعہ سمجھتے تھے۔ اس خواب کو دیکھتے ہوئے پانچ سال عرصہ گزر گیا ۱۳۱۰ھ میں قاضی صاحب حضرت راجہ دولت محمد صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ ریس و تعلقہ ارائهم ضلع سلطان پور کے ہمراہ بفرض سیر و سیاست حضور پرورد آقا و مولانا سیدنا شاہ قربان علی صاحب علیہ الرحمۃ کے عرس میں دیوبی

شریف پانچے۔

یہاں آگر قاضی صاحب نے مکان کا نقشہ اور کین کی شان خدامان کی وضع بجنسہ فہی دیکھی۔ جو پانچ سال قبل خواب میں دیکھی تھی۔ اور اس طرح خواب میں جس شخص کو نذر درنگ کا تہذیب کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ بھی دیکھا۔ اور جس شخص نے قاضی صاحب کی بیعت کی سفارش کی تھی۔ اس کو دیکھا تھا۔ غرض خواب کے واقعہ کا مکمل نقشہ ہو بہوظا ہر پیشہ یعنی سے گزرا۔ اس خواب میں خاص بات یہ ہے کہ ۱۳۱۰ھ میں جب قاضی صاحب نے خواب دیکھا تھا، اس وقت تک نہ وہ مرید ہوئے

تھے۔ جو سرپرستہ بند رکھ کر لائے تھے۔ نہ وہ حضرت بیعت ہوئے جنہوں
نے قاضی صاحب کو خواب میں بیعت کرایا تھا۔ سرپرستہ بند رکھ کر لانے والے
حضرت بابو کنہیا اللال صاحب، غلام دارث و کیل علی گڑھ تھے۔ اور مرید
کرانے والے راجہ دوست محمد خان تعلق دارہ جہودہ تھے۔ یہ دونوں اصحاب
شیخ ۱۳۱۲ھ کے بعد بیعت ہوئے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ عالم اجسام میں بیعت
ہونی وہ اُس بیعت کا تکملہ ہے جو عالم ارواح میں ہو چکی ہے۔ اور جس طرح
اس عالم میں جو جس خدمت پر مامور ہوتے ہیں۔ اسی طرح اذل میں بھی
حاضر باش اور خدمت گزار رہئے ہیں۔ ورنہ قبل وقوع بیعت بابو کنہیا اللال
صاحب دیگرہ کی حاضری اس طرح نہ ہوتی۔ جب طرح بعد حصول بیعت ہوئی۔

چو غلام آقا بھم ہمہ ز آفتاب گویم نیشتم نہ شب پرستم نہ حدیث خواب گویم
لے زندہ زخین تو آیین دل آرائی جاں بندہ روئے تو زاد بود کہ موٹائی
بیٹ کرد فوج بادشاہی کرد یم برستد فقر کبریا نی کرد یم

لے درد بدولت فقیری ایں جا

در کسوت بندگی خدا نی کرد یم

مولوی سید علی حامد صاحب قادری حشتبی۔ سجادہ نشین ساندھی شریف
صلح ہر دوئی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ منشی صادق علی متولی گوپا منوضلیع ہر دوئی
حضور انور کے سخت مخالف تھے۔ اپنی بیعت کا واقعہ خود فرماتے تھے۔
کہ جب حضور انور گوپا سو تشریف لائے مولوی محمد فاضل تعلقہ دار کے
ہاں قیام فرمایا۔ مولوی محمد فاضل صاحب دارثی نے مجھ سے کہا کہ

حضور حاجی صاحب قبلہ تشریف نہ لائے ہیں۔ تم کو بھی مانا چاہیئے۔ میں
نے کہا۔ کہ میں ایسے فقیر دل سے نہیں ملتا۔ چند جملے اور بھی سخت استعمال
کئے۔ لیکن جیسے ہی میں مکان پر پہنچا۔ میرے پیٹ میں شدت کا درد ہوا۔
ہر چند اطبا نے یہ کوشش کی۔ علاج مسلسل کے باوجود درد پڑھتا ہی گیا۔
اب مجھے نہیں ہو گیا کہ یہ مرض الموت ہے۔ ایسی بے چینی و بے
قراری میں آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالیشان
مسجد ہے اُس میں تمام بزرگان دین جمع ہیں۔ نمازِ سنت ادا کرنے
کے بعد کسی کے منتظر ہیں۔ اور خاموش گردن جمکن کرنے بیٹھے ہیں تھوڑی
دیر کے بعد ایک نگامہ کی آواز آئی۔ تمام بزرگ احترام و استعمال
کے لئے کھڑے ہو گئے۔ دیکھا کہ ایک بزرگ آتے ہیں تمام بزرگوں
نے ان کو ادب و احترام سے محاب امامت پر کھڑا کیا۔

ان بزرگ نے نمازِ سنت ادا کی۔ بعد ازاں فریضہ امامت ادا کیا۔
سب بزرگوں نے اقتداء کی جب وہ بزرگ جانے لگے۔ تو میں نے دیکھا۔
کہ وہ بزرگ و امام حاجی صاحب قبلہ ہیں۔ میں قد مسوس ہوا۔ اور درخواست
بیعت گزار کر ملتحی غلامی ہوا۔ حضور انور نے وہیں بیعت فرمایا۔ جب بیدار
ہوا تو دردشکم بالکل اچھا تھا میں نے اپنے خیالات باطل سے توبہ کی۔
جب بیدار ہو کر حاضر خدمت اقدس ہوا۔ اور انہمار نہ امامت کیا جضرور
نے اسی بیعت کو برقرار رکھا۔ اور فرمایا۔ تمہارا قصور نہیں تھا۔ آنکھوں
کا قصور تھا۔

دیگر مذاہب کے پرستار بھی اس ذات مقدس سے فیضنیا بہوئے
اور گوہر مقصود سے دامن بھر کر الامال ہو گئے۔ یہی نہیں بلکہ توحیدی
کے پرستار اور نور رسالت کے سچے عاشق ہوئے چند اسما نے گرامی درج
ذیل ہیں۔

بابو کاشی پر شاد صاحب اللہ آبادی۔ منشی تملک نرائی صاحب
منظفر پوری۔ حضرت ٹھاکر بیشم سنگھ صاحب رئیس اعظم ملا دلی ضلع
مین پوری۔ راجہ سرب دین صاحب تعلقہ دار سورت۔ گچ او دندھ
بابو موئی لعل صاحب بھاگل پوری منشی لکھی نرائی تعلقہ دار منظفر پور۔
ٹھاکر بیشن سنگھ صاحب رئیس رائے پور ضلع بارہ بنکی۔

حضرت بالوکنہیا الال صاحب وارثی نے بیس روزے رکھے۔
نشیہ وحدت بیس مخصوص و سرشار عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
مرست دینخود دبے نیاز کائنات۔ شاہزاد حقیقی کے عین مجاہدہ کش عشق
وارث پاک سے دل میں سوز و گداز لئے ہوئے تھے۔ علی الاتصال
صاحب لا ہر دقا کم اللیل بزرگ ہوئے۔

حضور قبیلہ و کعبہ میاں او گھٹ شاہ صاحب علیہ الرحمۃ "نیافت
الاحباب" میں لکھتے ہیں۔ کہ بیس نے اپنے بزرگوں سے مٹا ہے کہ حضور
النور سے بہت عیسائی بھی بیعت ہوئے اور خلوت فقر سے سرفراز
فرمائے گئے۔ چنانچہ حضرت رومی شاہ صاحب دارثی۔ ولا یتی شاہ صاحب
دارثی۔ عبداللہ شاہ صاحب دارثی۔ جو حضور النور کے خرقہ پوش فقرانے

پر دین تھے۔ بیاں او گھٹ شاہ صاحب دارثی ۲ فنیا فتنۃ الاعباں میں
لکھتے ہیں کہ برادر بیدم شاہ صاحب دارثی فقیر خاص سرکار عالم پناہ
اپنے خط میں حضور پر نور قبلہ و کعبہ مظہر انوار دارث۔ اعلیٰ حضرت بابا یحییٰ
شاہ صاحب دارثی خادم خاص بارگاہ دارثی سے مسٹر کمیل صاحب فرازی
کی سفارش بعیت کرتے ہیں کہ حضور عالی مرتبت میں اُن کی تمنا میں کوئی بھی
خط مبارک امیر الطریقت دارثی شیخ العشق حضرت قبلہ و کعبہ بیدم

شاہ صاحب

قبلہ ام جناب رحیم شاہ صاحب دارثی زید مجدد حرم
پس از مادر جب آنکہ با عرض تخلیف درہی یہ ہے کہ ایک صاحب
فرانسیسی مسٹر کمیل حضرت پر نور کے غلام ہونا چاہتے ہیں۔ بوجہ چند در
چند فی الحال حاضر نہیں ہو سکتے۔ لہذا ان کی درخواست پیش کر دیجئے اور
بوالپسی مطلع فرمائیئے۔ اُن کو عالم روپ میں بھی زیارت سلطان دو جہاں یعنی
دارث کون و مکان ہو چکی اور یہی با عرض اُن کی غلامی قبول کرنے کا زیادہ
تر ہوا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ضرور یہ تخلیف گوارا فرمائے مجھے منون
فریں گے۔

راقص فقیر بیدم دارثی ازاگڑہ

مسٹر موصوف کی عقیدت اور برادر بیدم ”شاہ صاحب دارثی“ کی
یہ سفارش ملاحظہ فرمائی گئی ہوا۔ اُن کی بعیت قبول ہوئی۔ جب ہوتھے ہو چلے
آئیں جب مسٹر کمیل حضور انور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو انہوں نے اپنا

نام بدل دیا، ادیسٹریکٹ کی بجائے اب "عبدالوارث" رکھا۔ اس قسم کے ہزاروں
واقعات ہیں۔

حضور انور تمام عالم کے لئے شیخ الہدایت بن کر تشریف لائے ہتھے اور
بس طرح رب العالمین تمام عالموں کا رب ہے۔ کوئی شخص یا قوم ربیت
اللہی سے انکار کرے۔ لیکن بندگی سے خارج ہنیں ہو سکتے۔ اسی طرح حضور
انور سکردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے لئے پیغمبریت فرمائے گئے۔
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ کوئی شخص یا قوم بتوتِ محمد میں صلی اللہ
علیہ وسلم سے انکار کرے۔ تو وہ بھی نافرمان ضرور ہے۔ لیکن امت محمد رسول اللہ
میں داخل ہے، اسی طرح اگر کوئی حضور انور سکردار دارث پاک کی ذات سے
بعید نہ کرے۔ لیکن حلقوں ارادت دارثی سے متعلق رہے گا۔ بخوبی رَبِّ
أَتَذَرِنِي عَزِيزًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَازِئِينَ تمام کائنات مخلوق پر در دگار اسی
محمد یہ دغلامِ وارثی ہے۔

حضور انور کا فیصلان "اجتنا" پر بھی رہا ہے جو حضور انور کے بہت
سے مرید اجنا بھی ہتھے۔ جس کے لئے مقدمہ واقعات کتب سہروارثی میں قریم
ہیں۔ اسی صورت میں حضور کے تصریفات چونہ دپڑے نہ پر جاری ہتھے۔

حسن اخلاق دارث لا ولیاء

تم سے کہ دار پر شمن بھی نہ گلی رکھ نہیں سکتا
تری گفتار تو قرآن ہی قرآن ہے ساقی

حضور انور نور نو د کلام سے خلقِ عظیم سے پیش آتے ہیں اور تمہارا
 حضرات جو حضور انور سے بعثت ہوتے ہیں، حضور انور ان کی بھی عظیم ذرائع
 یقین تکلم کا انداز ایسا دلکش ہوتا تھا کہ سامنے یہ چاہتے ہیں کہ حضور انور
 فرماتے رہیں۔ اور ہم سُنتے رہیں، گفتگو کے وقت حضور انور پیغمبر نظری رکاوٹ میں
 ارشاد فرماتے ہیں۔ پسونصاً صحیح کیلئے ایک جملہ ایک ہی مجلس میں سب کے لئے
 باعث مددیت ہوتا تھا۔ ہر شخص اس ارشاد سے اپنے اپنے مقصد کو پا جاتا
 تھا۔ مریدین سے بچوں کی طرح مخاطب ہوتے ہیں۔ خدامان بارگاہ عالیٰ عام
 طور پر بے تکلف اور بے باک ہتھے جو حضور انور نو د کو کمترین غلطی پختہ ہے۔
 اور یہی تعلیم ہے کہ اپنی ہستی سے گذر جاؤ۔ اور اسی پر حضور انور کا عمل بھی ہتا۔
 چنانچہ قلبیہ نیوار (بہار) کا داقعہ ہے۔ جیسے حضرت قبلہ احمد شاہ صاحب
 دارثی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا۔ آپ حضور کے خاص المخاص فقراء میں ہتھے
 فرماتے ہیں کہ حضور انور ردنق افراد زنگھے کہ محفل میں آرzel مولوی سید شریعت
 الدین وارثی بالقاہہ بہرائیگز بیکٹو کو انسل بہار حاضر خدمت ہوئے۔ اس وقت
 ان کے ہاتھ میں ایک ستر مایہ کی طرح کا آله تھا اس پر کھانا تھا۔ خفجہ رذہ
 حافظہ۔ زنجش۔ خوشی۔ غیرہ کے انداز اس کو مٹھی میں دبائے سے پارہ اور
 ہٹھنا تھا۔ اور انسان کے مزانح کی حالت معلوم ہوئی تھی۔

وہ شیشہ حضور انور نے اپنے دست مبارک میں لیا۔ تو جو تیز آب
 یا پارہ تھا، حسب معمول اس میں اور پر کوچڑھا۔ اس کے بعد آپ نے
 دکھ دیا۔ دیگر حامیوں میں نے اپنے ہاتھ میں اسی شیشہ کو لے کر تشخیص

کرنی شروع کی۔ اُس وقت کا عجیب دلفریب مذکور تھا جو شخص اُس کو مٹھی میں دیتا تھا۔ اس کی نسبت حضور انور سے عرض کیا جاتا تھا۔ کہ حضور ان میں اس درجہ کی ذہانت ہے۔ اس درجہ کا غصہ ہے۔ اور حضور انور تبسم فرماتے تھے۔

یک ایک منی ہوئی پسید شرف الدین صاحب بالقابہ کہ خیال پیدا ہوا کہ جلدی میں حضور انور کے مزاج مبارک کی حالت کچھ اور معلوم نہ ہو سکی۔ چنانچہ انہوں نے تکریرو اسی شیشہ حضور عالیٰ قدر کی خدمت میں پیش کیا۔ تو حضور نے سابق کی طرح مٹھی میں دبایا۔ مگر یہ عجیب بات تھی۔ کہ اس کا تیزاب یا پارہ اپنی جگہ سے قطعی جنبش نہ کر سکا۔ اور بالکل ساکن ہو گیا۔ یہ ناجرا دیکھ کر سید صاحب موصوف نے اس خیال سے کہ کہیں حضور انور کے نرم و نازک ملائیم دست مبارک ہوئے کے سبب شیشہ پورا دبائیں نہیں آیا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب قبیلہ اپنے ہاتھ سے حضور انور کی مٹھی کو اچھی طرح دبایا۔ تب بھی وہی شیشے کا پارہ یا تیزاب بدستور ساکن رہا۔ اور قطعی جنبش نہیں کی اور کچھ بھی متعافم نہ ہو سکا۔

سب کو حیرت تھی۔ کہ ابھی تو حضور انور کے دست مبارک میں پارہ یا تیزاب چڑھا تھا۔ لیکن اب ساکن ہے اور اس کا فعل ساقط ہو گیا کیا بات ہے۔ سب اسی خیال میں محو تھے۔ کہ حضور انور نے خاص انداز سے دست مبارک کو جھٹک کر وہ شیشہ رکھ دیا۔ اور زبان مبارک سے

بھر اتنا فرمایا۔ ”ہم کچھ نہیں ہیں؟ اس ارشاد پر تمام مخالف میں ایک عجیب نجیت کا عالم طاری ہو گیا۔

سید اصغر علی دارثی ساکن فتح پور حضور تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہیرے سامنے حضور انور کی خدمتِ اقدس میں ایک انگریز حاضر ہوا۔ حضور انور نے معاونت فرمایا اور ارشاد فرمایا (تمم تم ایک ہے نا) پھر فرمایا صاحب کو چاہئے پلاو۔ انگریز پر عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ صاحب بہادر کیتھ ہو گئے جو قابلِ بیان نہیں۔ اسی طرح حضور انور رب سے یگانگت کا بر تاؤ فرماتے تھے۔

سید معروف شاہ صاحب دارثی راوی ہیں۔ جب ملکہ معظمہ قصیرہ ہند کا انتقال ہوا۔ تو شب کو دیوبنی شریف میں نبھرائی۔ حضور انور اس وقت کھانا تناول فماری سے تھے۔ کسی شخص نے حضور انور سے عرض کیا کہ ملکہ معظمہ کا انتقال ہو گیا۔ حضور انور نے معاکھانے سے مانگ کیجئے لیا اور فرمایا کہ بڑا بارہت عہد تھا اور بہت اچھی بادشاہ تھی نہایت امن و امان رہا ہے۔ اچھا لاڈ بھار سے ہاتھ پر سیاہ کپڑا باندھ دو۔

شانِ تکلّم دارث لال ولیاء

حضور انور کی سخن فرمی کا یہ عالم تھا۔ کہ ایک شعر کے معنی مختصر الفاظاً میں فرماتے تھے۔ تو وہ ہر مسالک و مشرب اور ہر فرقہ کے نئے موزوں ہوتے تھے، حضور انور کو اشعار سننے اور پڑھنے کا بھی شوق تھا۔ اور

ہر زنگ کے اشعار حضور انور کو یاد تھے، اکثر بیت بازی کی مجلس میں
لوگ حضور انور کی مجلس میں بیٹھتے تھے اور شعر پڑھتے۔ تو حضور انور
ایک ہی ردیف اور ترقا فیہ اور ایک مصنفوں کے سو سو شعر ارشاد فرانے
تھے۔ بن پر اہل مجلس پر سکوت طاری ہو جاتا۔

ایک مرتبہ چار پنڈت حاضر ہوئے۔ حضور انور مولوی رکن عالمؒ تھا:
وارثی تحصیلدار رہنگر ضلع متھرا کے مکان پر قیام فرماتے تھے یہ
پنڈت صاحبان اپنے علم میں صاحبِ کمال تھے۔ اور اس غرض
سے آئے تھے کہ حضور کے سامنے اپنی قابلیت کا اظہار کریں گے۔
تو ہم کو کچھ مل جائے گا۔ چنانچہ چاروں پنڈتوں نے حاضر خدمت ہو کر
چند اشلوک سنائے۔ لطف یہ تھا کہ پنڈت صاحبان جتنے اشلوک پڑھتے
تھے۔ حضور انور ان سے چند در چند اشلوک پڑھتے تھے۔ بالآخر پنڈت
صاحب شرمندگی سے مجبور ہو کر واپس جانے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ
جس کے لئے آئے ہو وہ تو لیتے جاؤ۔ چنانچہ مولوی رکن عالم صاحب
وارثی نے چاروں پنڈتوں کو کچھ روپے دے کر خدمت کر دیا۔ چاروں
پنڈت حضور انور کے علم و فضل سے بے حد تماشا ہوئے۔

مولانا سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی الجیلانی ہمدر آرائے
کچھوچھہ شریف سیدن پور سے بعد فراغت مصر و فیات مع اپنے
مریدین و معتقدین حضور انور کی خدمتہ اقدس میں حاضر ہوئے۔
تمہوری دیر بعد حضور انور نے فرمایا: "اچھا پھر ملاقلت ہو گی مولانا ملک

جانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ حضور انور بھی ایجادہ ہوئے نمذج
سے ملاقاتہ کیا۔ بعد ازاں حاضرین مجلس سے ارشاد ہوا کہ سب باہر
چلے جائیں۔ خود مولانا مددوح فرماتے ہیں۔ کہ اس وقت حضور نے
اسرار توحید کے متعلق چند باتیں ارشاد فرمائیں۔ فرمایا نفوس کو ذاتقہ
موت ہے۔ روح کو موت نہیں۔ حضرت احمدیت ارشاد فرماتے ہیں۔
کلام اللہ کی اس آیۃ الشرفہ کو دیکھو کُل نفس ذائقۃ الموت۔ کُل
روح ذلقة الموت۔ نہیں فرمایا۔ اس کے بعد کچھ ایسی باتیں ارشاد
فرمائیں۔ جس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ وہ الفاظ المحن اسرار روح سے
متعلق ہیں۔ مولانا پونکہ عالم تھے۔ حضور نے ان کے مذاق کے
مطابق کلام کیا ہے

از فاسدہ ومنطق جنہ عشق نہ فہیم

ایں دفتر بے معنی غرق مہنی ناہی اولے

حضرور انور کے کلام میں مذاق سخن کا بھی حصہ ہے۔ آپ کے
پاس ایک بیاض رہتی تھی جس میں چیدہ چیدہ غزائیں قصاید تحریر تھے۔
زبانی بھی حضور انور کو بہت کچھ کلام یاد تھا۔ دس دس شعرا کے مقابلے
میں حضور انور تہذیب ہوتے تھے۔ اور سب کو ساکت و خاموش فرمایا
دیتے تھے۔ آپ سو سو شعر ایک ہی حرف پر ختم فرماتے تھے۔ بیاض
ذکور اب بھی تبر کا حضرت، حافظا پیاری وارثی کے ہاں موجود ہے۔
جو حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برادر خود حضور پیر نور مقصود شاہ

صاحب دارثی تسلطہ کے پاس رہتی ہے جس کی اس فقیر نے زیرِ
کی ہے۔

مولوی خدا بخش شائق دارثیؒ کی مشنوی تقریباً پوری از بر تھی جناب
شائق کی فارسی غزلیات جو حضور انور کی زبان مبارک سے سنبھل گئی ہیں۔
ان میں سے بعض حصہ ذیل ہے۔

آہ دل در دلاد دوا دار د	در رہ مرگ صد عادار د
کرد مسدود راہ حور د ملک	دو د آہم سرہ سما دار د
داد دلدار در د گرہ ما را	اوہمہ در د را دوا دار د

دیگر

چیر تم پھ گویم او صاف زلف یار نوشتر بود زنا فہ تا تار، تارا تار
 زا ہب زلف غال ف خطہ کر تا نظر گر دست بحیب داس و دست ای تار
 طوطی بسراں بال بوقت تکلمش قند بور لعل شکر بار، بار بار
 تا بر رخ تو سبزہ تو خیز بر د مید افرا ده است در دل د فخار، فخار، فخار
 شائق چل گونہ جاں بسلامت بود کار دار د بجان اد نیت پیکار، کار کار
 جو تفرق اشعار حضور انور کی زبان فیض ترجمان سے سنبھل گئے وہ

بھی حصہ ذیل ہیں۔

ن دارم ذوق رندی نے خیال لگ لانی	مرا دیوانہ خود کن بہر زنگ کہ میدانی
پ سرم بتو مایہ خویش را	تو دانی حساب کم و بیش را
ہم خدا خواہی درم دنیاۓ دل	ایں خیال است و محال است و جزوں

اس بہت کے عشق میں بھی کہاں سے کہاں گیا
 کاشی گیا۔ پر اگر گدا اور گیا گیا
 عیش و نشاطِ زندگی جھپوڑ دیا جو موتو ہو
 عشق میں تیر کوہ غم سر پہ لیا جو موتو ہو
 اگر آن ترک شیرازی بدستِ اُدُل مارا
 بخالِ ہندو شخشتم سمر قند و بخارا را
 پول آئم زرفتن کند جان پاک
 چہ برتخت مردن چہ بروئے خاک
 پھوکر دند پیرا ہن عمر چاک
 کشیدند سر در گری باں چاک
 حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اکثر فرماتے ہیں
 تین اورہ اغلافِ نور کردند
 پئے عالم بشر مشہور کردند
 مصر عہد کیسی بڑی سرکار ہے کیسا بڑا دربار

حضور انور کی ذات با بر کات منجملہ اوصاف عشق کامل کا اکمل نمونہ
 تھی۔ آپ کی بات بات میں عشق و محبت کے نکات و محاسن ہوتے تھے آپ
 تمام امور پر محبت کو ترجیح دیتے تھے۔ اور محبت ہی آپ کی تعلیم ہوتی
 تھی۔

مولانا شاون دارثی "تحفۃ الاصفیاء" میں لکھتے ہیں کہ مولانا سید شعبان
 نگرامی ایک سائیت مذکور بزرگ تھے۔ مولانا موصوف کے اور قاضی عبدالکریم
 صاحب بریلوی کے پڑھلوں تعلقات تھے۔ عبد الکریم صاحب قاضی
 محفل میلاد میں قیام وسلام کے قائل تھے۔ اور سید صاحب موصوف
 سلام کے قائل نہ تھے۔ اور سید صاحب موصوف سلام و قیام کو بد
 کہتے تھے۔ قاضی صاحب نے ماہ ربیع الاول ۱۲۸۲ھ میں اہتمام میلاد
 کیا اتفاقاً حضور انور بھی نگرام تشریف لے گئے۔ ہر دو حضرات بغرض اتفاق

حضرت ہوتے۔ حضور اُزرنے خود بخود اس مسلمہ پر سید عبد العلی
صاحب سے تھا طب فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ میر صاحب سے عاشق جو کچھ
معشوق کی نسبت کہے وہ بجا ہے۔ درست ہے جو تغظیم کرے وہ زیبا ہے
میر صاحب یہ تو بتایئے کہ جو شخص دربار میں حاضر ہو وہ بھلا درباریوں
کے آداب کیا جائے؟ علم اور چیز ہے عشق اور چیز ہے۔ اگر چہ پناب
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی بے انتہا تعریف فرمائی ہے۔
مگر عشق کی سلسلہ منزل میں علم کو جماعت اکابر کہا گیا ہے۔ اکثر علماء کے اقوال
بھلا کے لئے شہید کی بشار ہوتے ہیں۔ مگر وہ عاشقان حق کے لئے ستم قافی
ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مولانا روفیؒ نے اس تنبیہ کو جو حضرت موسیٰ علیہ
السلام کو منجاشب حق دھل دیا ہوئی تھی۔ گلے بان کی حکایت میں اس طرح
لکھا ہے۔

سوختہ جانان رواناں دیکھا اند	تو سیا آداب دانان دیگہ ند
نہ برائے فضل کردن آمدی	تو بارے دھل کردن آمدی
درحق اد شہید درحق تو ستم	درحق اد مدرج درحق تو ذم
درحق اد نور، درحق تو نار	درحق او درد، درحق توفار
حضرت اُزر کے اس ارشاد فیض بنیاد سے سید عبد العلی صاحب کو کامل تکمیل ہو گئی۔ اور بھر کوئی سوال اپنوں نے ہنیں کیا۔	فَاعْتَرُوْيَا اَوْلِ الْمَصَارِ وَقَنَارِ بَنَاعَذْ أَبَ النَّارِ

ارشادت عالیہ

عشق کی الٹی چال ہے۔ جس کو پیار کرتا ہے۔ اُس کو مبتدا تا ہے۔ جس کو پیار نہیں کرتا۔ اُس کی بگاٹ دھیلی کرتا ہے۔ مدھبِ عشق میں کفر اسلام ہے۔

فرمایا محبت میں کفر اسلام سے عرض نہیں اس میں شریعت کو کچھ دخل نہیں ہے۔

فرمایا کہ جو کچھ عاشق میشو ق کی نسبت ہے۔ وہ بجا اور درست ہے۔ اور جو کچھ تنظیم کرے وہ ستر اوار ہے۔

فرمایا جو میشو ق عاشق کی نسبت ہے۔ وہ مقامِ رضا و تسلیم ہے۔ عاشق کو چارہ نہیں۔

فرمایا حضرت موسیٰ نے اس چراہے کو اپنی شریعت کی رو سے منع کیا تھا۔ لہذا بارگاہِ عالمی میں ناپسند ہوا۔ اور اس کا وہی فعل خلافِ شرع کرنا غدّاً کو پسند ہے۔ اس کو دل سے تعلق ہے۔

فرمایا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُنْهَا اور بات ہے۔ ضربِ لگانا اور بات۔ فرمایا کہ بن دیکھے عاشق ہونا حمال ہے۔ دیکھ کر عاشق ہونا ممکنات سے ہے۔

فرمایا۔ عاشق کی سرنسی انس بلاد کر و کسبِ بیادت ہے۔

فرمایا۔ عاشق غافل نہیں سمجھا جا سکتا۔

فرمایا۔ عاشق کی ہی نماز ہے۔ اور یہی روزہ ہے۔

فرمایا کہ جس نے یہاں ہنپیں دیکھا وہ اندرھا ہے۔

فرمایا۔ عاشق کا دین اور دنیا دونوں خراب یہ۔

فرمایا۔ عشق وہی ہے جو کسب سے حاصل ہنپیں ہوتا،

فرمایا۔ عشق میں انتظام ہنپیں۔

فرمایا۔ عاشق کا مرید بے ایمان ہنپیں مرتا۔

فرمایا۔ عاشق وہ ہے جس کی ایک سالنس بھی یاد مظلوب سے خال

نہ چائے۔

فرمایا۔ عاشق کو خدا معمشوق کی صورت میں ملتا ہے۔

فرمایا۔ محبت ہے تو تم ہزار کوس پر تھارے ساتھ میں

فرمایا۔ محبت میں بے ادبی عین ادب ہے۔

فرمایا۔ محبت میں ایمان ہے۔

فرمایا۔ جو تم سے محبت کرے وہ ہمارا ہے۔

فرمایا۔ محبت میں خلافت ہنپیں۔

فرمایا۔ جس کو سب شیطان کہتے ہیں۔ اس را محبت میں دوست

بن جاتا ہے۔ دشمنی ہنپیں کرتا

فرمایا۔ محبت میں انتظام ہنپیں جہاں محبت ہنپیں وہاں انتظام ہے۔

فرمایا۔ عاشق کے مرید کا انعام خراب ہنپیں ہوتا۔

فرمایا۔ عاشق کے خیال پر دین دنیا کا انتظام ہے۔

فرمایا۔ عاشق کے منہ سے اگر کوئی باب غلط نکل جائے تو خدا اس

کو بھی درست کر دیتا ہے۔

فرمایا۔ کہ عاشق ہاگوشت درندوں پر حرام ہے۔ ان پر نہ سانپ کا

دہراز کرتا ہے۔ اور نہ شیر کھا سکتا ہے۔

فرمایا۔ محبت کرو رکسب سے کچھ نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ محبت ہے تو سب کچھ ہے۔ محبت نہیں تو کچھ نہیں۔

فرمایا جو ہے لگاؤ ہے۔ باقی جھگڑا دکھانے کی چیز ہے۔ اگر لگاؤ
نہیں۔ تو ناک نہیں۔ دنیاداری دکانداری ہے۔

فرمایا۔ عاشق کا محل عشق یہ ہے۔ کہ وہ خود معشوق ہو جائے۔ جب
عاشق معشوق کی ذات میں فنا ہو گیا۔ تو عاشق ہمیں معشوق ہو گیا۔ جو شے ازان
دوست ہے وہ اپنی ہے۔ اور یہی سے توحید کا آغاز ہوتا ہے۔

فرمایا۔ حقیقتاً عشق و توحید لازم دلنوؤم ہیں۔

فرمایا۔ عاشق ہا مل ہی مو احمد بھی ہو سکتا ہے۔ جو ہر ایک ذرہ میں
مشوق کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔

فرمایا۔ سوال نہ کرنا مر جانا۔ نواہ سات دن کا فاقہ کیوں نہ ہو۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے۔ جو اکنگ ہے۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے جو خدا سے بھی نہ مانگے۔

فرمایا۔ جو طمع میں گھر جائے وہ ہمارا ہنیں۔

فرمایا۔ قیقدہ ہے۔ جو تمام دنیا کی عورتوں کو مثل ماں ہن کے سمجھے۔

فرمایا۔ ذیقردہ ہے۔ جو اپنی لستی میں رہ کر بدنام نہ ہو۔

فرمایا۔ فقیری حضرت سیدہ خاتونؓ قیامت حضرت فاطمہ زہراؓ سے

ہے۔

فرمایا۔ ذیقردہ ہے جو رفنا و تسلیم پر قائم رہے۔

فرمایا۔ رفنا و تسلیم وہ ہے کہ شرکو بھی خیر سمجھے۔ اور خیر تو خیر ہی ہے۔

فرمایا۔ رفنا و تسلیم حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کا حق تھا۔

فرمایا۔ ہمارے ہاں تعویز گندے اور ٹوڑ کا ہمیں ہے۔

فرمایا۔ جو شمازنہ پڑھے ہمارے سلسلہ مبیت سے خارج ہے۔

فرمایا۔ بڑھی فقیری یہ ہے کہ ہاڑھ کسی کے سامنے نہ پھیلے۔

فرمایا۔ محبت الہبیت ایمان ہے۔

فرمایا۔ جس قدر ہمارے مرید ہیں۔ وہ ہماری اولاد ہیں۔ اور جس کو جس قدر ہمارے سامنے محبت ہے۔ اُسی قدر اپنے بھائیوں سے اتفاق، جو لڑکا اپنے باپ سے محبت کر لے گا۔ اس کو بھائی سے اتفاق ہو گا۔

فرمایا۔ جس کا جو حصہ ہے۔ وہ اس کو ضرور دیا جاتا ہے۔ خواہ وہ مرتے وقت ملے۔ اور نہیں تو اُس کی قبر میں ٹھوں دیا جاتا ہے۔ اس جملے آخری کا حضور انور خاص شان سے اظہار فرماتے۔

ایک مرتبہ گیارہوں شریف کے استفسار پر ارشاد فرمایا۔ کہ مقام ”ہو“ ایک عجیب مقام ہے بحسب ابجد عدد کے ۵۔ د کے چھ عدد ہوتے ہیں۔ پانچ اور چھ مل کر گیارہ ہوتے ہیں۔ حضرت عزیز اللہ

کی ہی منزل بھتی۔ انتہا یہ کہ گیارہویں والے میال شہور ہو گئے۔
حضور انور کے ارشادات کے مسائل تصوف کے علاوہ دیگر امور
پر بھی روشنی پڑتی ہے جصنور الور کی زبان مبارک سے جو الفاظ نکلتے ہیں۔
وہ نہایت جامع اور معنی خیز ہوتے ہیں۔ — حضرت حاجی اور گھڑ
شاہ صاحب وارثی حرمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں۔ کہ حضور انور سے عرض کیا گیا۔ کہ
سن گیا ہے۔ تھیر فرقوں سے بہتر ناری اور ایک ناجی ہے۔ اور ہر فرقہ
اپنے آپ کو ”ناجی“ کہتا ہے۔ تو وہ فرقہ کو لسا ہے۔ حضور انور کے فرمایا
جو ”حسد“ سے الگ ہے۔ وہی ناجی ہے۔ اور جو حسد میں ہو، وہ بہتر
میں شامل ہے۔

فرمایا کہ جونشیب و فراز میں رہتے گا۔ خدا اس کو مہیں ملے گا۔ اور
جونشیب اور فراز سے نکل جائے گا۔ اُسی کی دُنیا ہی میں نجات ہو جائے
گی۔

فرمایا۔ ہر وقت صورت سامنے ہے۔ وہی صورت ہر جگہ نظر آئے
گئے گی۔ یہی ”فنافی ایشخ“ ہے۔
حاجی اور گھڑ شاہ صاحب وارثی ”فی عرض“ کیا۔ کہ ائمہ ذات
کو لسا ہے۔ فرمایا۔ ”اَللّٰهُ“ باقی سب صفات ہیں۔
عرض کیا ”ھو“ کی چیز ہے۔ فرمایا ذات نہ صفات ایک
میدان ہے۔

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا۔ کہ ہم کبھی کے اندر گئے تو یہ بخیل پڑھنے

گے۔ ۵
 مُعشق میں تیرے کوہ غم سر پلپا جو سوہنہ
 حافظ کعبہ نے کہا۔ ہذا بیت الربب۔ ہم نے کہا۔ وہ جگہ
 بتاؤ کہ جہاں پر خدا نہ ہو۔

سلسلہ خلافت

انپے سلسلہ روحانی میں حضور انور کی روحانیت نہ اے انداز سے
 ظہور پر یہ ہوئی۔ یعنی حیات اولیا را افتادہ کا مکمل نمونہ حضور انور کے ظاہر
 فرمادیا۔ یعنی سلسلہ عالیہ میں کسی کو نہ تو خلیفہ نامزد فرمایا۔ اور نہ ہی خلافت
 عطا فرمائی۔ بمصداق۔

ہر گز نہ تیر کہ دش زندہ شد بعض
 ثبت است بر جریدہ عالم دوام کا
 حضور شاخخانہ طور پر کسی فنا الحمد کے پابند نہ کھلتے۔ نہ تعلیم کا وہ طریقہ
 تھا نہ بیعت کا وہ طرز تھا۔

۶۔ ہرباتھی نہ الی اُس شوخ سیمن میں
 حضرت قاضی بخش علی صاحب والہ فی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف
 وسیلہ بخشش میں ہے۔ کہ حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ۔

”منزلِ عشق برقرار ہے ذکر و اشغال سے جو کب
 ہے اور میں منزلِ عشق رکھتا ہوں اس لکھ

میں بجا وہ نیکنی دغیر نہیں ہے۔ جو شخص بادہ
خشق میں سرشار اور دائم مجت میں گرفتار ہو
خاکر دب ہو یا چار دہ بمحض سے ہے۔
جناب شیخ شیر سین صاعرب قد والی دارثی (بیر سٹرائیٹ لار)
سے بھی منقول ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ سرکار عالم پناہ نے بارہا فرمایا ہے
ہمارا شرب عشق ہے عشق میں کسب نہیں۔ خدا کی دین ہوتی
ہے۔ ہمارا کوئی خلیفہ نہیں۔ عشق میں خلافت کسی سے
مخصوص نہیں۔ جس کے دل میں عشق ہو گا۔

بلکہ اس بارے میں حصن بر انور کا خاص اقدام۔ ایک تحریج میں
کا حالہ مشکوہ حقانیہ میں بالتفصیل درج ہے۔ یہاں اُس کا انہلوج
باغث طوات ہو گا۔

مگر اس کا اب ثابت پہلو قابل غور ہے کہ خلافت تو نہیں
ہے۔ مگر مریدی حاری ہے۔ اس کے وجہات علا نیہ طور پر جو
ہو سکتے ہیں۔ درج ذیل ہیں۔

حضور انور کا خرقہ مرحمت فرمانا اپنی رستی کو مٹا دیئے کا مترا ف
تحا کیونکہ وطائے احرام کے وقت حضور ارشاد فرماتے تھے۔

”لوہنی لباس زندگی ہے یہی کفن ہے“
یعنی مُؤْتَوْ قبْلَ آنَتْ مُؤْتَوْ کا ترجیح ارشاد فرمایا اور زنگا ہوں

ہی نکا ہوں میں مرکز تبلیغات بھی بنادیا۔ اس سے ٹبری خلافت اور کیا ہوگی۔

اور جب اپنے وجود میں واجب الوجود کی جلوہ گری ظاہر ہو گئی۔ اور اپنی خواہشات کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔ تو گویا طالب و مطلوب میں عینیت ہو گئی۔ یہی منتها ہے حقیقت ہے۔ اور یہی حقیقی سند خلافت ہے۔

چنانچہ ایسے مستند واقعات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور پیر نور کے عہد میں بھی آپ کے فقراء کے عالی اقتدار نے بیعت لی ہے۔ حاجی محمد شاہ صاحب دارثی (جو ایک خوش بیان واعظ ہیں) ناقل ہیں کہ مولانا مولوی ہمایت اللہ صاحب دارثی الانصاری محدث سورتی کا واقعہ ہے۔ جو انہوں نے خود بیان فرمایا تھا کہ شاہ بھمان پور میں ایک خرقہ پوش دارثی درویش ملے۔ جو پڑے ذاکرہ دشائل اور اہل دل تھے ہیں نے ان سے ایک مرتبہ کہا۔ کہ اگر تمہارے پیر مل جائیں تو یہی ضرور مرید ہو جاؤں اُنہوں نے اپنے ہاتھ کی عرف اشارہ کر کے کہا۔ یہ وہی ہاتھ ہے۔

اس کے بعد ہی سکر دل میں خود بخود حضور کی بیعت کا خیال پیدا ہو گیا۔ عبیس یہی دیوی شریف میں حاضر ہوا تو آپ نے خود بخود اشاد فرمایا۔

”یہ ہاتھ اور وہ ہاتھ دو نہیں“

اس کے بعد میں حضور انور کے دست مبارک پر بیعت ہوا۔

میکین شاہ صاحب وارثی - میتیم شاہ صاحب وارثی یعنی سوم
شاہ صاحب وارثی دہلوی - قادر شاہ صاحب وارثی پچھرالوئی اور
ان حضرات کے علاوہ دیگر فقراء وارثی حضور کے زمانہ میں بیعت
لیتے تھے جب متذکرہ بالا بندرگوں کے مرید حضور کی خدمت میں
حاضر ہوتے۔ اور بطور تسلیت حضور سے عرض کرتے کہ یہ حضور
کے فلاں فقیر کے مرید ہیں۔ حضور کی موجودگی میں ان کو بیعت لینے
کا کیا حق ہے۔ حضور انور ان سے بیعت لے لیں۔ تو آپ نے ان
مریدین سے فرمایا کہ

”سنوتم بنا رے میری ہو یہ ہاتھ اور وہ ہاتھ ایک ہی ہیں۔“

ان سے اور ہم سے محبت رکھو۔

آپ اُسی بیعت کو قائم رکھتے اور دوبارہ بیعت نہیں لیتے تھے۔
اور ان کی بیعت کو جائز رکھتے تھے۔ اس قسم کے واقعات سے
صاف ظاہر ہے کہ جب طرح آپ دیگر امور میں ایک خاص شان
رکھتے تھے۔ اُسی طرح اس سالہ میں آپ کا جداگانہ طریقی عمل تھا۔

وصال پاک

حضرت حاجی او گھٹ شاہ صاحب وارثی مکتوب نویں دربارہ
دارثی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ زمانہ وصال کے قریب اکثر دیکھا۔

کہ آپ بتر مبارک پر انگشت شہادت سے ایک مربع شکل بنائے
 تھے اور اس پر انگشت مبارک رکھ کر فرماتے تھے یہی کعبہ ہے۔
 پھر اس کے چاروں طرف مصلے بنا کر فرماتے یہ چاروں مصلے ہیں۔
 ادھر بھی نماز ہوتی ہے۔ ادھر بھی نماز ہوتی ہے پھر فرمایا کہ چاہے
 کسی طرف آدمی ہو نماز کعبہ کی طرف ہوگی۔ پورا ہاٹھ مار کر فرمایاں
 یہی کعبہ ہے۔ حضور انور کے وصال پاک کے قریب کے زمانے میں
 لوگوں نے عجیب و غریب تصرفات مشاہدہ کیے کیونکہ شیخ محمد شفیع
 صاحب دارثی مرتضیٰ (جن کا نام پلے بدھو لال تھا) ناقل ہیں۔
 کہ میں زمانہ وصال کے قریب خدمت حضور انور میں حاضر ہوا۔ ایک
 عجیب کرشمہ تھا جس کا نقشہ بالکل عالم بیداری باہوش و حواس میرے
 مشاہدہ میں آیا۔ یعنی حضور انور بالکل طفیل نوزائیدہ معلوم ہوتے تھے
 میں اس واقعہ کو یحیرت و استعجاب کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ معاجمجو کو
 خیال آیا۔ کہ حضور انور کی یہ شان دکھانے کا شاید یہ سبب ہے کہ
 ہم جس شان مخصوصیت کی حالت میں دنیا میں آئے۔ اور ہے دیکھ
 لواس طرح بے لوث مخصوصیت کی حالت میں دنیا سے جاتے ہیں حضرت
 فضیحت شاہ صاحب دارثی قدس سرہ نے مولانا سید عبد الغنی قبلہ
 دارثی بہاری اور دیگر بزرگوں سے فرمایا۔ کہ حضور انور نے اسی سنال
 کے ماہ ذی الحجه میں رخصت فرماتے وقت اپنی صورت مبارک بے
 ریش و بروت امر و کی دکھائی اور فرمایا تھا کہ اب تم مجھے اسی صورت

بیں دیکھو گے۔

ہماز:- نماز کی متعدد جماعتیں ہوئیں۔ سات ہار مکان کے اندر اور بیرون مکان سے باہر اس طرح گیا رہ جماعتیں ادا کی گئیں لیکن کا ہجوم اس قدر تھا۔ اور ایسی بخودی اور محبت کا عالم طاری تھا۔ کہ سمت کعبہ کی تحریز نہ ہو سکی۔ اور چاروں طرف نماز ادا کی گئی۔ پس اور انور کا وہ ارشاد پورا ہوا۔ آدمی کسی طرف ہو مگر نماز کعبہ کی طرف ہوتی ہے۔ فَإِذَا تَوَلَّوْ فَثُمَّ دَعَجَهُ اللَّهُ عَزَّ ذَلِكَ مَعْرُوفٌ شاہ صاحب وارثی۔ بابا قبلہ رحیم شاہ صاحب وارثی اور حاجی فیضو شاہ صاحب وارثی اور قبلہ نور محمد شاہ صاحب وارثی جناب خاں عبد الشکور صاحب وارثی رئیس دصرپور۔ حضرت قبلہ نماکر رحیم نگہ صاحب وارثی نے غسل مبارک دیا۔ حضرت قبلہ و کعبہ بیدم شاہ صاحب وارثی اور حافظ احمد شاہ صاحب وارثی۔ شیخ منظہر علی صاحب قدوانی وارثی۔ اور میاں مولوی عبد الصمد صاحب وارثی نے آخری آرامگاہ مکر تحلیيات و انوار قبر مطہر میں بستر بو تریانی پر رکھا۔ اور اوپر سے حضرت قبلہ و کعبہ حاجی فیضو شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر مریدین نے ہاتھوں ہاتھ اندر پہنچایا۔

مولوی عبد العلی صاحب نے اُسی رات یہ خواب دیکھا تھا۔ کہ موقع قبر کی خاک پاک جس کے پاس ہو گی۔ اُس کی نجات ہو گی چنانچہ موصوف کا بیان ہے، کہ اس خواب کی تحریر پیش نہ کی گئی۔

لوگ خود بخود اس خاک پاک کو دامن میں بھر بھر کر لئے جاتے
تھے بشکل تمام تھوڑی سی خاک پاک نصیب ہوئی۔

۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ کو ہندوستان میں ایک سخت زلزلہ
ایسا تھا جس نے عام پریشانی پیدا کر دی تھی۔ اور بعض مقامات پر تین چار
روز تک ضعیفہ زلزلے محسوس ہوتے رہے۔ مولوی محمد سرفراز خاں
صاحب محقق دارثی سالاق میمجر درگاہ معلیٰ اجمیر شریف تحریر فرماتے
ہیں کہ میں مراد آباد محلہ نئی بستی میں تھا۔ اور منشی یعقوب علی صاحب
کے مکان پر رہتا تھا۔ ایک روز بیسح کو بہت زور کا زلزلہ محسوس ہوا۔
اور اس وقت مجھے ایک بات یاد آگئی۔ جو مجھے ایک مدرسی
درویں مدارشاہ صاحب جنے ۱۸۹۸ء میں مقام شہر مانڈلہ بطور
پیشین گئی ذمائی تھی۔ کہ حضور انور سر کار حجاجی صاحبؒ قبلہ کا اولیا
الله میں بہت بلند مرتبہ ہے۔ ان کا جس روز وصال شریف
ہوگا۔ ایسا زلزلہ آئے گا۔ جو کبھی ہندوستان میں نہ آیا ہے
نہ آئے گا۔

جو یہ سدھ جگت نہ رہے!
پر تھی ڈو لے اور چک بہتر

تاریخ وصال روز جمعہ شب یکم صفر المظفر ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۳ء
بوقت ۴ بجکر ۱۳ منٹ ہے۔ جلوہ گھاڑ آخری از لی وابدی دیوی
شریف ضلع بارہ بنکی یو۔ پی ہندوستان ہے۔

اب اُسے کہاں پاؤں ڈھونڈ دھنے کہاں جاؤں
مُنْهٰ چھپا لیا اُس نے صورتِ آشنا ہو کر
إِنَّا إِلَّا بِرَبِّ إِلَيْهِ رَأَى حِجَّوْنَ

تاریخ و صالح امام لاولیا

جان نہر انور العین مر تھی^۱
روح شبیر یادگار مصطفیٰ
حضرت وارث امام لاولیاء
ہادی آنات معشووق خدا

۳۳ ص ۱۳ بستک درانی

مزہ ہے پیاری کا :

سلام بحضور سرکار عالمہ شاہ قبیلہ کوئیں یہ میرزا مہنگیں
وارث پاک

سلطانہ الی یوم الدین
السلام اے صانع قدر کے گویا السلام وارث کوئین شاہ بفتک شور

اے وقار فاطمہ جانان حیدر السلام یادگار حضرت نبی سیر و شیر اسلام تاجدار دو جہاں سب سط پیغمبر اسلام یعنی فیاض دو عالم شاہ صفدر اسلام اسلام اے زینت حجرا ب منبر اسلام <hr/> اے امام عاشقان مخدوم کل محمد و میما شاہ دیومی رحم کن بر حال عنبر اسلام	اسلام اے صاحب سعادت و ختم رسول اسلام اے فاتح لفقر امام الاولیاء اسلام اے سید عالی نسب والاحسب اسلام اے کعبہ مقصود فخر بخش تن اسلام اے غوث اعظم خواجہ کل خواجہ <hr/>
---	--

✓ دارث کار ساز کے صدقے صدقے

✓ مرشدیے نیاز کے صدقے

✓ ہم فقیروں کو سیر بلند کیں

✓ ایسے زرہ نواز کے صدقے

✓ میری حیرت اکھیں کا صدقہ ہے

✓ اپنے آئینہ ساز کے صدقے

حصہ دو مم

ہو الوارث المعین
من کان املہ کان املہ لہ

بِهِ کُلَّ هُرَكَ زَرَے سے اتنی انا اللہ کی ساتی ہے لیا ہے
جgeb مکیش بختے جن کی خاک میں بھی جوش ہے

جمعیۃ الفقرا وارثیان

ان مشاہیر فقرا وارثی کی اجمالی فہرست و مختصر حالات جن کو
خاص ویسیت سرکار عالم پناہ دارث لاولیا سے فرقہ احرام شریف نے طاہرا
حسب التحقیق اعلیٰ حضرت انسان الطریقت حضور پر نور
فتاویٰ اللہ بقا باللہ فقیر کامل الفقرا خواجہ سیدم شاہ صاحب
وارثی رحمۃ اللہ

(اذ تعارف شرف،)

راقم فقیر غیر علیمشاء وارثی قلندر اجمیری عفی عنہ،

جمعیۃ الوارثیہ صدر مرکزی پاکستان کلیہ

سرکار عالم پناہ حضور دارث لا ولیا نور االله ضریحہ کے
جملہ خرقہ پوش فقراء سلسلہ دارثیہ کا ایک لامتناہی مسئلہ
ہے کیونکہ سرکار دارث لا ولیا دنیا میں مشرق تا مغرب اور
شمال تا جنوب ہزار بندگان طالب حقیقت کو شراب
معرفت سے سیراب فرمایا۔ ہاں البتہ جستہ جستہ حضرات کا
تبریگاً تذکرہ لکھا جاتا ہے یہ کل نہیں جز ہے۔

بہر صورت بہر عالم بہر عنوان ترا دیدم!

بہر زنگِ گل و غنچہ ریخ جاناں ترا دیدم
گھے بہر عرش نور افشاں گھے بر قلب ضواں گن

گھے انساں ترا دیدم گھے بیزداں ترا دیدم
یدِ آدم یہاً حمد یہ حیثیت یہ اللہ ہے!

عیاں دیدم نہاں دیدم نہاں دیدم عیاں دیدم
بحالِ کیف وستی عرقی بحر نورِ حق یا بکم

بستانِ دارث ما یہر تی یہراں ترا دیدم

بحسین روئے تو جاناں مسوار شد دل عنبر

بہر گامے بہر جائے بہر مکاں ترا دیدم

میدانِ رضایں اسی جرار کو دیکھا:

ہر رزم میں اس صاحبِ تلوار کو دیکھا

دیدارِ علی دیدم

حمد نہ سہی حیدر کرار کو دیکھا

حُقُّ

مزہ ہے پیاری کا

امام حضرت شیخ المعرفت فنا فی اللہ بقا با شہ دضور پر نور کامل
ماشیق دارث لا ولیا، نور انتم منزہ ہے حافظہ پیاری شاہ صاحب دارثی ۱۰۲ آپ
کا دلہن بڑا ہاں مطلع بارہ بیکی تھا۔ آپ حضرت قبلہ کو نین کعبہ دارین اعلیٰ حضرت
از اڑا شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ کے بڑے صاحبزادے سختے حافظ
تر آن ہونے کے ساتھ ساتھ عالم دین بھی سختے۔

۱۹ سال کی عمر میں پسندے والد بہرگوار کی بعیت میں دریا ر دارث لا ولیا
میں بعیت ہونے حافظہ ہوئے سرکار عالم پناہ لے آپ کو مرید فرمایا ایک
کھیر کی پیالی غلط فرمائ کر ایک عشق کی کہانی سنائی اور ایک کتاب دی کہ
حافظہ حافظہ اسکو پڑھنا۔ آپ نے اس کتاب کا مطالعہ بار بار کیا۔ بظاہر
معمولی کتاب سختی۔ لیکن یہی سبق حافظہ صاحب قبلہ کے لئے منزل عشق
کی تکمیل کا باغث بن گیا۔

آپ عشق میں گرفتار ہوئے۔ جذبی کیفیت طاری ہو گئی۔ اوزمہ ہے
پیاری کا اور سب تجھول ہے۔ تصرہ بن گیا۔ سرکار دارث لا ولیا کے حضور
جب حافظہ پیاری کا ذکر کرتا آپ فرماتے سناسنا حافظہ عاشق ہے
ماشیق۔ عاشق آزاد ہوتا ہے۔ آخر سرکار سید ناعبد المنعم کنز المعرفت

علیہ الرحمۃ کی توجہ سے ایک دن دوپہر میں حافظہ پیاری شاہ صاحبؒ^ر
 سرکار میں حاضر ہوئے اور سرکار وارث لاولیاً کی ایک اولنے
 معراج کمال کو پونچا دیا نہ پیاری رہی نہ اس کا عشق اب تو جو کچھ چھوٹا
 سرکار وارث لاولیاً رہی کی ذات میں سب کچھ عینی مشاہدہ سے
 گذر گیا۔

پھرے زمانے میں چار جانب نگار یکتا تمہیں کو دیکھا
 ہیں دیکھے جمیل دیکھے ولیک تم ساتھیں کو دیکھا
 کسی میں ہے کوئی خوش نمائی کسی میں ہے کوئی دل ربانی
 مگر باوصاف کبر یا نی صنم سراپا تمہیں کو دیکھا
 سرکار نے فرمایا سن حافظہ تم تمہیں ایک صدا بتاتے ہیں یہ صدا
 لکایا کرو۔

یہ مقرر حدیث میں آیا یعنی حضرت نے ہے یہ فرمایا
 بے مشقت بیشت کو پایا صدق دل سے زبان پہ جو لایا
 کلمہ لا الہ الا اللہ
 ہے محمد مرا رسول اللہ

آپ نے برسا ہا برس بہرائچ کے جنگلوں میں گذارے ہزاروں
 مجاہدات کیئے آپ پر جذبی کیفیت طاری رہتی تھی۔ آنکھیں
 زیادہ تر ہند رہتی تھیں صاحب سیف زبان تھے ایک روز سرکار
 وارث لاولیاً نے فرمایا سن حافظہ تم دیوئی میں رہا کرو بعض

کیا آقا میرے پاس زمین نہیں ہے۔ سرکار عالمپناہ نے اسی وقت حضرت قبلہ و کعبہ سید نامعروف شاہ صاحب وارثی مقرب فاس سرکار کو طلب فرمایا آپ حاضر ہوئے ارشاد ہوا سنا معرف شاہ تم حافظ پیاری کو مکان کے لئے جگہ دیدو۔ عرض کیا آقا و مولا حاضر ہوں آپ نے اپنے مکان کے سامنے حافظ صاحب تبلہ کو لیجا کر فرمایا بھائی حافظ جس قدر زمین چاہو لے لو آپ نے ایک عصا جو آپ کے پاس رہتا تھا گھوم کر قریباً نصف بیگہ زمین پر نشان لگا دیا۔ اور وہیں ایک کچا مکان تعمیر کیا پہلے پہل سڑک دارث لاولیا قمری ماہ کی ۱۱ تاریخ کو جلوہ افروز ہوئے خاصہ پیش ہوا مند دارث لاولیا لگائی گئی سرکار دارث لاولیا نے خاصہ نماول فرمائے ارشاد فرمایا سنا حافظ یہ گدی بھی رہے قیامت تک یہ جگہ آباد رہے گی۔

قبلہ حافظ صاحب کی جانب سے روزانہ خاصہ پیش ہوتا تھا اب بھی سرکار میں بڑا منہ عرس برابر خاصہ پیش ہوتا ہے یہ جگہ اب بھی آباد رہے۔

سرکار عالمپناہ دارث لاولیا کے زمانے میں اس خانقاہ تشریف میں محفل ہوتی تھی جمیع چار بجے گاگہ تشریف کا جلوس معہ قوالی دبار دارث لاولیا لیجاتے سرکار میں حاضری کے وقت آپ ہر سے رنگ کا نگاہ ہرا پا بجا نہ ہرا کرتا اور ہری سلیم شاہی جو تھیں

کر جاتے اور حاضری کے وقت آپ پر کیف طاری ہوتا تو ہم
پیر مشل نکری کے مانند ہو جاتے تھے۔ سرکار وارث لاولیا آپ
کی پٹت پر ہاتھ مارتے تب آپ ہوش میں آتے اور اسی
وقت سرکار وارث لاولیا آپ کو اپنا مستعمل ملبوس احرام عطا
فرماتے آپ احرام کو زیب تن فرماتے تو آپ کے مستعمل کپڑے
لوگ تبر کا بدن مبارک ہی پر سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے باز
لیتے اور تبر کا تعویز بناتے تھے۔

ہر سال آپ کو سرکار وارث لاولیا کے دربارہ عالی سے نیا
احرام عطا ہوتا تھا۔ ۷

عشق میں ہے بو ہے کبریائی کی
عشق جس نے کی خداوی کی

جملہ تقریبات صرف عرس شریف آپ کی خانقاہ نشست کاہ سرکار
عالیٰ پناہ سے انجام پذیر ہوتے تھے بیک وقت پانچ پانچ سو فرقاً کی
احرام پوشیاں ہوتیں سب کوندرائے پیش ہوتے تھے آپ کے
بعد آپ کے برادر خود میرے آقا و مولا حضرت خواجہ قطب عالم
شیخ العارفین مقصود شاہ صاحب وارثی علیہ الرحمۃ تقاریب
عرس جس دن ولی انجام فرماتے رہے حضرت حافظ پیاری شاہ حب
وارثی اور حضرت مقصود شاہ صاحب وارثی حسرکار کے بندہ
پاک کے قریب ہی مدفن ہیں خانقاہ حافظیہ میں اب بھی براد

طہقت نو اجہ کمال شاہ سیاں دارثی بھس و خوبی تقاریب عرس
ردایات سابقہ کے مطابق انعام دے رہے ہیں اللہ دارث آپ کو
آباد و شادر کئے مجھے مشرف غلامی اسی بارگاہ سے حاصل ہے
اہ صفر کی تقریبات خانقاہ حافظ پیاری شاہ صاحب دارثی تسبیب

ذیل ہیں ۔

۲۶۔ محرم سے ہر روز قل شریف کی محفل اور محفل سماع
اول شریف سرکار سیدنا شاہ ولدیت عبید المنعم کنگ المعرفت دیوبنی
دو م قل شریف سیدنا خادم علی شاہ صاحب پشتی رح
سوم قل شریف سیدنا فربان علی شاہ صاحب ۲
چہارم قل شریف سرکار عالم پناہ دارث لاولیا نوراللہ ضریبہ
یکم صفر تا م دن فاقہ رات کو خدائی رات کی محفل
ہستا نہ غالیہ دارثیہ پر بوقت غسل کیوڑہ عطر صندل پیش ہوتا
ہے بعدہ غسل جلوس غلاف شریف دارث لاولیا منجانب وقف
سید غنی حیدر صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ پیش ہوتا ہے ۔
محرم شریف میں مجلس سبیل شربت دو چہلم شریف تعزیہ و
۳۷۔ داربی ۔

آپ کی ذات سلسلہ دارثیہ بہت مشہور و معروف مائیہ ناز
ہستی تھی اور سرکار دارث لاولیا کے حضور خاص رسوخ کے حال
تھے ریاست حیدر آباد دکن و ریاست بھوپال سے سالانہ ولیفے

مقرر تھے اب پتہ نہیں ہے۔

غلام نگرستِ تو تاجدار آئندہ
خراب بادہ لعل تو ہوشیار آئندہ
تر اخبا و مرا آب دید شد غماز
و گرنہ عاشق و متعشق راز دار آئندہ

ادنی غلام

فیقر عنبر علی شاہ دارثی

حضرت پیدنا معروف شاہ صاحب دارثی

آپ روسائے دیوی شریعت میں آپ کی ذات سرکار وارث لاولیا
کی بارگاہ میں بہت مقرب ذات تھی جملہ برادر ان طریقت میں
سب میں ممتاز و میزرا تھے۔ تمام زندگی سرکار کی خدمت میں وقف
کر دی تھی بوقت تہجد پابندی کے ساتھ روزانہ مسح گرم ماہور یا سری
ہوا پنے گھر سے سر پر لوٹا رکھ کر سرکار عالمپناہ کو وضو کی خدمت
انجام دیتے رہے آپ کے ہاں سے خاصہ پیش ہوتا تھا۔ سرکار کے
پچھے عاشق تھے۔

صاحب ذکر و شغل معمول تھا دائم لصوم قائم الیل بادہ
تو حید سے سرشار اپنی تمام جائداد سرکار کے لئے وقف کر رہ تھی
حافظ پیاری صاحب دارثی حکومت ائے خانقاہ زمین عطا فرمائی اور
روضۃ سرکار وارث لاولیا میں اپنی زمین نذر کر دی۔ سرکار عالمپناہ

کے وصال شریف بعد سو ٹھنڈ کے دن تمام عماں دین سلسلہ اور
دارثی فقراء و مسٹا سخین ہند کی موجودگی میں آپ ہی نے سیدنا
محمد ابراہیم شاہ دارثی رحمتہ اللہ علیہ ہشیرزادہ سرکار وارث
لاولیا اور ہشیرزادہ سیدنا د محمد و م سلسلہ حضور پر نور خادم علی شاہ
صاحب نور اللہ مرقدہ کو آپنے اپنے درست مبارک سے سرکار
کا ملبوس احرام شریف پہنچایا۔ اور منتظم آستانہ دارث لاولیا
کے منصب پر فائز المراحم فرمایا تمام فقرانے آپ کے ارشاد کو
بسر و چشم تسلیم کیا اور کسی نے چون وچرانہ کی چونکہ سید صاحب قبلہ
سیدنا خادم علی شاہ صاحب نور اللہ کے خاص نواسے تھے
اور آپ کو سرکار عالم پناہ اپنے دور میں چودھری ظہیر الدین صاحب
دارثی رحم کے ذریعہ را پسونہ سنبھال اکر بالاخانہ پر مقیم کیا تھا اور تمام
حیات طیبہ میں آپ کو داپس نہ جانے دیا۔ آپ کی رہائش کے
انتظامات آپ کی مرضی کے مطابق ہمیہ زارتے۔

حباب کوئی حاضر بارگاہ دارثیہ ہوتا تو سرکار عالم پناہ فرماتے
سناسنا سید سے ملتے۔ حاضر باش عرض کرتے کون سی۔ تو آپ
فرماتے سید ابراہیم سناسنا۔ سید ابراہیم کا اور ہمارا خمن ایک
ہیں۔ آپ دصال سرکار عالم پناہ آغا خان سال آستانہ پر مہے آپ
کے وصال شریف کے بعد سید صاحب قبلہ کو سرکار عالم پناہ کے
روضہ اقدس کے اندر غلام گردش میں دفن کیا گیا۔ تمام حاضرین

روضہ شریف میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت کرتے ہی اب آپ
کی جگہ سید وصی احمد شین میاں دارثی دیوبنی شریف میں موجود ہیں جو
آپ کا سالانہ عرس کرنے ہیں آپ کے ہزاروں احتمام پوش فقیر اور
مردی ہیں۔

حضرت قبلہ عالم حاجی سید فضل حسین شاہ صاحب دارثی دیوبنی
زیب بجادہ شاہ ولایت کنٹر المعرفت دیوبنی شریف
آپ خادم خاص ہیتے۔ عالم متقی پرہنگار آپ کو سرکار سے نصف تہمد
عطاء ہوا تھا۔ سرکار وارث لاولیا آپ کا بہت خیال و احترام فرماتے ہیتے
بارگاہ وارث لاولیا میں آپ کو خاص مقام قرب حاصل تھا۔ آپ نے بحکم سرکار
حج بیت اللہ شریف بھی کیا۔ آپ کو نسبت مشقیہ حاصل ہیتی۔ بعد وصال سرکار
آپ نے فراق جام وصال نوش فرمایا۔

قبلہ حضرت میاں بدنام شاہ صناواری خادم خاص سرکار
آپ کا قیام کہیوں میں تھا۔ آپ صاحب تحرید و تفرید ہیتے تمام عمر سرکار
عالم پناہ کی خدمت میں رہتے آخر عمر میں سرکار نے کہیوں بھٹھا دیا تھا۔ وہیں مزار
ہے۔

حضرت قبلہ میاں داہم علیہ شاہ صناواری خادم خاص سرکار
آپ کا دلمون دیوبنی شریف ہے آپ خادم خاص سرکار تھے، مزار دیوبنی
شریف میں ہے۔

حضرت قبلہ میاں خدا بخش شاہ صاحب وارث خادم خاص
آپ کا دلن مو صنع پنیڈ ضلع بارہ بنکی ہے۔ آپ کچھ عرصہ خدمات خاص
اور فرما کر مو صنع مذکور میں بحکم سرکار داری داری لادلیا مقیم کئے گئے آپ تمام طریقے
صائم لدھر قائم الیل ہے۔ بجز گھاس اور خاکستر کچھ نہ کھاتے رکھتے۔ اس
جاہدے میں وصال فرمایا۔

حضرت قبلہ وکیعہ کریم شاہ صنا وارث خادم خاص سرکار
ولحق مو صنع امرا ضلع بارہ بنکی خاص خاص ہے۔ دریار داری میں آپکو
رسونخ حاصل تھا۔ سرکار کے مزاج شناس سختے۔ آپکو وکیعہ سے ننانی
الشیخ کی تقدیق ہوتی تھی۔ آخر میں شہید ہوئے۔ مزار تحصیل نواب گنج میں

ہے۔
حضرت قبلہ وکیعہ بابا حیم شاہ صنا وارث خادم خاص سرکار
تلخیص نامہ تھا۔ دلن آپ کا خاص دیلوی اشرفیت ہے، آپ سفر و حضرتیں
بہیشہ سرکار کے ہمراہ ہے آپ نے خدمات بڑی مستعدی اور خوبی حسن سے
انجام دی۔ آپ کو تخصیص مقام قربیت حاصل تھا۔ آخر زمانہ بحکم سرکار
مو صنع آنگووارہ میں مقیم ہوئے وہی وصال ہوا۔

حضرت قبلہ وکیعہ نور محمد شاہ صاحب وارث خادم خاص سرکار
آپ کا دلن ملا دآل تھا آپ کو عرصہ درانہ تک شرف خدمت
خاص رہا آپ کا مزار نواحی روڈی شریف میں ہے مجاہدہ کش صائم اللہ
بزرگ تھے۔

محرم سرکار عالم پناہ حضور قبلہ و کعبہ بیان فیصلہ شاہ حب
دارثی خادم خاص سرکار

آپ کا وطن موضع بہما ضلع سیدتا پور تھا جنکم سرکار آپ نے
حج ادا کیا تیس سال مسلسل بقید نہ ک جیوانات روزے رکھے
بعد مفروضی نور محمد شاہ صاحب دارثی قبلہ خدمت پر فائز المرام
ہوئے تادم وصال سرکار عالم پناہ خدمت پر معمور رہے صاحب
ذکر و شغل مجاہدہ کش فقیر تھے۔ آپ کا هزار موضع بہما میں ہے۔

حضرت قبلہ و کعبہ بیان محمد و م شاہ صاحب دارثی

خادم خاص سرکار

آپ کو شرف خدمت سرکار خاص طور پر حاصل تھا مزار موضع
امرا میں ہے۔

حضرت حاجی نعمت شاہ صاحب دارثی آپ پر آغازِ درم تک
جذب طاری رہا نہ بودست ذاکر و شاغل بزرگ تھے مزار موضع ہمیارہ
میں ہے۔

حضرت حاجی نعمت اللہ شاہ صاحب دارثی وطن ملا داؤں تھا بہادر
کے عاشق تھے ہم وقت ذکر و شغل میں مصروف رہتے تھے آپ
کا مزار صحن آستانہ وارث لاولیا میں ہے۔

حضرت قبلہ و کعبہ حافظہ گلاب شاہ صاحب وارثی اکابر بادی
آپ کو سرکار وارث لاد لیا نے پہلے سفر جماز کی روانگی کے دران
جب آپ آگھرے تشریف فرماء ہوئے۔

خواب میں ارشاد فرمایا گلاب شاہ تمہارے پیر آگئے ہیں کسی
سرائے میں مقیم ہیں گلاب شاہ صاحب رات کو دبجھے سرے
میں پوچھے ایک کو ٹھری میں دیکھا آفتاب روشن ہے سرکار عالم
پناہ رونق افزود تھے آپ نے دیکھتے ہی فرمایا۔

اخاہ گلاب شاہ آگئے

یہ پہلے فقیر میں جنہیں سرکار نے بغیر احراام کے فقط شاہ سے
خطاب فرمایا آپ اسی وقت سرکار سے بیعت ہوئے اور
سرکار کو اپنے غریب خانے لے آئے ہزاروں بندگان خدا
نے راءہ ہدایت پانی بعد میں سرکار نے احرام عطا فرمایا آپ
کے بدن سے گلاب کی خوشبو آتی تھی آپ پانی دیتے تھے۔

ہزاروں بندگان کو ہر مرض سے شفاف ہوتی تھی آپ کے
آہتانے سے لوگ پانی لیکے جاتے ہیں اس سے مرغ کو شفا

ہوتی ہے۔ مزار آگھرے میں ہے۔

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ مولانا نور گریم شاہ صاحب وارثی قلندر
وطن بڑا گاؤں ضلع بارہ بنکی حضرت حافظہ پیاری شاہ صاحب وارثی
بڑے آباجان تھے سرکار کے والد بزرگوار کے ہمصر حضرات میں

تھے سرکار نے توجہ فرمائی تو آپ پر جذبہ طاری ہو گیا بعدہ سرکار کے احرام عطا فرمایا آپ سلوک میں آگئے۔ آپ کا وصال سرکار کے زمانے میں ہوا سرکار دارث پاک آپ کی قبر پر گئے تو آپ کی قبر پلی ارشاد فرمایا نور کیم سوڈیسوڈ خشہ میں ملینگے۔ آپ کے وصال شریف کے بعد مولانا فضل کریم صاحب آپ کے برادر خورد کو سرکار نے احرام عطا فرمائے اڑاڑوشہ دارثی نام رکھا آپ بہت معصوم فطرت عاشق سرکار سادہ مزاج سیف زبان صاحبِ کمال فیض رسابزرگ ہوتے مزار بڑے گاؤں میں ہے آپ حافظ پیاری شاہ صاحب دارثی کے والد بزرگوار تھے۔

ابن قلم فیقر عنبر علی شاہ دارثی

لسان المطراقیت محبوب العارفین بحضور پور فقیر بیدم شاہ صاحب دارثی
آپ کی جائے پیدائش یونی ضلع آنادہ ہے آپ کا مرتبہ فقرا دارثی میں بہت افضل تھا۔ آپ سب سے ممتاز تھے آپ تمام فقرا اور مشائخ میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں حضور قبلہ متوكل۔ صابر۔ قانع۔ مستغنى صاحب معرفت۔ مجادہ کش فقیر تھے آپ کا صدر عشق آل رسول سے منور تھا۔ یادہ توحید کے بلا نوش سراپا فقرہ فقر تھے۔

آپ کا کلام ہند و پاک میں مقبول ہے بلکہ یاعقبیاً و ظائف

پڑھا جاتا ہے۔ گوجرانوالہ میں ایسے۔ لیلی کے مریض کے آپ کے کلام
کا درد کیا تو صحت کامل ہو گئی۔ دنیز کلام بیدم عالم اسلام میں
صوت سرمدی کا سمازہ بننا ہوا ہے آپ کے کلام میں حال ہی عال
ہے۔ مقامات تصوف کے خاص نکات پائے جاتے ہیں قلوب
عشاقان حق کیلئے نزول انوار و تجلیات کا باعث ہے۔ سالک
راہ طریقت کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ کی احرام پوشی یکم شوال
۱۳۱۶ھ بر ذریعہ الفطر بعد نماز فجر دیوبئی شریف آستانہ وارث
لا ولیا بدست خاص سرکار غالم پناہ ہوئی بعد عطاۓ احرام شریف
سرکار عالم پناہ نے فرط محبت سے آپ کی پشت پر دست مبارک
رکھا تو پنجہ مبارک کا نشان پشت مبارک ابھرایا اور پختہ نشان
ہو گیا آپ اس نشان پاک کو تمغہ امتیازی فخر سمجھتے تھے آپ کے
باہمیں باز و پر پختہ نمایاں تھا مصرعہ تاریخ
روائے فقیر زیب دوش بیدم شاہ ہے

۱۴ ہمیں بست کہ داع غلامیش دارم

آپ کا مزار اقدس قبرستان شاہ اویس دیوبئی شریف میں ہے
ڈرٹی سلسلہ کے علاوہ جملہ سلاسل طریقت میں اعلیٰ مقام تھا
آپ مجسم عشق سراپا محبت مرقعہ اخلاق گھریں صورت گھریں پرست
خوش خلق خوش مزاج خوش اواز و خوش ادا خوش وضع سرکار کی
بولتی ہوئی تصویر ہے۔ تاریخ و صعلہ رہنمایان المبارک ہے۔

آپ کے دو صاحبزادگان دارث حسین بیدار و دارثی اٹاواہ میں
اور ایاڑ دارث کلومیاں دارثی لاہور میں ہے۔

آپ کے کئی دیوان تھے دیلوان ارمعان بیدم مصطفیٰ
بیدم طبع ہوئے باقی طبع نہیں ہو سکے ایک تصنیف تعارف
شریف ہے۔ آپ کے ذریعہ سلسلہ دارشیہ کی کافی نشر و اشتافت
ہوئی۔

حضرت قبلہ و کعبہ حاجی او گھر طاشاہ حسنا و دارثی
آن پر اچھوت قوم سے تھے وطن آپ کا پھر ابیں ضلع مرا آباد
تھا۔ حضرت شاہ شمس الدین صابری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے
آپ کے والد بزرگوار نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے پیر اودھ
میں ہوں گے تمہارا حصہ ان کے پاس ہے۔

آپ اٹھارہ سال کی عمر میں سرکار عالم پناہ کی بارگاہ میں حاضر
ہوئے سرکار نے بیت فرمائے احرام عطا فرمایا آپ نے سیاحی کی
حج بیت اللہ شریف کو بھی گئے آپ کی مقاماتِ تصوف سے
وائق تھے۔ فارسی۔ عربی۔ ریاضی۔ فلسفہ۔ منطق پر کمال حاصل
تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے سرکار نے نمازہ منکوس تعییم فرمائی میں
نے پڑھی ہے۔ فقراء میں بڑی عزت و تکریم سے دیکھے جاتے تھے۔
آپ سے ہزاروں گمشتناں نے راہ ہدایت پائی آپ کے کافی
احرام پوش فقراء ہیں حلقة ارتمنہاں ہندو پاک و سیع ہے۔

تاریخ وصال ۸ محرم ہے مزار بھرایاں خلع مراد آبادیں ہے۔
حضرت قبلہ کوئین کعیہ ارین اعلیٰ حضرت حکیم سید عبید الدشاد شاہ صاحب اور فیض

آپ کا دلن شام بھیگی گیا تھا۔ آپ کو فارسی عربی کے علاوہ منکرات
کے علم میں کمال حاصل تھا۔ فن طبیعت میں یہ طولی حاصل تھا۔ فارسی
عربی ہندسی میں آپ نے متعدد کتابیں لکھیں آپ کی موحدانہ روش نے
بے شمار مشترکین و کفار کو توبیہ پرست بنایا عشق و محبت آپ کی
سرشستی میں فطرتہ تھی سماع کا بیحمد ذوق تھا آپ کے جسم مطہر سے
سے روح پرداز کرنے کے بعد متواتر اللہ کی آواز جاری تھی۔
بارگاہ وارث لاولیاء میں بذریعہ تاراطلائی دلگیئی۔ حضور پر پورنے
فرمایا یہ مصرع ان کے کان میں پڑھ دو۔

سپردم تبو نایہ خویش را

جب آپ کے کان میں یہ مصرع پڑھا آواز نہ ہوئی مزار
شکور گنج خلع بلند شہر یانع نواب عبدالثکور خان صاحب وارثی
زیارتگاہ خاص و عام ہے۔

آپ نے سب سے پہلے عین الیقین معہ سوانح وارث پاک تعمیف
کی جیکو سرکار نے پسند کیا۔

حضرت میاں ابوالحسن شاہ صاحب ارتقی اثانوی
اوائل غمری میں آپ نے ترک لباس کر کے دنیا ترک کر دی

اور احرام پوش ہو گئے بارہ سال متواترہ بحکم داریش لا ولیا دا علم الصوم
واکم اللیل ہے آپ جیں وہیں نفیس الطبع نفیس اللباس خوش خوارک
خوش اخلاق متواضع صابر شاکر بنبرگ تھے۔ ممتازہ مخلوق کو
رشد و پداشت فرمائی۔ بہت سی طوائفوں نے آپ کے درست
حق پرست تائب ہو کر نکاح کر لئے آپ کا آستانہ اماودہ میں ہے
ہر سال عرس بہت وصووم و حمام سے ہوتا ہے فقراء و ارثی میں
آپ کو ممتاز و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔

میاں بزم شاہ صاحب آپ کا وطن ہردوئی تھا قریب سے اہل
ہندووں سے تھے سرکار کی محبت میں ترک مذہب ترک خاندان
ترک دنیا کر کے فقیر ہو گئے آپ نے مولودہ اند زندگی گذاری اور انی
یقین پر داعی الی اللہ ہوئے۔

میاں احمد شاہ صاحب دارثی وطن جہوٹان سرکار کی توجہ سے
لپٹے آبائی مذہب کو ترک کر کے سرکار کے درست حق پرست پر
اسلام لائے احرام پوش کامل فقیر ہوئے۔ مزار ریاست بیوں
یاں نیار نکاہ ہے۔

میاں جیسیں شاہ صاحب دارثی۔ تمام عمر ایک ریشه دار درخت

کے عرق کے سوا اپنے نہیں لکھا یا اور وہیں وصال فرمایا کوئی شمار پر
مزار ہے

میاں حبیب شاہ صاحب دارثیؒ^ج
آپ کا شمار نہیں یہاں باوضع فقراء میں تھا۔ سرکار کے عاشق
تھے مزار درمولی۔

میاں فتح علی شاہ دارثیؒ۔ آپ کا شمار حضور کے عشاق میں
تھا مزار بدوسرا ہے۔

میاں حمید شاہ صاحب دارثیؒ۔ آپ بہت بڑے زادہ و عابد
شاغل بزرگ تھے مزار درکا کوئی شریف۔

میاں رمضان شاہ صاحب دارثیؒ۔ آپ آزاد مشرب فیر
تھے مزار سپیا میں ہے۔

میاں بسم اللہ شاہ صاحب دارثیؒ۔ آپ کا وطن فردخ آباد
ہے آپ سرکار وارث الاولیاء کے آبا و اجداد کے مزارات کی
خادمت پر مامور رہے۔ وہیں وصال ہوا۔

مزہ ہے پیاری کا۔
اعلیٰ حضرت حضور پر نور قبلہ عالم کعبہ معظمہم شیخ العشق والمحبت قطبانہ
فردیکانہ فنا فی اللہ بقا با اللہ سرکار خواجہ مقصود شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ
آپ قبلہ کعبہ حافظ پیاری شاہ صاحب دارثی کے برادر خور د
تھے آپ کی ذات فقراء دارثی میں بہت ذیشان د باعظیت ذات تھی۔

آپ کامل عاشق صفتِ معشوق صورت۔ وجہیہ سرا پا مجبتِ مکمل
درد آئینہ در دُسن ازل تھے۔ توکلِ ضمیر میں نظرۂ تھارِ صبر و شکرِ تسلیم و
رضائیکتا۔ رغبت یادِ محبوب میں غرقِ عاشقِ مزاج۔ سماع کا ذوقِ کمال
لازوں۔ ہر نظر قیامت ہر قدمِ محشر۔ عجمِ اخلاق بِسِمِ بر لب خمار
تو جید سے نگاہیں پر خمار بادہِ است سے مت۔ بے تیارِ کائنات۔
رموزِ آشنا یہ حقیقت و معرفت الہی مظہر آیتِ الفقرو فخری مزاج
عالیٰ مستغنى کا یہ نات چھوٹے چھوٹے جملے بڑے بڑے ہیچیدہ
سائل کا حل۔ آپ سلسلہ عالیہ وارثیہ مثل آفتاب روشن تھے۔
ایک مرتبہ بمبئی کے دوران قیام۔ چندِ مستورات پانی دم
کرنے آئیں آپ نے پانی کے سرکاری نیل پر ایک ہاتھ رکھ کر فرمایا
اسیں سے تمام لوگو پانی پیا کریں۔ لوگ پانی لیجانے لگئے وہ
پانی آبِ حیات بن گیا۔ اللہ وارث کے طفیل لوگوں کو شفا ہونے
لگی۔ یہ نے عرض کیا حضور یہ کیا پڑھا تھا۔ آپ نے فرمایا سرکار
کا تصور ہے۔ سرکار جانے ہیں کیا۔

اسی طرز سید باقر حسین صاحب شاہ بھپا پوری راوی ہیں کہ
جید رآباد کن کے دوران قیام نواب طاہر علی خان صاحبِ مذکوم
نے عرض کیا حضرت دنیا میں کیمپا بھی ہے آپ نے فرمایا ہاں
یہ کہہ کر نواب کے صحن میں باشپچھے سے کچھ دھپ گھائس توڑ کر لا کر
ایک پانی کے دیگھے میں ڈال کر تاب نہ کا ایک پیسہ ڈال دیا پانی پک

کہ فتحم ہو گیا وہ پیسے خالص کندن ہو گیا اس کو بازار میں فروخت
کرے اکہ شیر نی پر فاتحہ دلادی۔ نواب نے عرض کیا حضور یہ کیا تھا آپ
نے فرمایا فقیر جس چیز پر ڈالے وہی کہیا ہو جاتی ہے۔

آپ کے بہت سی خرق عادات کے راوی سید باقر حسین میاں
شاربھانپوری اور میاں فاروق احمد خاں صاحب نظمی یہیں آپ
صاحب سیف الدین بان تھے۔ جوزہ بان مبارک سے فرمایا وہ تقدیر
ہو گیا تمام زندگی تجدیں گذاری۔ حضرت قلنہ عالم حافظ پیاری
شاہ صاحب وارثی کے وصال کے بعد جملہ مراسم عرس ماہ صفر عرس
کارتک کے انتظامات آپ کے زیر تحریل رہے۔ آپ کے وصال
کے بعد خانقاہِ حافظیہ دارالشیعہ کے منتظم کارمیاں کما شاہ صاحب
وارثی داما ذخیر حافظ پیاری شاہ صاحب و محمد یونس میاں وارثی
و امداد کلاں یہیں دیوبئی شریعت میں آپ کا مزار رہے۔ مزہ ہے پیاری
کا اور سب جھول ہے۔ اس ناچیز فقیر کو خرقہ فقر سے حضرت کی
قدسی ذات سے سرفرازی بخشی ہے۔

للحمد لله من بنده حیدر ہستم
وزمیکدہ عشق سکندر ہستم

مخمور شد از پادہ عرفان عنبر
در دیر خرا بات قلمت در ہستم

نذرِ حقیقت

بِ حُفْوَرِ اَمَامِ الْعَاشِقِينَ شَيْخِ الْعَارِفِينَ حُسْنُورِ پُرِ نُورِ آقاَيِي وَ مُولَّاَيِي
 قَبْلَه عَالَمِ قَطْب زَانَه خُواجَہ مَقْصُود شَاه صَاحِبُ وَارَثَی^۲

حضرت مقصود شاہ وارثی شیخ زمان روزِ بزمِ محبت تاجدارِ عارفان
 سید و مسرور امام و پیشوائے عاشقان ہم شعبیہ حضرت مولا علی مشکل کشا
 تازگی بخش دل عشاق لے جان بھراں ہر نظر پیانہ مستی قدمِ محشر بدش
 ریش پر روتے منورِ حمل پر جیسے قرآن برباد اعجاز عدیتی در نظر کیفت و مسرور
 مرشد پاکاں شہرِ مقصود علی پیرِ معان ماشیق عالم پناہ وارث دنیا و دنیا
 جانِ خوبی خسرو خوبیاں بہارِ گلستان عظمت کو نین تیرنی پر ادا پر انتشار
 از طفیل وارث عالمِ کرم کی ایک نظر لپنے غنبر پر بحقِ خواجہ گل خواجگان
 ہزارہ آزادیاں صدقے کے پابندِ غلامی ہوں خدا کا شکر غنبر وارثی چشتی نظامی ہوں

میاں حاجی عہد اس علی شاہ صاحب وارثی^۲

صادِ بَكْشَتْ دَكْرَاتْ بَرَگَ تَحْيَى سَيِّفَتْ زَبَانَ سَلَسلَه رَشَدَ بَرَیَتْ
 وَسَيِّحَ بَیَانَه پَرْ تَحْمَارَه پَتَیَ پُورِیں ہے۔

میاں حاجی نمازی شاہ صاحب وارثی^۲

اپ سیاح تھے آپ کی ریاضت اور حجاءات ضرب المثل ہیں مزار

دیوانی شریفہ ہے -

میاں ملناگہ شاہ صاحب وارثی مسجد و بسیفناز بان قطب
وقت آزاد مشرب فقیر تھے تلوک سا پور میں ہزار ہے -

میاں حاجی کلن شاہ صاحب وارثی آپ طبقہ فرشان میں
تھے یکایک نگاہ وارثی کی ایکس بنسٹ نے دنیا بدل دی تائب پوکر
ذکر و شاغل عابد ہوئے۔ حج بیت اللہ شریفہ کو گئے لکھنؤ میں لھوال ہوا
میاں غریب شاہ صاحب وارثی وطن تارقول ہندو سیہ مسلمان
ہوئے سرکار کی نظر کرم نے صاحب عرفان کر دیا احرام پوشی کے بعد
ست و بہوش رہے۔ لکھنؤ میں وصال ہوا ہزار درگاہ داؤ اسیا
بائیں میں ہے -

میاں بشارت شاہ صاحب وارثی بحکم دار شہزادی بیار حج کو گئے
وہیں وصال ہوا -

میاں بہیر پاشا شاہ صاحب وارثی آواح بہرا جی میں قیام تھا آپ
صاحب جذب مغلوب الحال تھے آخر میں سلوک غالب تھا آپ
بیشتر کرامات خوارق عادات کاظموں ہوا وصال فرمائے -

میاں احمد شاہ صاحب وارثی وطن ڈی الہی ضلع درجنگہ
تھا خانہ امیریں تھے سرکار کے عاشق صادق اور صاحب تصریفی
بزرگ تھے آپ علقة فقراء وارثی کے صدر رہے ذاکر شامل
بزرگ تھے -

مولانا فضیحت شاہ صاحب دارثیؒ وطن بازید پور خانع گیا
 عربی، فارسی، سنسکرت کے عالم بے مثال اور آپ نے اپنے پیر
 طریقت حضرت مسافر شاہ صاحب قبلہ قادری منعمیؒ سے شرف
 بیعت حاصل کر کے بابا مادھوداں جی بہاری سے بوجگاہیاں
 کیا اور ان تمام مراحل سلوک بوجگ وغیرہ سے فارغ ہو کر
 حضور وارث لاولیا کے دربار میں حاضر ہوتے سرکار نے خوفی فقر
 احرام عطا فرمایا اور چار چاند لگا دیئے یعنی قطرہ کو دریا کر دیا تو
 کو آذنا بکر دیا اگر آپ کو آسمان تقدیری و تحقیق کہا جائے۔
 آپ کی کیفیات متعددی تھیں کہ سارے مجمع پر آپ کی بر قی جذبات
 کا فوری اثر ہوتا تھا آپ سراپا محبت تھے ۲۹ ذوالحجہ ۸۴۳ سال
 کی عمر میں وصال فرمایا مزار اقدس بازید پور میں ہے۔
حضرت یسید بگڑے دل شاہ صاحب دارثیؒ
 آپ کا وطن رمضان پور ہے آپ کامل و مکمل فقیر تھے آپ
 حضرت مولانا فضیحت شاہ صاحب دارثیؒ کی خدمتیاں رہنے کا
 تادیہ اتفاق رہا آپ انتہائی متحمل مراج صابر دشا کر ذاکر و شائل
 وصال فرمائے گئے۔

میاں حاجی سیاحدی شاہ صاحب دارثیؒ
 وطن آپ کا سرحد تھا آپ صاحب تحریر و تفسیر تھے آپ کے
 تصرفات کی شہرت عام تھی کئی بار بیت اللہ شریف چ کرنے گئے۔

سلسلہ رشد و ہدایت دیسیع پیمانے پر تھا مزار گنج زندگانی میں ہے۔
میاں حاجی مخصوص شاہ صاحب دارثی دہلوی
آپ نہایت بزرگوں میں ہوئے آپ نے حج بھی کیا اپ
کی ذات سے بے شمار طالبان خدا کو فیض ہوا مزار شاہ بلا قیصر مراد آباد
میں ہے۔

میاں دین محمد شاہ صاحب دارثی۔ سرکار عالمیہ کے دست
قی پر داخل اسلام ہوئے۔ سیر و ساحت میں وصال ہوا۔
میاں پناہ علی شاہ صاحب دارثی فیروز آبادی صاحب حال
بزرگ تھے۔ لکھنؤ میں وصال ہوا۔
میاں طالب شاہ صاحب وطن یندو رہ صاحب جذب مغلوب
الحال بزرگ تھے۔

میاں جنگلی شاہ صاحب دارثی سیفی پر آپ کو جوگ ایساں
کا نہایت ذوق تھا صاحبِ کشف و کرامات بزرگ تھے فتحور بوجہ
میں مزار سہے۔

میاں حسینی شاہ صاحب دارثی وطن رہنٹوئی تھا سرکار عالمیہ
کی ملح سرائی آپ کا شغل تھا دیوی شریف میں شاہ رویں میں مزار۔

میاں مسکین شاہ صاحب دارثی
آپ دائم الصوم دائم اللیل بزرگ رشد و ہدایت دیسیع پیمانے
پر تھا الہ آباد میں قیام تھا۔

میاں تہوڑ علی شاہ صاحب دارثی شکوہ آبادی پنکھا کشی کی خدمت
آپ کے سپرد تھی نہایت باوضوع بزرگ، تھے شاد ولیں دیوبہ شریف
میاں مزار ہے۔

میاں نادر شاہ صاحب دارثی زمانہ شاہی میں کسی ممتاز عہدہ پر
ڈائز تھے، فوجی زندگی اور ترک لباس کر کے احرام پوشی انتحصار کی
صاحب ریاضت بزرگ تھے۔ ضلع سلطانپور میں مزار ہے۔

میاں ناصر شاہ دا حب دارثی سرکار کے عاشق تھے سیاحی میں عالم ہوا
میاں سلار شاہ دا حب دارثی محمود نگری آپ، نہایت خوش اخلاق
بزرگ تھے بدوائی مراث شاہ صاحب، دارثی آپ سماں وطن محمود نگر تھا
مختار گیری کرتے کرتے سرکار کی محبت میں ترک لباس کر کے احرام پوش
فقیر ہوئے موحد تھے۔ غذا کے ترک میں یہ کمال واصل تھا کہ آخر
وقت میں صرف ہیوہ ہبات دیکھ کر زندگی بسر فرماتے تھے۔ اسی لطافت
کے ساتھ واصل محبوب ہوئے۔ آپ کے ماننے والے بجا گلپور میں
کافی تھے۔ مزار بھی وہیں ہے۔

میاں کامگار شاہ صاحب دارثی سرکار کی محبت میں ترک لباس
کر کے احرام پوش ہوئے اور وصال فرمائے بجا گلپور ہی میں مزار ہے۔
یہ نظرات انگریز سے مسلمان ہو کر ختم قلم پوش فقیر ہوئے
بڑے ذاکر شب زندہ دار دا مُصوم قائمِ اللیل بزرگ ہوئے ہیں۔
سرکار کی ایک نظر نے ہر ایک کو دولت عرفان سے مالا مال کر دیا یعنی

حضرت میاں رومی شاہ صاحب دارالثیۃ حضرت میاں ولایتی شاہ صاحب
دارالثیۃ میاں عبدالرشد شاہ صاحب دارالثیۃ پاکیزہ حضرات تھے وصال فرما گئے۔

میاں بگلائی شاہ صاحب دارالثیۃ آپ اہل ہند سے تھے سرکار
غالمذہ کے فیضان نے دولت عرقان و ایمان سے الامال کرو دیا تھا۔
فلعنت فقر سے سرفراز فرمائے آپ کا توکل واستغنا ضرب المثل تھا بلکہ
یہ واصل الی اللہ ہوئے وہیں مزار اقدس ہے۔

میاں قلندر شاہ صاحب دارالثیۃ رحگون ٹھہر میں مزار ہے۔

میاں قاسم شاہ صاحب دارالثیۃ نہایت متکسر المزاج متواضع درویش
تھے کوٹھی گنگووارہ میں مزار ہے۔

میاں احمد شاہ صاحب دارالثیۃ - آپ کا ولن گنج ڈنڈ داڑہ تھا بہت
متکسر المزاج متواضع فقیر تھے۔ آپ کا سلسلہ رشد وہیات کا فی تھا وصال
فرما گئے۔

میاں موتی شاہ صاحب دارالثیۃ - رنگ شرب آزاد فقیر تھے شاہ بھاپوری میں
وصال ہوا۔

حضرت قبلہ پنڈت دیندار شاہ صاحب دارالثیۃ انوری - آپ قوم
کے بہمن تھے۔ پرتو جمال دارالثیۃ نے اپنا پرستار بنالیا آپ نے بے شمار ہندو
نسلوں کو مسلمان کیا۔ سری کرشن بھاراج کے درشن کرانا آپ کے لیے ادنیٰ درج
کی بات تھی۔ صاحب پا نصرفات ذاکر و شاغل قائم اللیل بزرگ تھے مدیونی

شریف میں وصال ہوا۔

حافظ احمد شاہ دارثی "جانباز - اکبر آبادی - ریاست و حرم پور میں
منصرم ریاست تھے آپ مقتدر عالم شیخ تھے ترک لباس کرنے کے بعد
آپ رب سے آزاد ہو گئے۔ کوچہ محبوب میں اس استقلال سے کام بیا کہ زیر
سایہ روشنہ انور عابن دیکر پیوند زین ہو گئے۔
میاں نادر شاہ صاحب دارثی ۷:-

بعد احرام پوشی سرکار عالم پناہ نے سیاحت کا حکم دیا آپ نے
سیاحت میں وصال فرمایا۔

میاں نثار علی شاہ صاحب دارثی "فرخ آبادی - بعد خرقہ پوشی
سید سیاحت میں وصال فرمایا۔

میاں ظہور شاہ صاحب دارثی - آپ کا قیام مغل سرانے میں
تھا آپ کی سرکار سے والبناہ محبت تھی۔ وہیں وصال فرمایا۔

میاں شاہ شاکر صاحب دارثی "اطاوی - آپ صاحب
تجزید و تفہید بزرگ تھے و صد دراز تک مغلوب الگیت رہے اور مرا را
اولیاء اللہ پر حاضری دیتے رہتے بعد وصال سرکار عالم پناہ وارث الاولیا
پیش آستانہ عالیہ ایک جھرے میں اقامت گزیں ہو کر مخصوص خدمات
آستانہ اپنا شعار بنایا۔ آپ رب بیدار تھے رات کو سرکار میں مستعد کی
خدمات آستانہ شریف انعام دیتے تھے مدائح و مناقب وارث پاک
آپ کا شعار تھا - عشق وارث پاک میں لیسے مستقل مزاج رہے کہ بعد

وصال بھی دربان دارث ہیں۔

میاں حاجی رحمت اللہ شاہ صاحب دارثی وطن سکلستہ بچکم سر کار عالم پاہ
سیر و سیاحت میں بہوقعہ حج بیت اللہ شریف وصال فرمایا۔

میاں حاجی رحمت شاہ صاحب دارثی ح

وطن آپ کا پنڈ دادن خاں ضبلح بھلم ہے۔

سرکار کے عاشق بڑے ذاکر و شاغل سراپا رحمت مجسم عشق سیر و
سیاحت میں ہمیشہ زندگی بسر کی پایا وہ حج بیت اللہ شریف کے
علاوہ عراق۔ شام۔ فلسطین۔ ترکی وغیرہ کی سیر و سیاحت بچکم سرکار
گئے۔ بڑے ہوان نواز شاہانہ مزاج دشاہ خرچ طبیعت نزاکت
و لطافت میں آپ اپنا حواب تھے۔ آپ نے سہوارہ میں وصال
فرمایا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

میاں محمد شاہ صاحب دارثی ح وطن آپ کا اہمیانہ پنجاب تھا۔

دربار دارثی سے آپ کو خلاحت فقر کے ساتھ دامت ایمان بھی نصیب
ہوئی یعنی آپ نو مسلم تھے سیاحت میں وصال فرمایا

میاں ڈاکٹر جان محمد شاہ صاحب دارثی احرام بدستہ جناب
عبداللہ شاہ صاحب دارثی پنجابی آزاد علاقہ کی طرف قیام نہایت
سادہ مزاج مخلص صاحب ذکر دشanel دردیش ہیں آپ کے کافی
راہنمائیان سلسلہ ہیں ہر سال آپ کے دابنہ ولایت ہیں دارثی گورنمنٹ
میں سالانہ وارث لاولیا کا عرس کرتے ہیں۔

میاں زرین شاہ صاحب دارثی بجنوری بعد احرام پوشی بہت
جلد وصال فرمائے۔

میاں ظہور شاہ صاحب دارثی غاریپوری۔ آپ صاحب رشد و
ہدایت اہل سلسلہ بزرگ تھے آپ کے درست حق پرست پرہزاروں
بندگان خدا نے بیعت کر کے راہ سلوک طے کی مزار غازی پور میں
زیارتگاہِ عام ہے۔

میاں ظہور شاہ صاحب دارثی وطن انا و تھا۔

میاں حاجی محمد شاہ صاحب دارثی وطن ہمیر پور تھا۔

بڑے ذاکر و عابد شاغل شب بیدار صاحب مقام بزرگ تھے
آپ کا سلسلہ رشد وہ ایت دیسیع پیمانے پر تھا وصال فرمائے۔
میاں ظہور شاہ صاحب دارثیؒ آپ نے سرکار کے درست
حق پر اسلام قبول کیا۔ خرقہ فقر کے ساتھ دولت ایمان سے بھی
الامال ہوئے۔

حضرت قبلہ و کعبہ بیانے طریقت میاں الف شاہ صاحب
دارثیؒ گیادی آپ نے محبت سرکار میں اپنے آبائی مذہب
کو سرکار پر قربان کر دیا اور مسلمان ہو کر سرکار کے درست حق پرست
پرمیعت کے ساتھ ہی دولت عرفان و خرقہ فقر سے سرفراز فرمائے
صاحب تصدیق بزرگ تھے سرکار کی محبت میں مخدود مخمور ہنسنے والے
تھے۔ آستانہ سید عبد اللہ شاہ صاحب دارثیؒ کی جملہ خدمات باحسن

غول انجام دیتے رہے بڑے صاحب کمال بزرگ تھے پاکستان
دوبی ملک غلام محمد دارثی گورنر جنرل پاکستان کی دعوت پر پاکستان
میں دوبار تشریف لائے اور بندگان خدا کو فیضِ معرفت سے مرفراز
فرمایا۔

آپ کے نہاروں مرید پاکستان و ہندوستان میں موجود ہیں مزار
رانی پور ضلع الہ آباد ہندوستان میں زیارتگاہِ خاصِ دعا م ہے۔

میاں تا در شاہ صاحب دارثیؒ

آپ بھرائیوں میں مقیم اور اسی نواحی میں آپ کا سلسلہ
بیعتِ جاری تھا صاحبِ تصریفات بزرگ تھے مزار بھرائیوں
میں ہے۔

میاں ولی شاہ صاحب دارثیؒ۔ آپ مجسمِ اسم
با مستثنی تھے واقعی آپ کی دلایت میں کسی کو کلام نہیں تھا آپ
بحکمِ سرکارِ عالم پناہ وارث لا ولیا امر دہہ میں مقیم ہوئے اور
وصال ہذا۔

سید یے نظیر شاہ صاحب دارثیؒ

آپ نعمودم سید شاہ حسام الحق چشتی نطا فی ما نکبوری رحمۃ اللہ
کے پیرزادگان میں سے تھے مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادیؒ
سے علم دین حاصل کیا قابل وفاصل ہونے کے طاولہ آپ بلند معيار
ازک غیال شاعر خوش بیان بھی تھے آپ کا کلام علی گٹھ یونیورسٹی

کے کورس میں داخل تھا۔ جب رہا باد دکن میں مقام تھے وہیں وہ سال ہوا
مولوی محمد شفیع دلہن شاہ دار لی^ح دہلوی ۔ آپ عالم دین
واعظ خوش بیان تھے آپ کے وعظ میں لوگ فاموش و خوبصورت
بیٹھتے تھے آپ سے سلسلہ عالیہ دار شیعہ کی کافی ترقی ہوئی صاحب
بیٹھتے تھے آپ کے وعظ میں لوگ فاموش و خوبصورت
و صاحب فرمائگئے ۔

میاں حضرت حسن شاہ صاحب ڈار لی^ح
آپ کا وطن کمبوی ضلع پارہ بنکی تھا آپ صاحب تصرفات
بزرگ تھے آپ نے سرکار عالم پناہ کے زمانہ میں ہمی سلسلہ بیعت
ورشد وہدایت جاری کر دکھا تھا ۔

بے شمار طالبان حق آپ سے فیضیاب ہوئے مزار اشیعہ میں ہے۔
میاں چنگھا شاہ صاحب ڈار لی^ح آپ کا وطن الہ آباد تھا آپ
شش بج تھے سرکار عالم پناہ وارث لا دلیا کی نگاہ کر شمشہ ریاز نے
آپ کو صاحب معرفت بنایا احرام پوشی کے بعد جذبی حالت میں
گوالیار ریاست کی جانب پہنچ گئے وہاں ایک پہاڑی پر قائم فرمایا
صاحب سیف زبان قلندر صفت بزرگ تھے گوالیار کے لوگ آپ
کے تصرفات دخواری عادات کے ذکر سناتے ہیں آپ ہمیشہ یہ حددا
نگاتے تھے۔

رحم تیرا ہر گھری در کار ہے
گر کرم کر دے تو بیڑہ پار ہے

مزارہ ریاست گوالیارہ بندے میں مرجع خاص و عام ہے۔
 میاں پیر اشہ صاحب دارثیؒ۔ آپ کا ولین دابے میں تھا۔
 آپ نے مسلسل چھتیں سال روزے رکھے شب بیدار رہتے ہی آپ
 کی ذات سلسلہ میں مقتضم شمار کی جاتی تھی آپ نے تمام ہمدردانست
 کیشی میں گذاری مزار صلح ہردوئی میں ہے۔

بندت رام صہبائے شاہ صاحب دارثیؒ
 آپ نے محبت وارثہ میں اسلام قبول کیا تماں عمر سیاحت میں بھر کی
 میاں حکیم احمد شاہ صاحب دارثیؒ۔ آپ خاندان
 الہائے فتحور میں تھے بعد احرام پوشی جذ و یکض فالعب ہوا اور اسی
 حال میں وصال فرمایا۔

حضرت میاں سید ہمروق شاہ صاحب شارثیؒ
 آپ سادات قبضہ نیورہ میں تھے بعد وصال سرکار وارث
 الادلیاء آستانہ عالیہ پر مقیم رہنے کے خدمات آستانہ عالیہ انعام دیتے
 رہے صاحب ذکر و شغل قائم اللیل بزرگ تھے مزار شاہ دلیں
 دیوئی شریف میں ہے۔

میاں امیر شاہ صاحب دارثیؒ کرناں میاں بیدل شاہ
 دارثیؒ حیدر آبادی داہم شاہ صاحب دارثیؒ ساحت میں وصال
 فرمایا۔

حضرت میاں حاجی سید مطلوب شاہ صاحب دارثیؒ پانی پتی

آپ بیرون زادگان حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ اس کے خاندان
کے تھے۔

آپ سرکار کے طامت کیش قفار میں تھے۔ عشق سرکار میں محروم
متفرق رہتے تھے عشاق میں شان یکتاں رکھتے تھے۔ متواضع۔
خیلق۔ علیم الطبع۔ سلیم المزاج۔ تھے سلسلہ رشد و پدایت جا بجا
جاری تھا وصال پانی پتے میں ہوا۔

حضرت فیصلہ حاجی مستقیم شاہ صاحب وارثی

آپ سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء کی خدمت میں رہے جکم
سرکار اجمیر شریف میں مدار دروازہ پرمیم ہوئے جمال وارث الاولیاء
کو دیکھنے کے بعد آنکھیں بند کر لیں تو پھر کسی کو نہ دیکھا ۲۳ سال
کی عمر تک کبھی زمین کو پیٹ نہیں لھائی بے شمار طالبین کو آپ سے
دینی و دنیاوی فضی و برکات حاصل ہوئے اسی گوشہ نشیں میں
اجمیر شریف میں وصال ہوا آپ نے اکیر کھانی بھی اور بھائی بھی۔

حضرت قطب زمانہ فلندر وقت صاحبزادہ سیکولویاد شاہ

میاں وارثی رحمۃ اللہ علیہ

آپ اجمیر شریف کے صاحبزادگان سلطان العہد میں سے تھے۔
آپ قطب وقت صاحب سیعیت زبان مخدوم مغلوب الحال صاحب
کیف بزرگ تمام علّة را چونا نہ آپ کی ولایت کا عام شیرہ تھا
حضرت غریب نواز خواجگان دربار خصوصی میں ہمہ وقت آپ کی حاضر کی

ہوتی تھی اور امیرہاڑی مقام حاصل تھا آپ برہنہ رہتے تھے اجیر
شریف میں وصال ہوا۔ مزار اقدس چلہ سید سالار غازی پر
ذیارتگاہ خاص دعام ہے۔

حضرت قیلہ سید صاحب زادہ جید رعلی شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ
آپ بھی صاحب زادگان آستانہ عالیہ غریب نواز سے تھے سرکار
کی نظر پڑتھے ہی ترک لباس کر دیا سرکار نے احرام عطا فرمایا ٹرے
ذاکر دشاغل تمام فقرا و مشائخ میں داحب الاحرام سمجھے جاتے
تھے دد بار دارث الاولیا آپ کی خاص اہمیت تھی اجیر شریف
میں وصال ہوا۔

میاں حاجی نصیر شاہ صاحب دارثی ۷
آپ ریاست بھوپال متولانہ زندگی بسر فرماتے تھے میں وصال ہوا
میاں دین علی شاہ صاحب دارثی رح
حضور کے دست حق پرست اسلام قبول کیا۔ لکھنؤیں قیام تھا۔
میاں سید علی شاہ صاحب دارثی ۸
آپ سادات ضلع موئیں میں تھے عنقران شباب میں آپ کو سرکار
سے احراام عطا ہوا مجد و بانہ کیف کسی طرف چلے گئے۔

حضرت قیلہ سید نامدار شاہ صاحب دارثی ۹
آپ کا ولن مہتو اصوبہ بھوار تھا۔ آپ زاہد۔ متفقی پرہنگار عابد
شنبہ بیدار متو اضع غلیق ملسا ر بزرگ تھے سلطہ رشد دہالت

کافی تھا آپ سے بکثرت گم کردہ راہ مستفیض ہوئے بہت اہل ہنود
شرف بالاسلام ہوئے سلسلہ عالیہ دار شیہ آپ قابل احترام
سمجھے جاتے تھے اپنے وطن میں وصال فرمایا۔

میاں حاجی نواب نادر شاہ صاحب دارثی ۲

آپ نوابین اور حدیث میں تھے حکومت بر طلاق میں سے آپ کا شاہزاد فخر تھا
بر و ثقہ ملتا تھا آخر زمانہ میں دیوبنی شریف آگئے یہیں وصال ہوا۔
میاں فاک شاہ صاحب دارثی ۲

آپ بنگالی تھے بعد احرام پوشی سیاحت عرب و عراق میں وصال فرمایا
جناب قبلہ پنڈت نہار بونجش شاہ صاحب دارثی ۲
آپ کا وطن بجا گلپیر تھا اہل ہنود میں تھے سرکار دست حق پرست
پر اسلام قبول کیا سرکار کے عاشق صادق تھے تو حمید پرستی آپ کا
ملک تھا اور تبلیغ توحید ہی زندگی تھی وصال فرمائے۔

میاں حکیم عظمت علی شاہ صاحب دارثی ۲

آپ نہایت با فیض بزرگ تھے۔ سلسلہ بیعت و پیغم پہمانے
پر جاری تھا با پور میں وصال فرمایا۔

میاں مولوی گناہم شاہ صاحب دارثی ۲

آپ وطن نوچ فتح پور ہوا تھا بعد تکمیل علم ظاہری سرکار کے
احرام عطا ہوا سیاحت میں وصال فرمایا۔

میاں نبی شاہ صاحب دارثی ۲ - آپ ریاست جیپور کے باٹھے

تھے یعنی عالم شباب میں احرام پوش ہوئے سلسلہ پیوت کافی تھا سرکار
سے آپ کو کمال درجہ محبت تھی ہزار ہا بندگان خدا نے آپ سے
ہدایت پائی وصال فرمائ گئے۔

میاں نور شاہ صاحب وارثی

آپ کا وطن جالندھر پنجاب تھا لکھنؤ میں وصال ہوا۔

حضرت میاں کلی شاہ صاحب وارثی فرخ آبادی

آپ محبیہ محبت تھے سرکار وارث لاولیا سے والہانہ محبت
تھی اور خاص نسبت رکھتے تھے بیت حسین و نورصورت تھے۔
خلیق متواضع پا بند و ضع درویش تھے صاحب سلسلہ رشد و بہیت
تھے۔ مزار فردخ آباد زیارتگاہ خاص دعام ہے۔

میاں خاکسار شاہ صاحب وارثی

وطن رائے پور تھا۔ جھاکش شب بیدار متول صابر درویش تھے۔

استانہ عالیہ دارثیہ کی خدمات انجام دیتے رہے دیوبی شریف میں صال ہوا۔

میاں حاجی ذاکر شاہ صاحب وارثی

نہایت خلیق متواضع ہلیم الطبع بزرگ تھے متقل طور پر دیوبی شریف

میں رہے شاہ اولیٰ میں مزار ہے۔

میاں سید حاجی خفیور شاہ صاحب وارثی رحمانی

آپ کا وطن گپا تھا تو عمری میں احرام پوش فقیر ہوئے۔ آپ سے

معزز تعلیم یافتہ طبقے میں سلسلہ دارثیہ کی تبلیغ و توسیع ہوئی باوجود

کم سنی فیوضات سرکار سے مستفید ہوئے۔

میان احمد علیشاہ صاحب دارثی ستارہ

آپ فن موسیقی میں کمال ہمارت رکھتے تھے سرکار میں مقبول تھے
بعد احرام پوشی سفر بعد اد شریف میں وصال ہوا۔

حضرت نبلہ میان مسیح اللہ شاہ صاحب دارثی

آپ بڑے متوفی قانع صابر و شاکر مجاہد کش فقیر تھے عین دگاہ بلام
پور ضلع گونڈھیں شہر باہر فروکش تھے۔ آپ کے نیضان سے
ہزاروں بندگان خدا نے فیض حاصل کیا۔ مزاد بلام پور میں ہے۔

میان حق اعلیٰ شاہ صاحب دارثی

آپ بہت مشہور و معروف فقیر تھے جوارہ علا پور میں آپ کی خانقاہ تھی۔

آپ سے سلسلہ عالیہ دار شیعہ کی بہت توسعہ ہوئی۔ ہزاروں بندگان
خدا نے راہ بدایت پائی۔ مزاد زیارتگاہ خاص و عام ہے۔

میان صراط المستقیم شاہ صاحب دارثی

آپ ملک عرب کے باشندے تھے۔ سرکار کے دست عطا
پاش سے فرقہ احرام شریف سرفراز فرمائے جسم صراط المستقیم تھے۔

میان بعد ادی صاحب دارثی

ملک عرب سے آکر سرکار سے فرقہ احرام لیا۔ دوسری سیاہ مرست
وصال فرمائے۔

میاں خاک شاہ داری ثری

سرکار کے نصف پوش فقیر تھے۔ صاحب سیف زبان بخوب
بڑاک تھے۔ موصن عجوب گڑھ سلطان پور میں مزار ہے۔

میاں عبدالعزیز شاہ حنا داری ثری
آپ شمع بارہ بیکی پاشندے تھے۔ سرکار کے عکم سے
تمام عمر خاموش رہے۔

میاں پہیہ کا شاہ حنا داری ثری
آپ صاحب جذب تھے۔ قیام بہرائچ میں تھا۔ وہیں وصال
ہوا۔

میاں عزیز شاہ حنا داری ثری
قصیدہ ڈوائی شمع بلند شہر میں قیام تھا۔ صاحبی سلسلہ بزرگ تھے۔
میاں قاضی عبدالحق شاہ حنا داری ثری
آپ صاحب جذب تصریفات بزرگ تھے۔ مکہ مغطیہ میں وصال
ہوا۔

میاں قبلہ چہا در شاہ حنا داری ثری
آپ عجم سرکار مدینہ منورہ میں مقیم تھے۔ وہی وصال ہوا۔
میاں رنگین شاہ صاحب داری ثری پنجابی
سرکار سے نصف تہہ اور لنگوٹھ عطا ہوا سیاحت میں وصال ہوا۔
میاں چپ شاہ صاحب داری ثری۔ سرکار سے نصف تہہ

عطا ہوا تھا ہمیشہ چپ رہتے تھے اجmir شریف میں وصال ہوا۔

میان معصوم شاہ صاحب دارثی ۲

آپ کا مزار کیا بابا رحیم شاہ ہے ہے۔

امد شاہ صاحب دارثی مزار پاکٹن شریف میں ہے۔

مولانا عزیز شاہ صاحب دارثی ۲ مزار بانس بریلی میں ہے۔

میان رزاق شاہ صاحب دارثی رح

آپ بانس شریف کے قریب کے باشندے تھے۔

میان بھتی شاہ صاحب دارثی آپ سرکار کی بدری میں بھجن کرتے

تھے۔

میان نیسم شاہ صاحب دارثی ذاکرہ و شائل فقیر تھے ملا دل میں
زار ہے۔

میان دل جلے شاہ دارثی رح آہن پوش فقیر تھے۔

میان محمد شاہ صاحب دارثی ۲

وطن جونپور آپ کو سرکار سے نصف تہمد عطا ہوا تھا صاحب
رشد وہدا بیت اہل سلسلہ بزرگ تھے سرکار کے زمانے میں بیت
کا۔ سلسلہ ہماری کیا کلکتہ میں مزار ہے۔

میان فقیر شاہ دارثی رح

میان امیر بخش صاحب دارثی سقہ اُستانہ عالیہ کے والد بزرگار
تھے دیوبنی شریف میں وصال ہوا۔

میاں مدد نی صاحب وارثی ۲

آپ کا وطن پاک بینہ منورہ تھا نہایت صاحب کیف عثاق میں
نئے بعد احرام پوشی اکبر آباد میں وصال ہوا۔

میاں مولوی بے دکٹ شاہ صاحب وارثی ۳

آپ کا وطن گور کچور تھا صاحب جذب و کیف بزرگ تھے
سیف زبان روشن ضمیر ہر وقت مستغرق رہتے تھے۔

میاں مولوی غلام علی شاہ صاحب وارثی ۴

عالم دین آزاد مشرب قلندر صفت صاحب ساسله روشنہ دہا
اہل دل عاشق سرکار صاحب تصرفات بزرگ تھے بہت زیکریں نزلج تھے۔

حضرت قبلہ سیدا صدرا الدین شاہ صاحب وارثی ۵

آپ کا وطن افغانستان تھا فیضان وارثی نے یہ کشمکش دکھایا کہ ہپڑے
آپ جذب ہوتے پھر شاہ ولایت ضلع گونڈھ مقرر ہوئے۔ اکابرین
کامیں میں آپ کا شمار ہے بے شمار مخلوق نے آپ سے فیض حاصل
کیا مزار اقدس گوندھ کچیری میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

میاں مولیٰ شاہ صاحب وارثی ۶

آپ کو جس روز احرام عطا ہوا پھر نہیں اٹھے ہیں۔ میٹھے رہے نہیں یہ
میزاب ہے۔

میاں فقیرو شاہ صاحب وارثی ۷

آپ کے باشندے تھے بعد وصال
سرکار عالم پناہ صدمہ مفارقت سرکار میں وصال فرمایا۔

میاں رسول شاہ صاحب دارثی ۲

گرو نانک کے بیداری پنچھے سے تھے وصال سرکارِ عالم پناہ سے
دور روز قبل شرف بالاسلام ہو کر فقیر ہوئے دیوارِ مدینہ منورہ میں
وصال فرمایا۔

میاں گم نام شاہ صاحب دارثی

وطن بہوانی گنج تھا کوئی لگنگوارہ میں قیام تھا۔

میاں غریب شاہ صاحب دارثی

وطن رسول آباد تمام عمر سیاحی میں بسر کی متول صابر قانع فقیر تھے۔

میاں کوہیم شاہ صاحب دارثی ۲

ولن معلوم نہیں آپ متول مستور ع درویش تھے۔ اکبر آباد
میں وصال ہوا۔

میاں کلی شاہ صاحب دارثی ۲

آپ کا وطن جونپور تھا بعد احرام پوشی دیوی شریف قیام کیا۔

حضرت قبلہ سیدا میر محمد علی شاہ صاحب دارثی حمدہلوی

آپ سادات نجیب الطریفین تھے سرکار عالم پناہ نے آپ کو

بیعت فرمائے گے بعد احرام عطا فرمایا۔ آپ نے اسے تبرگار کھاتا مام

غمزب بیداری زند و تقویٰ و تجو و تفریہ میں بسر کی صاحب تصرفات

سیف زبان بزرگ تھے۔ بلکہ چھلکے جملوں میں بڑے بڑے

سائل حل فرماتے تھے۔ بخصر کلام جامعیت کے ساتھ مسائل قنیت

کہ آپ نے دار ہوتی تھی۔ آپ کا حلقة ارادتمندان بہت وسیع جو طالبین
نے بیعت کی درخواست کی تو حضرت او کھٹ شاہ صاحب وارثی
لائھہ پر لوگوں کو بیعت کرایا ہمیشہ اپنے آپ کو گوشہ نشینی میں
مصروف رکھا آپ کے ہم صرف بزرگ

حضرت مولانا عبد السلام نیازی حضرت مولانا عبد الکریم شاہ نداب
یوسف شاہ تاجی رح قبلہ پیر جن سید عبد الرشید صاحب سجادہ ثین قلندر
صاحب رحمۃ اللہ حضرت بیدم شاہ صاحب وارثی حضرت مسرور
شاہ صاحب وارثی صوفی اجمیری حضرت یہ مجتہ علی شاہ صاحب
نظمی خواہر زادہ محبوب الہی قبلہ مولانا عبد القادر صاحب نیازی
مولانا محمد ایوب صاحب پانی پتی تھے۔

حضرت میر صاحب قبلہ کا زنگ سب سے اچھوتا تھا آپ کے
 مقابلہ پر کسی بزرگ کو کلام کرنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی اور اس
فقیر نے بچشم نو دیکھا ہے کہ میر صاحب قبلہ بخشیت جریل تھے
گو کہ آپ دنیاوی لباس رہتے تھے لیکن آپ کی فقری سلسلہ تھی آپ
متوکل با وضع صابر متحمل مزاج مہماں نوار خلیق متواضع حلیم الطبع
نفیں المزاج بزرگان دین کے اعراس میں پابندی سے ماضی
آپ کا اصول تھا۔

میرے صاحب کی جگہ تعریف کیجائے کم ہے۔
آپ عاشق مزاج صاحب ذوق سماع تھے۔

الله جمیل و یحب الجمال کسے عامل یا عمل نہ ہے۔ آپ
کا وصال، دہلی میں ہوا۔ حضور سلطان المشائخ محبوب الہی رہار
کے دربار میں آپ کا مزار ہے قلّ محبوبی میں آرام فرمائیں۔

ہزاروں سال زگس اپنی بے نوری پر روشنی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چین میں دیدہ و رپیدا

حضرت قبلہ و کعبہ حمود شاہ صاحب وارثیؒ

دھن مراد آباد تھا۔ آپ سرکار عالم پناہ دار شاہ الاولیاء کے
درست حق پرست بیعت ہوئے اور خلیفت احرام حضرت قبلہ ابوالحسن
شاہ صاحب وارثیؒ اٹاؤی سے آپ کو عطا ہوا۔ لطافت پسند
نزکت پرست تھے۔ ذاکر و شاغل شب زندہ دار تھے۔

(کیمیا دایمیا دیمیا) کے علم کے مظہراً تم تھے، علوم تصوف پر کمال
غبور تھا۔ با عمل فقیر تھے۔ بحر التجربہ و تفسیر میں ضرب المثل تھے۔ اخلاق
میں تواناً صنع میں سمندر تھے۔ وہ نعمداری میں مثل خورشید و قمر تھے، فقیری
میں شاہزادہ انداز تھا۔ سرکاری احرام پوشوں کو آپ کا احترام کرتے دیکھا۔
گیا۔ آپ اپنے زمانے کے آفتاب طریقت تھے آپ قبلہ ابوالحسن

شاہ صاحب وارثیؒ کے آستانہ شریف کی تعمیر پر لاکھوں روپیہ صرف
کئے بعد وصال شریف دہلی بار عالیہ میں آرام فرمائے اور پرہیز میں۔

آپ سے سلسلہ وارثیہ کی تمام ہندیہ میں تبلیغ ہوئی آپ کے وصت
خواہ پرست پر بہت سی طوائفوں نے تائب ہو کر نکاح کر لئے اور پرہیز میں

نہتِ احرام پوش مسٹورات جنکو سر کار سے خروج فقراعطا ہوا —

* محترمہ مسٹقیم شاہ صاحب دارثیہ ح

* آپ صاحب کشف و کرامات تھیں۔ دہ بار دارثی میں تھیں۔ عین
باب پیش سر کار نے احرام عطا کرایا آپ کو دربار دارثیہ میں آپ کو
خاص رسوخ و قرب حاصل تھا۔

آپ کا مزار تعمیل فتحپور مرجع خاص و عام ہے۔

* محترمہ احمد شاہ صاحبہ دارثیہ ح شکوہ آبادی

* محترمہ بی بی اللہ والی شاہ صاحبہ دارثیہ الجیر شریف۔ آپ سر کار
مالم پناہ کی احرام پوش فیقر تھیں آپ کے صاحب تصرفات ہوئے
ہمام الجیر شریف شہرت تھی۔ بعد وصال صحن مزار احاطہ چارہ یار
دربار غریب نوانہ میں ابدی آرامگاہ ہے۔

* محترمہ پانچی شاہ صاحبہ دارثیہ جندہ دہ بافیض فیقر تھیں لکھنؤیں
مزار ہے۔

* محترمہ ننگی بی شاہ صاحبہ دارثیہ ح نواب جگان اعظم گڑھ کے خاندان
سے تھیں رہیشہ بجو و مستغرق رہتی تھیں۔

* محترمہ احمد شاہ صاحبہ دارثیہ ح ضلع بیٹھ

* محترمہ حجن بی بی گنام شاہ صاحبہ دارثیہ آپ جناب مالشہر الدین

- شاد صاحب داری ہے کی اہلیہ تھیں شب بیدار عاً بدہ آستانہ نخواجہ صدر
الدین شاد صاحب داری ہے پر قیام تھا وہیں وصال ہوا۔
- * محترمہ بگلزار شاد صاحبہ دارثیہ قیام نانپارہ میں تھا۔
- * محترمہ احمد شاد صاحبہ دارثیہ صائم الدھر تھیں۔
- * محترمہ احمد شاد صاحبہ دارثیہ نواح بارہ بنکی میں مقیم تھیں۔
- * محترمہ جن بگڑے دل شاد صاحب داری محمد آباد میں وصال ہوا۔
- * محترمہ صادق شاد صاحبہ دارثیہ آستانہ صدر الدین شاد صاحب
داری ہیں قیام تھا وہیں وصال ہوا۔
- * محترمہ سید انی احمد شاد صاحب دارثیہ آپ سید عبداللہ شاد صاحب
داری اہل اہلیہ تھیں۔
- * محترمہ جن محمود شاد صاحبہ دارثیہ رحم
- * محترمہ مقبول اشاد صاحبہ دارثیہ آپ کا وطن دیوبی شریف ہے
سرکار نے آپ کو بیٹا کہہ کر تھا طلب فرمایا تو آپ کے داڑھی اور
موچھیں نکل آئیں۔ قانع صابر متولی کامل نقیر تھیں۔ مجاہدہ کش تھیں
دیوبی شریف میں وصال ہوا۔
- * محترمہ رئیم شاد صاحبہ دارثیہ کچھ حال معلوم نہ ہوسکا۔
- * محترمہ پدم حفاظ شاد صاحبہ دارثیہ مجذوب سبف زبان بزرگ تھیں
سرکار کی خدمت گذاری کا شرف بھی حاصل تھا پساحت غرب
میں وصال فرمائیں۔

- * محترمہ جن شاہ صاحبہ دارثیہ آپ بچکم سر کار تیس سال مسلسل ایک
ہی جگہ مقیم رہیں بننگام سیاحتی طلیگردھیں وصال ہوا۔
- * محترمہ سلیمانہ شاہ صاحبہ دارثیہ آپ گلاب شاہ صاحب دارثی
اکبر آبادی کی فتح تھیں، مزار آپکا ہپکلو بیان آگئے ہیں ہے۔
- * محترمہ نصیبین شاہ صاحبہ دارثیہ آپ ہمدشہ تین دن کے بعد غدا
تندول فرماتی تھیں۔

یہ مختصر فہرست درخ ہے لدنہ اور بھی بہت مستورات تھیں
جنہوں نے تمام تندگی عبادت و ریاضت و تقویٰ میں پسروکی۔

خسر و ادرعشق بازی کم نہ ہندوزن مباش
کان برائے مردہ سوزد زندہ جان خوشیں را
اہمکل فقرا دارثی ان سے سبق حاصل کریں یہ عبرت اور قدس
کا مقام ہے۔

فقرا کو سوچنا پا رہیے کہ منزل عشق کیا ہے اور ہمیں کسی
قدر ثابت قدم رہنا ہے۔

2

بواہوس پاؤں نہ رکھنا کبھی اس راہ کے نجی
منزل عشق ہے یہ رہنر عالم نہیں

فہرست فقراء سداسہماگ

جو حضور وارث الاولیا کے حلقہ بگوش غلامی تھے ۔
 میاں فقیر یار شاہ صاحب وارثی سداسہماگ سیاح تھے۔
 میاں نقیر طالب شاہ صاحب وارثی سداسہماگ سیان تھے۔
 میاں نقیر جہاڑو شاہ صاحب وارثی مجدد بہ سالک مقیم
 لہلی سیف زبان بزرگ تھے۔
 میاں نقیر رحم علی شاہ صاحب وارثی سداسہماگ طیخ آباد
 میاں نقیر مسکین شاہ صاحب وارثی سداسہماگ ۔

فہرست فقراء عجمتہ

مندرجہ ذیل فہرست اسماء متندرجہ اکابرین سلسلہ وارثیہ
 کی تحقیق د مشاہدہ کے بعد درج ذیل ہیں ۔
 میاں ذو الفقار علی شاہ صاحب وارثی مسجد ذو الفقار علی
 دیوبنی شریف ۔
 میاں سید زین العابدین شاہ صاحب وارثی المحنفی مقیم مسجد
 دیوبنی شریف ۔
 میاں جعفر حسین شاہ صاحب وارثی مقیم دیوبنی شریف ۔

میاں کلو بادشاہ صاحب دارثی مقيم رہستانہ شریف دیوالی شریف
میاں نیلم شاہ صاحب دارثی مقيم لکھنؤ -

اصل حقیقت یہ ہے کہ گروہ دارثی ایک سانیسان لامناہی ہے
اور میدان غیر محدود ہے جہاں یہ پتہ چلتا قطعی ناممکن ہے کہ اس
میدان میں کس کس قسم کے ذخائر اور خزینہ محفوظ ہیں۔ جہاں دیکھئے
وہاں پہ تاران دارش لاولیاڑ کو پاؤ گے۔

السعئ متی ولا تهام من الله

تخریب نمود عنتر علی شاہ دارثی اجمیری

سوئے مانگر علی ہجوری داتا گنج بخش رضا

از طفیل خواجہ اجمیر داتا گنج بخش رضا

بندہ مسکین غنبر کو ہر مقصود یافت

بارگاہ ترت دار الخیر داتا گنج بخش رضا

مہاجرہ بن دیوئی شریف

یروہ جاں شاران تاکین وطن ہیں جما پنے آبائی وطن بھوڑ
کر دیوئی شریف میں آ کرہ آباد ہو گئے۔

حضرت قبلہ حافظ پیاری شاہ صاحب دارثی حضرت شاہ صاحب
جوپوری - مہاجرمیان شاہ شاکر شاہ صاحب دارثی اٹاڈہ - مہاجرمیلوی
فضل الرحمن صاحب دارثی بانکی پوری - مہاجرم نواب نامدار شاہ صاحب
دارثی لکھنؤ مہاجرم حافظ احمد شاہ دارثی آگرہ - مہاجرم منیر ڈامن دارثیہ
افریقہ - مہاجرم منشی امامت اشید خاں صاحب دارثی پمشن کوتوال مرزہ اللہ
مہاجرم پنڈت دیندار شاہ صاحب دارثی اندھر - مہاجرم صوفی میاں سے
شاہ صاحب دارثی مہاجرم سید محروم شاہ صاحب دارثی یونورہ - جام
مہاجرم حاجی فیضو شاہ صاحب دارثی موضع کبرا - مہاجرم حاجی نعمت اللہ
شاہ صاحب دارثی - مہاجرم لسمم اللہ شاہ صاحب دارثی فردخ آباد
مہاجرم خاکسار شاہ صاحب دارثی رائے پور مہاجرم حاجی چودھری
ظہیر الدین صاحب دارثی سترک - مہاجرم چودھری المہر علی صاحب
دارثی سترک -

علاوہ ان کے احمد بہت سے خضرات میں جو وطن ترک کر کے
دیوئی شریف میں مقیم ہو گئے۔

قصہ گویاں دربار وارث الاولیاء دیوبنی شریف
 قبلہ تراب علی شاہ صاحب وارثی بہٹوی۔
 قبلہ حاجی بخشش علی صاحب وارثی زیندار گذیر
 مندرجہ ذیل اسماء اُن خوش بخت حضرات کے ہیں کہ قبل
 وصال پاک جن کی جانب سے دو۔ دو۔ ماہ ہمہ ان آستانہ عازیز
 وارثیہ کی دعوت کا اہتمام ہوتا تھا۔

جناب راجہ دوست محمد خان صاحب وارثی نہونہ۔
 جناب راجہ اورت نائیں سنگھ صاحب وارثی ریاست رام نگر۔
 جناب راجہ محمد شیرخاں صاحب وارثی ریاست رائے پور۔
 جناب چودھری لطافت حسین خان صاحب تعلقدار رامدانہ
 جناب باوشاہ حسین خاں صاحب تعلقدار کبر۔
 جناب حاجی عباس حسین خان صاحب وارثی تعلقدار بالو پور۔

فہرست

شعرائے دربار وارث الاولیاء دیوبنی شریف
 مولانا شائق دریا بادی + جنگل شاہ وارثی بڑا کاڈیں + قبلہ حافظ
 پیاری صاحب وارثی + قبلہ بیدم وارثی اٹاوی + مولانا تجیر وارثی
 گیاوی + مولانا عقیل وارثی گیا + مزا شیدا وارثی لکھنؤ۔ +

مولیانا بنیظیر شاہ دارثی + مولانا فتحی سعیدت دارثی بازی پوره + مولانا
 طائف دارثی شیخو پوری + حافظ احمد بھجان دارثی اکبر آبادی +
 استاد سنان الہند ریاض دارثی نیر آبادی + استاد منظر دارثی
 خیر آبادی + حکیم برہم دارثی ایڈیٹر مشرق گور کچوره + استاد
 حکیم علگر بسوائی دارثی بدھ مولانا اکبر دارثی میرٹھی + عقیر دارثی اکبر آباد کا +
 فروغ دارثی شاہ بھجہا پوری + محمود دارثی سترک + نعیم دارثی
 لالہ پوری + چراں دارثی رامپوری + نور دارثی للہ والی +
 مولانا اسماعیل دارثی اٹا وہ + تفید دارثی اٹا وہ + نادم دارثی
 اٹا وہ + تراب دارثی بڑوی + نواب دارثی گڑیہ + امین
 دارثی احمد پوری + گدا دارثی علیگڑھ + شاگرد شاہ دارثی
 اٹا وہ + شاہ ابوالحسن دارثی اٹا وہ + مولیانا افقر موہانی
 دارثی شاہ پوری +

اسجد دارثی بابو پوری + افسو دارثی ٹکیٹ گنج + جنور
 دارثی دیوی + روشن دارثی شاہ بھجہان پورہ + حکیم منعم
 دارثی فتح پوری + غنی دارثی گیا وری -

خیال یار نے تو آتے ہی گم کر دیا مجھ کو
 بھی سہئے بتدا تو انہا اس کی کہاں تکہئے
 بیوی دم دارثی

در بارِ وارث لا ولیا در بیوی شہر لیفیا بیس تبرکات عظیمہ در آثار قدیمیہ

(۱) غلاف کعبۃ اللہ مشریقہ - ر ۲۶، غلاف زرین روشنہ مبارک حضرت
امیر حمزہ ^{رض} (۳)، سُنگ مبارک روشنہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بایں مزار مبارک ایک طاق میں نسب ہے۔ اور زیارت گاہ خاص
و عام ہے۔

درخت پاکھر مشریقہ جس کے سایہ میں سرکار عالم پناہ امام
الا ولیا وارث عالم لذانہ لور امیر ضریحہ استراحت فرمائی جو اب بھی
گوشہ شمال بر بایں ہزار اقدس سر بر شاداب ہے۔

چاہ متصل زینہ شرقی تھیم دولت سرا کے دروازہ پر تھا اہد جس کا
پانی کھارا تھا سرکار نے نوش فرما کر اپنا بجا ہوا پانی کنویں میں
گردایا تو پانی بہت شیریں اور لذیذ ہو گیا۔

پھاٹک باب عالی ہر سہ دروازہ ہائے چوبی جو ایوان عالی
میں نسب تھے اور اب امام باڑے میں لگے ہیں۔

پالکی سرکار عالم پناہ - عصائی مبارک حضور وارث لا ولیا -
دندان مبارک - احرام مشریق وارث لا ولیا - فرو مبارک استعمالی
دارث لا ولیا

در بار وارت الا ولیاء کے سرکاری — (قولان) —

میاں بخش مرحوم میر قولان در بار دیوبئی شریف
میاں عبدالشداد رثی مرحوم بڑاگاؤں اور اب غلام حضرت
حسن۔ غلام رزاق صاحبان ہیں۔
خادم علی مرحوم سترک میاں صفدر مرحوم گٹھیہ
ان حضرات کے بعد ان کی آل اور اولاد جملہ حقوق میراث
استانہ شریف سے مستفید مستفیض ہو رہے ہیں۔

فہرست پہنچان در بار وارت لا ولیاء

بستی - پیر بخش حاجی مخدوم	-	حجام
فقرے امیر بیچوپ	بہشتی	
بی بخش محمد علی خوشبو ساز		
اویسپری		
مالی		
دو بہسے		
دھوپی		
بنتا در	بدلو	خاکروپ
مستفید مستفیض ہو		
رسہے ہی		

وارث لا ولیا دسر کارہ عالم پناہ اعلیٰ مقامہ
کا

ارشاد گرامی ہر وارثی کیلئے قابل عمل ہے
فرمایا :

سخانا میں منزل عشق رکھتا ہوں ہماری منزل عشق ہے
عشق میں جانشینی و خلافت ہنیں جو ہم سے محبت کرے
ہمارا ہے خاکر و بہو یا چار
جو دعویٰ سجادہ نشینی و خلافت کرے وہ طاطل ہے۔

اس ارشاد پاک کے تحت جو حضرات داخل سلسلہ ہوتے
ہیں خواہ کسی احترام پوش غیر سے ہوں یا آستانہ شریف پر جا کر داخل
سلسلہ ہوں سب سرکار عالم پناہ وارث لا ولیا دسر کے مرید ہیں۔
اگر کوئی اپنا مرید کرتا ہے تو وہ مردود ہے۔ اگر کوئی شخص سرکار
کے علاوہ دوسرا کے مرید سمجھے تو مردود ہے۔ ہاں احترام پوس فقر
کی تعظیم و تکریم و خدمت سب پر فرض ہے۔

آستانہ عالیہ وارث الا ولیا دلوہ شریف حملع بارہ بنگی
یو پی ہند

ہندوستان میں جس قدر اولیاء اللہ کی خانقاہیں اور عالی شان
مقابر میں انکی تعمیر عام طور پر شاہان وقت اور صاحبان تول و اقتدار کی

خدمات و نذر و کوشش سے تکمیل ہوئیں ہیں۔
 لیکن ”آستانہ وارث لا ولیاء“ ہی ایک ایسا آستانہ ہے جو
 باوجود اس درجہ طویل و عریض و پختہ ہونے کے حسن و خوبی میں بے
 شان ہونے کے صرف غلامان وارث لا ولیاء ہی کی ہمت و سعی کا
 قابل فخر نہونہ ہے۔

وارث لا ولیاء ان حضرات کو دو جہاں کی نعمتوں سے مالا مال فرائے
 اور فضل الہی ان پر رحمتیں پچھاوار کرے آئیں۔
 جن انتہاک کوششوں سے روضہ اقدس کی تعمیر کمل ہوئی تھی تو ہے
 کہ جیسے صاحب آستانہ کی شان تمام عالم میں رب سے نزدیکی ہے
 اس طرح آستانہ عالیہ بھی ہندو پاک میں اپنی نظیر ہے

روضہ اقدس میں جن خوش نصیب حضرات نے حصہ لیا
 اور نمایاں طور پر خدمات کیں ان کے اسماء گرامی
 (۱) جناب شیخ عنایت اللہ دارثی تعلیمدار سید پور۔
 (۲) نائب ریاست محمود آباد متنظم تعمیر۔
 (۳) حاجی مولوی فخر الدین صاحب دارثی ریس اعظم دیوی اشرف
 خدا پنجی۔

مولوی شیخ محمود احمد صاحب دارثی منجر آستانہ شریف۔

و سجادہ نشین حضرت شاہ ولایت دیوی شریف۔
قاضی بخشش علی صاحب دارثی رم قصہ گودربار وارث لاولیا
نگران تعییر۔

شیخ ممتاز علی صاحب دارثی رمیں دیوی شریف محترم۔
مشی شبرات علی صاحب دارثی متوفی دیوی شریفنا۔
آجکل میاں شیخ افی احمد صاحب دارثی مینجرا آستانہ شریف وارث
لاولیا، لائیں تحسین ہیں کہ آپ کی جدد جہد اور محنت و کوشش سے
آستانہ شریف کے چاروں طرف پختہ ہجرے تعییر ہو گئے دنیز باب
شیدا گی تعییر ہوئی نظم و ضبط آستانہ بہت معقول طریقہ پر قائم
ہے آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ آستانہ پر بھلی کا انظام بھی
ہو گیا دنیز عرض کارنگ کی تقریبات ایک دن کا مزید اضافہ ہو گیا۔
سرکار وارث لاولیا کا آپ پر کرم خاص رسے اور آپ کو عمر
حضر نصیب ہو کہ آپ خدمات آستانہ عائیہ اسی طرح کرتے رہے۔
اللہ تعالیٰ آپ کو ہر آفت و بلاء سے محفوظ رکھے آپ بہت
پاک طینتے نیک سیرت خلیق متحمل مزاج۔ حليم الطبع۔ سليم الفطرت
ہیں۔ ہمان آستانہ کی رہائش کے لیے ہر قسم کی سہولت ہیا کرنے
ہیں۔ با اصول بلند بہت حوصلہ مند ہیں۔

اکٹی بخت تو بیسدار بادو

ترادعت ہمیشہ یار بادو

پاکستان میں وارثی فقراء

حضرات قبلہ و کعبہ سید الحمد للہ شاہ صاحب دارثی مختارہ دہلوی
آپ ڈاکٹر عبد الوہاب سبحان اللہ شاہ صاحب دارثی کے بڑے صاحبزادے
میں جن کو شرف بیعت سرکار عالم سے حاصل تھا اور احرام رسید
محمد ابراہیم شاہ صاحب دارثی عطا ہوا تھا۔ الحمد للہ شاہ صاحب
دارثی قبلہ دور حاضر میں آپ اپنی مثال میں آپ بہمشبیہ سرکار
دارث لا ولیا ہیں آپ کو دیکھ کر فنا فی الشیخ کی منزلہ کا پتہ ملتا ہے
آپ سلطان الاذکار کے عامل ہے نہایت سادہ مزاج مخصوص
فطرت نیک سیرت پاک طینت عاید شب رسیدار صاحب اعظم الدھر باوضع
بتول صابر و شاکر تسلیم درضا پر قائم گوشہ نشین کم سخن پھرہ
قدس نور سے منور، مقبول بارگاہ احمدیت ہیں صاحب حال
صاحب سوز و گداز سرکار سے کامل عشق رکھنے والے اپنے
چھوٹوں پر شفقت فرمائے ہیں اول صاحب علم و فضل صلح کن
فقیری کے اوصاف مجده ہیں اس خادم کو حاضری کا شرف ہوتا ہے
تو دل کو سکون نصیب ہوتا۔

آپ کے دو صاحبزادگان۔ سید مظہر اللہ شاہ دارثی و سید
عرفان اللہ شاہ دارثی اس فقیر سے نسبت تھمہ پوش ہیں یہ حضرات
بھی بہت سادہ مزاج متواضع خلیق مفسار نیک سیرت ہیں عشق برکار

میں نہور ہیں۔ مید شیر عسین بمحبوب شاہ دارثی سہوا بہ نہور کے رہنے
والے ہیلے ٹھیکیدار تھے سرکار کی محبت میں الحمد للہ شاہ مہماں
قبلہ سے احرام حاصل کیا بہت قابل ہیں۔ شعر گوئی میں کمال
حاصل ہے۔ زیادہ تر ساخت کرتے ہیں۔

کامل شاہ دارثی انبالوی حضور او گھٹ شاہ صاحب دارثی
بیعت ہیں۔ مصنف کتاب انہا کے ہاتھوں خرقہ پوشی ہوئی سادہ
روح سرکار کے عاشق پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ نبی کراچی میں قیام ہے
میاں ساجد شاہ صاحب دارثی۔

میاں غالب شاہ صاحب دارثی سے خرقہ احرام ملا صاحب
حال یکیف صاحب جذب نقیر ہیں آپ سے سلسلہ کی کافی تبلیغ
ہوئی ناظم آباد کراچی میں قیام ہے۔

سرور شاہ دارثی آپ کا وطن آباد کن ہے مزید آپ
حضرت خواجہ حسن نظامی سے ہیں اور احرام فقیر حضرت شاہ
صاحب دارثی سے ملا ہے سیاح ہیں پاکیزہ خصلت پابند صوم
وصلوٰۃ ہیں کراچی قیام۔

میاں ریاض شاہ دارثی کا نہوری۔ میاں گلنزار شاہ صاحب فارسی
دیوہ باشی کے نقیر ہیں سرکار کے عاشق ہیں ہر سال سرکار کا
عرس کرتے ہیں گولی مار کر کراچی میں قیام ہے۔

حاجی امیر شاہ دارثی حاجی مغفور شاہ صاحب دارثی مدنی

رحمتہ اللہ سے فقیر ہیں سیاح ہیں۔
 عارف شاہ دارثی بسحان شاہ دارثی ٹنڈ و آدم سے فقیر ہیں
 صاحب علم و ادراک عاشق سرکار ہیں لیاقت آباد کر کر اچھی میں قیام
 ہے۔

سید عادل شاہ صاحب دارثی حضور نامدار شاہ صاحب دارثی
 کے فقیر ہیں۔ انتہائی سادہ مراج خلیق منکر المزاج فقیر کر اچھی میں قیام ہے۔
 چھٹن شاہ دارثی سید امجد حسین شاہ دارثی کے فقیر ہیں قیام
 کھوکھرا پار کالونی میں ہے۔

فاضی اانت شاہ دارثی آزاد رند مشرب فقیر ہیں کر اچھی۔
 نسبت شاہ دارثی یہ بھی رندانہ مزاج فقیر ہیں آزاد سیاح ہیں۔
 نور حسین شاہ دارثی پا بند صوم و صلوٰۃ با و صنع عاشق سرکار فقیر ہیں
 عاشق شاہ دارثی جلنڈھری آزاد مشرب قلندر صفت فقیر ہیں۔
 کر اچھی میں قیام ہے احرام بدست مصنف کتاب بذاحاصل ہوا
 عزیزم امام علی شاہ دارثی کر اچھی نصف تہمد بدست مصنف کتاب
 بذاسے ہر دو کی ضلع وطن ہے میرے سادہ مزاج خدمت گار پابند
 نماز و درود و ظائف ہیں۔

محمد حنیف کرامت شاہ دارثی سلطان پوری ان کو نصف تہمد بدست
 مصنف ہذا لاءے بہت سادہ طبیعت سرکار کے نام کے عاشق
 تن من و مدن سے قربان ہیں انکو بس کے تصدام سرکار نے اپنے

دست مبارک سے بچایا انہوں نے سرکار کو آنکھیں کھلے ہوئے
دیکھئے کہ اچی لانڈ ٹھی نمبر ۳ میں قیام ہے سرکار کی زندگی امدادیں
میاں ڈاکٹر محمود شاہ صاحب دارثی فیروزہ آباد آپ سرکار
وارث لا ولیا، کے دست تھی پرست بیعت ہیں اور فقیر مصنف کتاب
ہذا سے نصف تہمد حاصل کیا نئی کراچی میں مقیم ہیں۔

میاں فضل شاہ وارثی نصف تہمد پوش سرکار کی محبت میں ثابت
قدم ہیں نئی کراچی میں ہر سال سرکار کا عروس کرتے ہیں۔

محمد ارشاد غلامت شاہ وارثی یہ حضور حیرت شاہ صاحب طارثی
کے صاحبزادہ ہیں بروز سو حکم حیرت شاہ صاحب وارثی ان کو
نصف تہمد دیا گیا۔

میاں سید رفاقت شاہ صاحب وارثی حضور میاں حیرت
شاہ صاحب وارثی رح نصف تہمد پوش ہیں صاحب درد اور
اہل عشق و محبت متخلی مزاج۔ صلح کن اپنے پیر سے کامل محبت
رکھنے والے ہیں کوئی نئی کراچی قیام ہے۔

میاں جیا لے شاہ صاحب وارثی آپ حضور حیرت شاہ
صاحب دارثی کے خادم خاص ہیں صاحب وجہ بے فقیر
آزاد بیخ رند مشرب ہیں۔ بڑے پر خلوص صاحب درد و
سو ز ہیں۔

رحمت شاہ وارثی حضور حیرت شاہ صاحب دارثی جہاں

پوش فقیر ہیں سیاح ہیں۔

حضرت مولینا قاری سید عبد المالک صاحب قادری محب اللہ شاہ وارثی آپ عالم دین۔ نیک سیرت پاک طینت و اغظاخوش بیان اولیاء اللہ کے عاشق ذاکر و شاغل پابند شرع ہیں آپ صاحب صالح فقیر ہیں حضرت سلطان منکھہ بیہر صاحب بہجتہ اعلیٰ خدمات استانہ باحسن الوجہ انجام دیتے۔ روزانہ منگر کرتے ہیں۔

اس حیر فقیر سے آپ کو نصفت تہمد حاصل ہے۔

اللہ آپ کے مراتب بلند و بالا فرمائے۔ آپ کے جذبہ عشق میں ترقی عطا فرمائے۔

سید سخاوت ہیں غوث علیشادہ وارثی آپ گوالیار کے رہنے والے اسی حیر فقیر سے نصفت تہمد حاصل ہے صاحب عشق ماد مزاج اہل دل سرکار نام پر سب پکھدہ قربان کرنے کو تیار ہیں کہ اچی لانڈھی قیام ہے۔

قاضی سید حیدر حسین نامدار شاہ وارثی درہلوی نصفت تہمد بدرست فقیر مصنف کتاب ہذا آپ بہت بصیر و شاکر پابند صوم و صلوٰۃ ہیں لانڈھی قیام ہے۔

میاں سید حسن شاہ وارثی نصفت تہمد پوش بدرست مصنف کتاب ہذا۔ آپ بڑے زندہ دل صاحب سوز و گداز عاشق دارث پاک ہیں ہر غنم سے آزاد گیف صاحب حال فقیر ہیں میر کالونی

میں مقیم ہیں۔

میاں اقبال شاہ دارثی کا نپوری آپ آزاد طبع لا ابالی راج
ہیں سرکار سے خاصی محبت ہے ہر سال بڑے خلوص و محبت سے
سرکار کا عرس کرتے ہیں سنگر۔ مغل و سماں کا انتظام بہت شان
سے کرتے ہیں۔ مصنف کتاب نہاد سے نصف تہجد حاصل کیا ہے۔
ملیر کا لونی میں قیام۔

حافظ عزیز عارف اشہر شاہ دارثی فقیر سے نصف تہجد
ہے۔ عاشق رسول پا بند شرع نا بد و ذا کر ہیں کراچی میں قیام ہے۔
عاشق شاہ دارثی بدست فقیر مصنف کتاب نہاد نصف تہجد
پوش ہیں۔

حضرت بابا محبت شاہ صاحب دارثی کے آستانہ پر خدمت
کرتے ہیں محبت مگر میں مقیم ہیں۔

ایمن الدین خان نظلام شاہ دارثی یہ بھی فقیر سے نصف تہجد
پوش ہیں۔ سرکار کی محبت ہیں لگن ہیں فائدہ صفت آزاد مرد ہیں۔
بولیں کی تو کری ترک کر کے گوشہ نشین ہیں کراچی۔

اسفر حسین محبوب شاہ دارثی فقیر سے نصف پوش ہیں سرکار
کی محبت اپنے دل ہیں رکھتے ہیں۔ کراچی۔

میاں ابرار شاہ دارثی آپ بھی فقیر کے نصف پوچھد پوش ہیں
بہت زندہ دل فقیر ہیں سرکار کی محبت ہیں سرشار ہیں۔ ہر دم

ہر وقت سرکار کا نام درد زبان ہے سرکار کا عرس بہت دھوم
دھام سے کرتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے تمام سال کما کر سب
خرچ کر دیتے ہیں کوئی بگی میں قیام ہے۔

صادق شاہ دارثی آپ کا دلن گوایا رہے۔ فقیر کے ہاتھوں صفت
تہجد پوش ہیں۔ بہت سادہ مزاج سرکار کی محبت سے دل مھمور ہے۔
فرمانبرداری خدمت کے جذبہ بھرپور ہے ادب میں بجسم ادب ہیں۔
کراچی قیام ہے۔ ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں۔
میان لین شاہ صاحب دارثی حافظ پیاری شاہ صاحب
سے بیعت آستانہ سرکار وارث الاؤلیا پڑھا کر احرام حاصل
کیا ہیدر آباد میں قیام ہے۔

میان سیحان شاہ صاحب دارثی:- حضور او گھٹ شاہ
صاحب دارثی رک کے ذریعہ داخل سلسلہ ہوتے اور خزانی شاہ
صاحب سے احرام ملا بڑے متوفی قافی۔ صابر و شاکر فقیر ہیں
لند و آدم میں مقیم ہیں۔

مقیول شاہ دارثی انوار شاہ دارثی صاحب احرام بر مزار فیق
شاہ صاحب دارثی سکھر میں قیام ہے۔

کفایت شاہ دارثی سلیم شاہ صاحب وارثی گوندھوی سے
احرام ہے سکھر میں مقیم ہیں۔

محترم حکیم سراج شاہ صاحب دارثی آپ دیوبنی شریف کے

بائے ہیں سرکارِ عالم پناہ کے مرید ہیں دیوی شریفہ استاذ
مالیہ سے احرام حاصل کیا۔ پاکیزہ خفتات نیک سیرت باوضع
خیلی بزرگ ہیں کوئٹہ میں مقیم ہیں۔

ایا دارث، کلو میاں ابن حضور تبیہؐ شاہ صاحب دارثی۔
پاک طینہت نیک سیرت خوش اخلاق متواضع جلیم الطبع منکر
المراءج ہیں تھہڈت تھہڈت باندھتے ہیں لاہور میں قیام ہے۔

بیدار شاہ دارثی حضرت قبلہ محبت اگشاہ صاحب دارثی
پنجابی کے دستگر فہمہ حضور قبلہ عالم خواجہ قائد شاہ صاحب
دارثیؐ کے نقیر ہیں صاحب حال اہل درد لاہور میں مقام ہے۔
میاں افسور شاہ دارثی انوار المشری۔ حضور قبلہ و کعبہ و کعبہ
شاہ صاحب دارثیؐ مستند فقیر ہیں سادہ مراج خوش اخلاق فقیر ہیں
آپ سے سلسلہ عالیہ کی کافی تشبیہ برکت حاصل کی طباعت کے دران آپ کا

محمد علی ذیشان شاہ دارثی بو عمر صاحب جزاوسے ہیں حضرت
قبلہ و کعبہ فقیر حیرت شاہ صاحب دارثیؐ منظور نظر ہیں اور حضور
سے ہی دستگر فہمہ ہیں۔ مشوق صورت ہیں سرکار دارث لاہولیا
سے والہانہ محبت ہے۔ ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں اپنی عان
وال سب سرکار ہی کی جانتے ہیں۔ فقیر نے ان کو رضت تھہڈت
معہ اجازت بیعت دیا ہے۔

بڑی خوبیوں کے انسان ہیں لاہور کرشن نگہ بہری روٹ پر قیام ہے۔

فرید شاہ وارثی فقیر سے نصف تہجد پوش ہیں ہر سال سرکار کا

عرس کرتے ہیں لاہور میں قیام ہے۔

عزیز شاہ وارثی نصف تہجد پوش بذریعہ فقیر لاہور میں قیام ہے۔

میاں علی حسین جمال شاہ وارثی نصف تہجد پوش فقیر ہیں سرکار

کی محبت اپنا ایمان سمجھتے ہیں ہر وقت سرکار کی یاد میں مخوبیں

گوجرانوالہ میں قیام ہے۔

محمد حسین اعظم شاہ وارثی حضور قبلہ حیرت شاہ صاحب

وارثیؒ کے دست گرفتہ اور نصفت تہجد مزار قبلہ پر بذریعہ فقیر

باندھا گیا گوجرانوالہ میں قیام ہے۔

میاں سید ابرار شاہ وارثی :- بدست فقیر قیام حیرت

شاہ صاحب وارثی فقیر ہوئے جڑانوالہ میں قیام -

میاں دیدار شاہ صاحب وارثی - آپ مولوی تاری ہیں

میاں محبت شاہ صاحب پنجابیؒ کے دست گرفتہ اور حضور پر نور

جلد عالم خواہ مقصود شاہ صاحب وارثیؒ کے فقیر ہیں پابند شرع

صاحب ذکر و شغل درس قرآن آپ نے قائم کیا ہوا ہے بھول

کو تحریک القرآن کی تعلیم آپ کا ذوق ہے۔ آپ مبلغ اسلام

اس سرکار کی محبت اپنا ایمان جانتے ہیں باخلاق متواضع سادہ

روح پاک سیرت نیک طینت فقیر ہیں۔ الائی پور میں قیام ہے۔

میاں شفقت شاہ وارثی لغت خواں ناشق وارت لا ولیا

حضور مجتب شاہ صاحب دارثی و بنجابی سے دست گرفته اور حضور
قبلہ پیرت شاہ صاحب دارثی بصفت تہجد پوش ہیں۔ لا ایل پور میں
قیام ہے۔

میاں محمد شاہ صاحب دارثی حضور قبلہ عالم خواجہ مقصود
شاہ صاحب دارثی کے فقیر ہیں بہت سادہ مزاج پابند صوم و
صلوٰۃ۔ تحصیل سمندری لا ایل پور میں قیام ہے۔

میاں سلامت شاہ صاحب دارثی بدست مقصود شاہ صاحب
دارثی احرام عطا ہوا الامل پور میں قیام ہے۔

میاں رحیم شاہ صاحب دارثی گوجرانوالہ صابر و شاکر فقیر
ہیں متوكلا نہ زندگی بسر کرتے ہیں ایک مسجد کے جھرے میں قیام
احرام بدست فیقر پیرت شاہ صاحب دارثی عطا ہوا۔

میاں عبدالسد شاہ دارثی آپ بابا فیضو شاہ صاحب دارثی
خادم سرکار کے فقیر ہیں ہر زنگ مولا ہیں آجکل مظفر آباد آزاد کشمیر
میں ہیں۔ میں نے ۱۹۶۹ء سے پہلے اجمیع شریفین میں ملاقاتیں کی ہیں
اب مدتوں سے نہیں دیکھا ہے بڑے دلچسپ فقیر ہیں۔

میاں خلیم زادہ حسین مقصود شاہ دارثی سنگھوئی ضلع جہلم
آپ سرکار کی مجبت سے مخمور ہیں آپ نے اس علاقہ میں سرکار کے
سلک و مشرب کی بہت تبلیغ کی ہے آپ قاضی اکمل شاہ صاحب
دارثی کے بھنیجے ہیں ہر آک کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔

غزیوں کی خدمت کرتے ہیں پا بند شریعہ ہیں فقیر کے ہاتھوں نصف
تہذیب حاصل ہے متواضع ہمان نواز صاحب علم مقرر صاحب شور و فحش

۔ ۷۔

میان بشارت شاہ وارثی ۔ ۱

حضور قاضی غلام محب الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے اولاد ہیں
صاحب علم شریعت پابند صوم و سلوٰۃ متولی صاحب تحمل مزاج
صاحبزادے ہیں فقیر کے ہاتھوں محبوبہ عرض قاضی کلکھی شاہ صاحب
دارثی ۱۴ احرام پوش ہوتے بڑی مستعدی سے اپنے مسلک کی
تبیین کر رہے ہیں۔ موضع دھوک قاضی علاقہ تختہ بڑی
راویہ پنڈی میں قیام ہے۔

۷ فقیر عزت شاہ میان وارثی

اپنے حضرت قبلہ و کعبہ فقیر چیرت شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ
کے فقیر ہیں۔ حضرت فقیر خواجہ اکمل شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ
کے منتظم ہیں بڑے صاحب ول عاشق وارث پاک فقیر ہیں رب
سے بڑی قربانی یہ ہے کہ اپنے نے اپنی منکوحہ الہیہ بن کی رخصت ہوتی
باتی تھی احرام پوشی کے بعد ترک دنیا میں ثابت قدم رکھ کر انکو طلاق
دیدی تفرید و تحریک میں اپنے اپنی مثال ہیں متواضع خلیق سخاوت
ہیں یکتا مزاج ہیں شاہانہ انداز بے نیاز کائنات کسی دکھ اور
درد کا اظہار کرنا بھی جائز نہیں سمجھتے ہیں ہر تکایت بڑے تحمل سے

بڑا شت کرتے ہیں پا بن و فضیع ہیں ثابت قدم ہیں۔ صبر کی چنان اور
رضنا کا پہاڑ ہیں آپ کی جدوجہد اور کوشش سے چھپر شریف کا
آستانہ مکمل ہوا آپ نے ہزاروں روپیہ لٹا کر آستانے کی تعمیر
کی ہئے اور ابھی باقی ہے۔

آپ کے حوصلے بہت بلند ہیں حالانکہ اس آستانہ کی شہرت
کا سہرا حضرت خواجہ فقیر حیرت شاہ صاحب دارثیؒ کے سرہن
اور تقریباً سے عرس کے قیام حضرت عبداللہ شاہ صاحب دارثیؒ[ؒ]
خادم آستانہ چھپر شریف کی کوشش کا نتیجہ ہے لیکن بھائی عزت
شاہ صاحب دارثی کی خدمات بحید قابل ستائش لائق تحسین ہیں
آپ ہر سال بہت شان سے عرس کرتے ہیں جس میں ہمانوں کے
قیام و طعام کا معقول انتظام آپ ہی کا حصہ ہے تن تنہا الحقدر
انتظام کہ نایہ صاحب آستانہ کی آپ نظر کرم کا نتیجہ ہے۔

فقیر کو ہر سال حسنور حیرت شاہ دارثیؒ کی جانب سے چادر
شریف پیش کرنے کا موقعہ حاصل ہوتا ہے چادر سریعیت کا جلوس قابل
دید ہوتا ہے تمام فقرا کا اجتماع اور دارثیوں کے جزو ہے ایثار
قابل دادر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ لئے عزت شاہ صاحب دارثی کو دو
بھائی کی عزت نصیب کرے اور آپ کو صحبت و سلامتی عطا فرمائے
تایہ آستانہ ثانی دیوبھی شریعت ہو جائے۔

وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا بِلَا غَ

ذیقیر عنبر علی شاہ دارثی اجمیری -

اس فقیر کو سرکار دارث لاولیا کے کرم خاص سے ۱۹۳۶ء میں
بروز عید الفطر قبل نماز عید سرکار عالم پناہ کے چادر پیش کرتے
وقت پر حضور قبلہ عالم خواجہ مقصود شاہ صاحب دارثی حزیب
خانقاہ نشستگاہ عالیہ سرکار عالم پناہ میں پیش کر کے احرام
عطای فرمایا اور اور ارشاد فرمایا سنائیں براہ راست جہاں جاہہ ہمیں ساتھ
نیکر جانا اور اپنے آپ کو سرکار کا غلام جاننا یعنی تمہارے لئے فلاح
دارین کا باعث بس جانو۔

نسبت داری کوئی کے قربان عنبر
اسی نسبت سے ہوا صاحب بیان ہوئیں
فadem الفقرا عنبر

پاکستان میں دارثی خانقاہیں

اعلیٰ حضرت فقیر کامل حضور پر نور خواجہ قاضی اکمل شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ موضع چھپر شریف تحصیل گوجرانوالہ ضلع لاولپنڈی آپ سرکار عالم دارث لاولیا کے عاشق صادق کامل و مکمل فیر تھے پابند شرع ذاکر و شاغل۔ معصوم حضرت گنہائی پسند مجسمہ

تیلیم و رضا۔ پیکرہ صیر و شکر و رجہ۔ صاحب حال مستقر ای اللہ
فنا فی اللہ بقا با اللہ جیسا کہ آپ کے آستانہ شریف سے
ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے دلوںی شریف پاکستان میں آگیا ہے
آپ سر سے پاتک تصویر عشق تھے جسکی تفسیر اب آپ کا آستانہ
اقدس ہے جہاں حاضر ہونے سے تسکین قلب حاصل ہوتی
ہے آپ کے آستانہ پر ہر وقت بارش اذار ہے۔

الآن لا ولیاء الا لہ لا خوف علیہم ولا هم یخزنون
تمام رات محفل سماع صبح ہم بجھے قل شریف ہم بجھے غسل مزار شریف
ہوتا ہے۔

اعلیٰ حضرت حنفیور پر نور سیدی مرشدی تاجدار طریقت مولانا الفضل
حسین شاہ صاحب وارثی

آپ بخوبی لله فین خاندانی سید تھے سرکار عالم پناہ حضور
وارث لا ولیائے عالم نواز کے درست حق پرست پر بیعت ہو کر
تمام عالم سے کنارہ کشی افتیار فرمائی عرصہ دراز کج جذب
طاری رہ سلوک کے بعد آپ بڑے زاہد عابد شب زندہ دار
حکم الدھر قائم اللیل متواضع مالا خلاق غریبوں یتیموں کی خدمت
کرنے والے بیکیسوں کی دستگیری کرنے والے لوگوں کو صراط المستقیم
ذکھانے والے علم حدیث و قرآن پڑھانے والے تبلیغ دین ہمہ ان
مشغول فارغ وقت میں نوافل و اذکار کرنے والے۔ توکل نقد اتنا

میں کمال حاصل تھا تمام عمر میں چالیس بیج کئے سرکار میں سالانہ
حاضری معمولات میں تھی۔

آپ سے بہت سی کرامات کا ظہور ہوا صاحبِ صیف زبان
بزرگ تھے آپ کا آستانہ ماذل کالونی کراچی میں زیارتگاہ خان
و عام ہے۔

سالانہ عرس ۲۹ ربوب کو ہوتا ہے جس میں آپ سے وابستگا
سلسلہ پنڈی و پکوال وغیرہ سے آتے ہیں۔
اس عرس کا انتظام بخاب حاجی محمد حنفیت صاحب وارثی مالک
نیوان بالہ سوئٹ میٹ کراچی

بہت نوش اسلوبی سے کرتے ہیں تمام رات محفل ساعع صحیح قل
شریعت ۷ بجے دن غسل مزارہ پاک ہوتا ہے۔
خانقاہِ دارثیہ

درگاہِ بیانی آمنہ دارثیہ بالائے جونا دھوبلی گھاٹ کراچی
مزاریان انوار شاہ دارثی۔ یہاں پر ہر سال ۱۱ ربوب المربوب
کو حضور غریب نواز کا عرس ہوتا ہے اور ۱۱ صفر المظفر کو سرکار
دارث الادلیاء محدثانی رات ہوتا ہے۔

۱۱ ربضان مخدوم نصیر الدین پیراغ دہلوی کا عرس یکم ربضان
دارث الادلیاء کی ولادت یہم اربعین الاول فواجہ قطب صاحب ۱۱ کا
عرس و دیگر تقاریب ہوتی ہیں۔

آستانہ عالیہ بابا شجاعت شاہ صاحب وارث

محبت نگر بلیر سٹی

آپ خاص سرکار وارث الا ولیا نور اش ضریحہ کے بیعت تھے بعد
نلامی دارث پاک سیاحت عرب کو پہلے گئے والیسی پر چالس سال
تطب الاقطاب حسرکار کے آستانہ کی جاروب کشی کی پاکستان بنے
کے بعد کلچری بلیر میں قیام کیا آپ اس مقام کو گلزار بنادیا ایک
کنوں اپنے ہاتھ سے خود کھونا چکھنے کا تمہیر کی خانقاہ تمہیر کی۔
اور ہر سال سرکار کا عرس مبارک کرتے تھے بڑے متول قانع
صاحب تیلم و رضا بزرگ تھے۔

وصال شریف کے بعد اس فیکر غسل و تحریز و تکفین کی خدمت
اپنے ہاتھ سے دینے کا فخر حاصل ہے۔ ۲۶ ربیع الاول تاریخ وصال
ہے ہر چینے آپ کی نماہنہ فاتحہ ہوتی ہے۔

آپ سے حلقة وارثیہ کی بہت تبلیغ ہوئی ہزاروں بندگان خدا
نے راہ پرایت پائی ایک بجھہ مصنف کتاب اہزاد کے لئے محبت شاہ
بابا صاحب سرکار نے اپنی حیات میں مقرر کر دیا تھا۔

آپ کامل حاشق تھے سات سات دن تک کچھ نہ کھانے پہنچے
پر آپ کو ناکہ تھا میرا بچپن کا زمانہ حضرت کی خدمت میں گذر اور
محبت وارثیہ کی بنیاد آپ ہی کی ذات ہے جب میں عالم ہوں
معلوم ہوتا ہے بابا صاحب سرکار بیسے مجھے بدستور گفتگو فرمائے

یہ مجھ پر حضرت کا بہت کرم تھا اور کرم ہے۔
العشق ہوا اللہ ہوا اللہ ہوا اللہ

کی مکمل تفسیر ہے۔

گلزار شاہ وارثی:

آپ بڑے صابر و شاکر متولی فقیر تھے بذریعہ مصہنہ فہد کتاب
بذا احرام پایا کوئی نہیں ہے ایریا مارکیٹ کے پاس مزار زیارتگاہ
ہے آپ کے مزار کی خدمت میاں نور علی شاہ وارثی اکبر آبادی
بہت خلوص سے کرتے ہیں ہر سال عرس ہوتا ہے۔

اعلیٰ حضرت حضور قبلہ و کعبہ شیخ المعرفت الحاج فقیر حیرت شاہ صاحب وارثیؒ^ح
حیرت آئینہ روئے حیرت
آئینہ روک رو برو کر کے

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ۱۹۳۲ء ۱۶ ربیوب المرجب کو ایک
رات دربار خراجگان سلطانِ الهند غریب نوازؒ کے عرس کے موقعہ
ہر میں حضرت حیرت شاہ دا حب وارثیؒ کے بستر پر سو گیا۔ صبح ۴
بجے خواب دیکھتا ہوں ایک بزرگ و حمید سراپا بقعہ نور ذات
اور آپ کے رہماہ چند اور بزرگ تشریف لائے ان بزرگ نے
مجھے بیعت کیا اور کچھ کلاس میں شربت کی قسم کی الحیفیسر شیر میں
مجھے اپنے منہ سے لکا دیا جنے مجھے مکیفت کر دیا آنکھ کھلی تو

سرہانے قبلہ عالم خواجه حیرت شاہ صاحب دارثی کو پایا اپنے نے
ایک روپیہ دیا اور آنے کی شیرینی منگائی اور وہ آنے کے پرول جب
لیکر آیا تو حضرت نے شربت بنوا کر مجھے درزانو بیٹھنے کا رشادہ
کیا اور ہاتھ میں ہاتھ لیکر رشاد ہوا پڑھو سیم اللہ الرحمن الرحيم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ س باز یعنی پڑھا اور پھر فرمایا
ہاتھ پکڑتا ہوں۔ پیر کا پختن پاک کا خدا اور رسول کا دو مرتبہ کہنے کے
بعد کہا ہاتھ پکڑتا ہوں دارث پاک بذریعہ حیرت شاہ دارثی ہاتھ
پکڑتا ہوں پختن پاک خدا اور رسول کا لیکر گلے سے لگا کر فرمایا۔
سنوسنوجتنے اے اے جو تم نے خواب دیکھا تھا یہ اسکی
تعیر ہے حالانکہ یعنی خواب ابھی کسی سے بیان نہیں کیا تھا۔ میں
قدم بوس ہوا۔ اس دن سے جب کبھی اپنے حلقوہ گوشوں میں جلوہ
افروز ہوتے تو فرماتے سناسنا لیے ایسے یہ شاہ میاں ہمارے
اور مہماں کے دلوں کے پیر بھائی ہیں۔

حضرت قبلہ نے اس خادم کو ہمیشہ شاہ میاں کیکر تھا طب فرمایا
کبھی میر انام نہیں لیا یہ کرم نوازی تھی یہ ایک واقعہ کیا پھر ۳۵
سالہ زندگی میں ہزاروں واقعات حیرت انگیز رومنا ہوتے۔ اکثر
اوقات کوئی شخص آیا تو حضور نے اس کی قلبی کیفیت میری طرف
متوجہ ہو کر فرمادی۔

ہاں ہاں میں کدھر جا رہا ہوں سرکار کا اسم گرامی

(الحیرت)

ایک مکمل کتاب ایک مکمل مشرب ایک مکمل مسلاک۔ ایک ارفع دا طلے مقام۔ ایک ضغیم سے ضغیم تر کتاب ہے۔ کوئی کہے تو کیا۔ کہے۔ کہے تو کہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اب بالند ہر شہر میں ایک راجپوت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جالندھر میں ہوئی اس کے بعد لاہور یا دہلی میں تعلیم کامل ہوئی۔ کھو رہا نے ملازمت کی شادی ہوئی۔ ایک لڑکا حمدہ ارشاد پیدا ہوا تو بیوی صاحبہ داغ مفارقت دے گئیں۔ تلاش شیخ میں دیوبی شریف پونہجھے۔ حضور میاں بیدرم شاہ صاحب دارالحکم کی فیضیاب نظر کے اثر سے رحیم بخش مجسم حیرت بن گئے۔ جیسا کہ خود ارشاد فرمایا۔

حیرت ہی اکیلا نہیں کچھ آپ کا حیران
حیرت سے وہاں پھرتے ہیں حیران ہزاروں

بعد احراق پوشی سرکار نے ایک عرصہ حضرت مخدوم ناصر الدین[ؒ] جالندھری[ؒ] کے مزار پر مجاہدات دریافت کے لیئے اور سیاحت کو نکلے تو زمین کا چپہ چپہ کھونڈ مارا۔ عرب عراق روم شام مصر سودان شرق اردن فلسطین غرض جس طرف گئے ہزاروں پروانے پروان چڑھے۔

اے شمع ازل آپ کے انوار پر مٹ کر
پروانے وہاں پڑھتے ہیں پروان ہزاروں

بُشْر کے نام پر جان دمال سب تھار کرنے کیلئے پیدا ہوئے
تھے جس راہ سے گذرتے اڑدھام ہو جاتا۔

عقل آمد دین و دُنیا شد خراب

عشق آمد ہر دو عالم کامیاب

اپ سراپا تصویرِ عشق تھے دارث پاک کے نام پر سب
کچھ قربان کیٹے ہوئے تھے صاحبِ عال بنانے والے فیر تھے
سیف الدین نہیں بلکہ یسف نظر تھے جس پر نظر پڑی گویا کام تمام
کر گئی۔

اپ نے قریباً ۲۶-جج کیئے صبح کے لیے کبھی کچھ نہ رکھا مگر پہ
ایسے کہ ملتی کا حسین پتلا مل جائے تو غرق حیرت انوار ہو جائیں خود
حسین ایسے کہ جو دیکھئے محو حیرت ہو جائے۔

بس طرف سے وہ اگر بانیِ شر جاتا ہے

فتنهٗ شر نگا ہوں سے اتر جاتا ہے

۲۵ سال یہ فقیر سفر حضر میں حتیٰ کے چاز پاک جج بیتِ افسوسِ شریف
میں بھی دس بھر کا ب رہا ہے اپ بین الاقوامی شہرت کے مالک تھے
لیکن یہ تلاشِ محظوظ حقیقی کا تلاشی اخراج ایک دن اپنی جستجو میں کامیاب
ہوا۔

حیر انوار حیرت میں غرق ہو کر فنا فی الذات ہو گئے

تاریخ وصال ۲۸، جمادی الاول ہے مزار پاپوش نگہ قبرستانِ کلپی

میں نامکمل ہے۔

کیونکہ آپ کے صاحبزادے ارشاد مبیان وارثی نے اس سلسلہ میں ہمیشہ روڑے لٹکائے سرکار کے دفن کے بعد قریباً سات روپیہ جمع ہوئے حاجی جمیل خازن مقرر ہوئے۔ ارشاد صاحب نے اُن سے رقم لا کر خرچ کر بیٹھے۔ حاجی جمیل صاحب قبلہ تھوڑا چاہدیں ٹین کی ایسو وقت مزار پر ڈالنے کو پیش کیں وہ بھی ارشاد صاحب نے عبد الکریم گورکن پاؤش نگر کو فراغت کر دیں۔

سلسلہ عالیہ دار شیعہ میں گو سجادہ نشینی نہیں ہے اور سرکار کا ارشاد ہے کہ فقیر کا کوئی داراثت نہیں ہے۔

لیکن ارشاد صاحب پہنچنے سے بازدار سجادہ نشین مختار بننے ہوئے ہیں شاہ صاحب قبلہ والستگان بھی کچھ تو غافل و بنے نہیں اور کچھ ان حالات سے کبیدہ خاطر ہیں۔ بہر حال آپس میں اتفاق مقصودہ ہے شاہ صاحب قبلہ حکامزار بھی مثل تنازعہ کشمیر ہے اس شیرپیہ فقیر کا مزار آج ہے سایہ ہے۔ کیونکہ محمد ارشاد صاحب وارثی نے تمام زندگی اپنے والد بزرگوار کو چین نہیں لینے دیا شاہ صاحب قبلہ ہمیشہ ان سے پیزارہ ہے اخودیں نے شاہ صاحب قبلہ کو جی بھر کرہستا یا اور آپ کا مزار بھی ان کے ستم بے پایاں کا شانسانہ ہے اسے ان کو نیک ہدایت دے آپ کے دو بھروسے کلام نقش حیرت اور عکس حیرت آپ نے اپنی حیات میں ہی شائع کرنے تھے۔

حضرت قبلہ ابرشاہ صاحب وارثی جاندھر
آپ حضرت قبلہ وکعبہ بیدم شاہ صاحب وارثی کے نصف تھے
پوش نقیر تھے نعمت گو عاشق رسول شیرین کلام جادوبیان پنجابی
روپ میں آپ کا کلام شاہ کارہ ہے اور بہت مقبول ہے۔ مزار
ملستان میں زیارتگاہ خاص دعام ہے۔
تاریخ وصال ۱۲ رصفر ہے۔

جلال الدین شاہ صاحب وارثی رح
حضرت محبت شاہ صاحب وارثی پنجابی کی بولتی تصویر تھے۔
کراچی پاپوش نگر قبرستان میں مزار ہے۔
سید عبد الغنی شاہ نقیر وارثی بڑے حکیم تھے بہترین شاعر تھے۔
محمد شاہ صاحب اٹادی سے نسبت ہے۔ ملا تھا تمام زندگی
پابندی وضع سے گذاری مزاریات آباد کراچی میں ہے۔
میاں الوار شاہ وارثی علی گوڑھی۔

جهدی شاہ صاحب وارثی رح دا بستہ سلسلہ تھے نقیر مصنف
کتاب لہذا سے احرام تھا بہت وضع دار آزاد نہیں گئے نقیر تھے دربار
دارشادا ولیا جونا دھوپی گھاٹ کراچی میں مزار ہے۔

ولدار شاہ میاں وارثی دہلوی
 حاجی محب شاہ صاحب وارثی ہماجرادن سے داخل سلسلہ تھے
نقیر مصنف کتاب ہے اسے احرام تھا دریار وارث الاولیا جونا

دھوئی گھاٹ قبرستان میں مزار ہے۔
 صوفی شرف الدین شاہ صاحب بہر شاہ شاہ وارثی رہ
 ہے اپنے حافظاً پیاری شاہ صاحب دارثی کے احرام پوش تھے۔
 ہر علم پر آپ کو جوور تھا آپ نے کئی کتابیں تصنیف
 کیں جیسیں میلاد صوفی بہت مقبول ہے آپ کا کلام طبع نہ ہوا کا
 مزار مژنگ بھرتان لاہور میں ہے۔

سلام بحضور سرکار عالم پناہ وارث اللہ ولیما ز نور الشفیر

سلام اے حق شناس وارث سلام اے تاجدار دیوا
 سلام اے مشعل حقیقت نگار دیوا بہار دیوا
 بنی کے جانی علی کے پیارے وقار زہرا و روح شیر
 سلام اے سید زمانہ امیر دیں شاہ کار دیوا
 ہمارے داتا ہمارے آقا ہمارے مولا حیثیت سیر
 سلام اے دستگیر عالم سلام اے گل عذار دیوا
 سلام کجھیے قبول شاہ طفیل آل رسول اشتا
 سلام اے سردار باغ وحدت فقیر اعظم نگار دیوا
 یہی تمنا ہے ابو عنبر کہ باب وارث ہوا ذرا سهر
 نہ ہے مقدر کہ میری ہستی ہو غاک راہ خبار دیوا
 یکم جمع الاول شعبین ۱۳۹۰ھ
 لاہور

شکریہ

ہزار ہزار شکر اس خالق کون د مکان دارث د جہاں رب
العالمین کا کہ جس کے قبضہ میں گل مخلوقات دارض د سلوات ہیں
جس نے مجھ سے نزدہ ناجیز کو اتنی اہم ترین کتاب کی تصنیف تاییں
کی توفیق عطا فرمائی یہ میرے امکان سے بعید سے بعید تر تھا۔
جسے اُس مسیدب الاسباب نے غیبی امداد سے اسان سے آسان
تر کر دیا۔ اُس کی تعریف کی جائے اسی کا شکر ادا کیا جائے۔
دنیز میں برادر طریقت میاں عبد الغفار خاں وارثی صاحب
مالک دارثی ہوشی کے لئے

درست بدعا ہوں سرکار دارث پاک کے صدقے میں آپ
رب العالمین دو جہاں کی فلاح د ہبود عطا فرمائے کہ انہوں
نے تصویف دارث الاولیاء کے تحت دافعے درمے قدے
سخنے ہر طرح مجھ سے تعاون کیا۔

دنیز لاپ غاصب دارثی مالک المفر آرٹ پیس راولپنڈی
جن کی حوصلہ افزائی نے شیر دل بنادیا۔

اللہی بحق بنی فاطمہ
کہ بر قول ایں ماکنی خاتمه
اشد تعالیٰ ان حضرات کو دو جہاں کی فلاح عطا فرمائے
دنیز

دعاً گو ہوں
برادرم عطا بے اشد ساگر دارثی اور دہمہ گوجرانوالہ

دو میاں علی حسین دارثی بھال شاہ دارثی گوجرانوالہ
 دو میاں عزت شاہ دارثی چھپر شریف
 میاں بشیر صاحب بوضع فتو منڈ گوجرانوالہ
 بنابر الحاج سلامت اللہ صاحب بانی ہنی گوجرانوالہ

ابن رب حضرات نے حسب الاستطاعت میری کوشش
 میں حق المقدور تعاون کیا۔

سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصْفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَىٰ
 الرَّسُولِينَ ۝
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اللهم كم من بندہ حسید رہا ہستم
 ذر میکدہ عشق سکنندہ ہستم
 مخنوں شد از یادہ عرفان عنبر
 در دری خرابات قلمشندہ ہستم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

درو د قدسی

شجرہ عالیہ سلسلہ قادریہ - رزاقیہ - وارثیہ

اس شجرہ پاک کو بعد نماز فجر ایک بار پڑھ سے تو سب العالمین اس شخص کو ہر آفت و بلاد مصیبت سے محفوظ رکھے گا اور دینی دنیوی خلاج و رہو و اسکو نصیب ہو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى بَحْرِ آنُوَارِكَ وَجَاهَ لَكَ فَرَا
حَسَنَ لِقَائِكَ وَضَيَاءُ نُورِ قَدِيرِكَ . وَأَعْظَمْ صِفَاتِ قَدْمَكَ
وَتَمَامِهِ وَصَفَقَكَ بِكُلِّ صَفَاتِكَ وَخَزَانِ رَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ
وَبِكُلِّ نُونِ سِرِّكَ وَبِتُّوْحِيدِ وَحَدَادِيَّتِكَ وَبَيْقَاءَكَ وَ
بِحَمِيلِ سِرِّكَ وَبِعَرْزَةِ رَبِّكَ وَمَنْهَاءِ عِلْمِكَ وَ
رَحْمَتِكَ وَجَهِيعِ بَرَكَاتِكَ وَحَسَانِكَ وَعِرْفَانِكَ وَ
إِحْسَانِكَ وَمَرْفَنَاتِكَ وَجَبَتِكَ وَأَفْعَالِكَ وَمَيَارِكَ
وَغَطَافِكَ وَلُطْفِكَ وَجُودِكَ الْأَعْلَى وَبِحَقِّ حَقَائِقِ
حَقَائِقِكَ وَبِقِيَضِ كَهَانِكَ وَعَدَدِ حُرْفَفِ تُورَاتِكَ
وَزَبُورِكَ وَأَنْجِيلِكَ وَقُرْآنِكَ وَعَدَادِ شَلْ شَبَّیْ عَالَمِ
مُؤْجُودَاتِكَ وَعَلَى سَيِّدِ الْعَالَمِينَ حَمَمَ الْمُهَرَّسِلِينَ
سَيِّدَنَا وَمَوَّلَانَا حَبِيبُ اللَّهِ طَيِّبُ عَلَّتْ گناہ حضرت
محمد بن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و علی امام المشرق
والامغارب امیر المؤمنین امام المتفقین سیدنا علی

ابن أبي طالب كرم الله وجهه وعلى سيدة النساء
 المعالمين محترمة سيدة فاطمة الزهراء صلوات الله
 عليها وعلى سيدنا ومولانا امام الحسن المجتبى
 عليه السلام وعلى سيدنا ومولانا ومرشدنا سيدنا
 الشهدا الكربيلا امام الحسين عليه السلام وبجميع
 آل محمد وأهل بيته محمدًا وأصحاب محمد صلى الله
 عليه وسلم وعلى امام العارفين سيد الساجدين حضرت
 سيدنا امام زين العابدين عليه السلام وامام سيدنا
 محمد باقر عليه السلام وامام سيدنا جعفر صادق
 عليه السلام سيدنا وامام موسى كاظم عليه السلام
 وسيدنا امام رضا عليه السلام والمعروف بسر سقطي
 وبنينه وشلي وعبد الواحد أبو القاسم طرطوسى و
 أبو الحسن دايوس عيسى وعلى شيخه هنري الدين أبي محمد
 عبد القادر المكي الامين ورشاق محمد وأحمد
 وسيد على وحسن وبرهاء الدين وسید محمد جلال
 وفريد بraham وعلي ابراهيم أمان الله الحسين وعلى
 هذه آيات الصمد الرشاق واسمايل وشاكر الله ونجات
 الله على سيدنا خادم على الأعلى الشيخ العالمين سلطان
 الهریقت امام الشریعة وارث الكونيين مقصود ووسیلتنا
 في الدارين على سيدنا ومولانا محمد المصطفى صلى
 الله عليه وآله اجمعین ورحمة الله يا ارحم الراحمین
 التي يحيى بن فاطمة كه بر قول ای ما کنی خاتمه
 لا الشة الا الله - محمد رسول الله

هُوَ الْوَارِثُ

شجرة عاليه سلسله حشتيه نظايمه وارثيه
رسمه اللهم ارحمه رحمة مهتمه

اللهم صل على سيد ناصحيه وعل على الى سيد فاما مهتم
بقدر حسنه وجماله

دتهنا به محمد مصطفى مرتضى
هم عنهم فيه الواحد لهم قليل باصفا
بهرا برا هم ادهم هم عذيفه مرعشى
هم اين الدين علوشا دابو آسخى احمد متقي
بهرا شاه بو محمد ناصر الدين ذي وقار
اندبيه سلطان مودود شريف رازدار
بهرا خمان دمعين الدين قطب الدين ولی
هم فريد الدين نظام الدين فتحير الدين سخنی
هم كمال الدين سراج الدين علم الدين شاه
بهرا خود وجمال الدين محمد دین پناه
هم محمد بهريجنيه هم كلهم حق پرست
هم نظام الدين فخر الدين وقطب الدين

هم جمال الدین عباد اللہ بنہ خادم و عالم پناہ
 بہر نطف خوش کن اے دارث مایک بیگاہ
 القلۃ والسلام اے خواجہان چستیاں
 کجھی مقصود مایاے دارث کون و مکان

هو والواث

سلام مخصوص دارث علیہ السلام

سلام علی نور رب العلائی
 سلام علی دارث شاہ و دیراءتی
 سلام علی شہیع بذریم ہدایتی
 سلام علی فخر شیر الورائی
 سلام علی اہل یسین و ظلمہ
 سلام علی روح مشکل کشائی
 سلام علی نور حشمان حیدری
 سلام علی میان نیر الشناسی
 سلام علی روح حسین دارث
 سلام علی سید الاولیاء
 سلام علی تاج حمارہ دلایتی
 سلام علی مظہر شیر کبریاء

سلامُمْ عَلَى سَائِقِ عَوْضِ كُوثر
سلامُمْ عَلَى حَقٍّ مُّكْرَحٍ تَمَانَعَ
سلامُمْ عَلَى غَرْقِيْنِ اَنوارِ وَعَدَتْ
سلامُمْ عَلَى اَكْسَلِ الْاَصْفَيَايَةَ
سلامُمْ عَلَى شُكْلِ مَقْصُودِ هَنْبَرْ
سلامُمْ عَلَى شَاهِ بَلْگَوْنِ قَبَائِعَ

دِبَاعِي

دارِ شہ دُو چہاں کے صدّتے
شہید کون دِ مکان کے صدّتے
خاکِ هنْبَر کو کر دیا اکشیر
خواجہ خراجان کے صدّتے

حضرت دارِ شہ چراغِ خاندان پنجپن بارگار پنجپن نام و نشان پنجپن
پیر برج سیات گورہ تاج شرف لے گل نہ برا بھار بستان پنجپن
بیدم شاہ داری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت مولائے کائینات علیہ السلام

رقم میں عرش بریں پہمیں پر صفات علی[ؑ]
 ہے فخر کشید کوئی نیری ذات علی[ؑ]
 ہوئے ہی آپ کے کردار سے عیان بخدا
 رحمو زمیں کے حقیقت مانکارت علی[ؑ]
 سراپا مظہر الوارثی تیری صورت!
 میں بہر و ماہ میں تیری تخلیقات علی[ؑ]
 فدائے روئے منور نشار نقشیں قدم
 یہ میرا دل میرا ایمان میری حیات علی[ؑ]
 نئی نئے بہر میر کھاہے اے غیر
 امام اول و مولائے کائینات علی[ؑ]

حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام

کقدر افضل و اعلیٰ ہیں عشق ابن علی[ؑ]۔ یعنی توجید سراج ہیں عشق ابن علی[ؑ]
 جان الحمد دل ذہراً و قرار چمد رہا۔ اب خدا جانے کو کیا کیا ہیں عشق ابن علی[ؑ]

سلام بحضور سيدنا امام حسین عليه السلام

سلام نور رب العالمين
 سلام ابن سيد ربت زهراء
 سلام انت سخي بن سخي
 سلام وارث ارث محدثا
 سلام شاه تسليم ورضائى
 سلام قاسم تسليم وكوش
 سلام حافظنا دين الاسلام
 سلام البير وعباسى واصغر
 سلام عايد وکلشوم وزينب
 سلام يا شهيد ان حققت
 أنا عبدك عزبا انت هادي
 اغتنى خذ يدك فارث محبيني

هو الوارث المهيمن العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد وعلى آثارنا العطرة
 شجرة فاليم ثانه ان مقدس تشحيمه جديه پنجتني والشهيه
 المرد صل على سيد محمد مصطفى
 المرد اے سید الشهيد اشرمید کرپلا
 المرد لیکے شاهزادین العابدین نوش لقا
 باقر و جعفر جبارہ موسی کاظم رہنا
 قاسم و سید علی زیدی و جعفر پیشو

۱۶۰

بُو مُحَمَّد عَلَيْهِ الْكَفَرُ مُكَرَّبٌ أَبُو الْقَاسِمِ وَمُحَمَّد وَقِيلَ شَاهٌ
 شَاهُ اَشْرَفٌ شَاهُ عَزِيزُ الدِّينِ صَاحِبُ دِرِّيْنَاهٌ
 شَاهُ مُلاَّدُ الدِّينِ عَبْدُ الْأَمْرِ وَأَخْدَنْيَكَارٌ
 مُحَمَّد وَزَينُ الْعَابِدِينِ سِيدُ الْعَالَمِيْنَ
 مِيدَلَّاَدَهٌ اَجَمِيدَهٌ تَمِيرَالٌ شَاهُ كَسْمَاشَهَ سَخَنِيٌّ
 شَاهُ سَلَامَتٌ بَيْدَى قَرْبَالَعَلَىٰ دَارَثَهٌ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هُوَ الْوَارِثُ الْكَوِّنْكَوِنِ الْمَيِّنِ

من در حیدر دیل مناجات نسبت پختنی شجرہ غالیہ خنور وارث الادلیاء
 کو باہر گاہ میں شاء شاکر صاحب وارثی رحمتہ اللہ علیہ نے پیش کیا۔ خنور
 سرکار عالمپناہ نے پہت پسند فرمایا اس کا لارہ و بصورت مناجات سلمہ
 غالیہ میں ٹھاری وسارتی ہے اگر روزانہ اسکو طالب ایک بار صحیح پڑھے
 تو دل انواعِ ذات سے معمور ہو جائے۔ اور جبلہ، قاسمہ دینی و دینیوی
 میں فلاح و بہبود پائے۔

مناجات

ذارُهُ مَخْذُ بَيْدَى بِهِرِ رَسُولِ عَلِيٍّ	مَدْنِي الْقَرْشِى هَشْمِي وَ مَطْلِبِي
وَارِثُ اَزْيَةٌ خَاتُونِ قِيَامَتِ مَدَدَيْ	پَئَزَ زَهْرَ الْمُرْبَاغِ رسالتِ مددے
وَارِثُ بَهْرَ عَلَىٰ سَاقِي وَ كَوَافِرِ مَدَدَيْ	پَئَزَ مُوا لَائے بہان فاتح غیر مددے
وَارِثُ بَهْرِ حَسَنِ سَبِطِ رَسُولِ دَوْهَبَانِ	قَالِمِ مِلْمِ لَهَنِ دَاقِفِ اسْرَاهِ بَهَانِ
وَارِثُ بَهْرِ حَسِيقِ ابْنِ عَلِيٍّ بَجَانِ بَتوُلِ	گُو ہِزِ بَحْرِ دَلَابِتِ گُلِ اَهْتَانِ رَسُولِ
وَارِثُ مَاتَلِزِرِ مَدَدَكِرِمِ خُوشِ بَكْنِ	بَشَنُو فَرِیادِ رَوَا حاجتِ دَدِ وَیشِ بَکِنِ
شَاهِرِ خَشَهِ بَگْرِ سُونِپِ دَلَانِ مَیِ خَراَبِهِ	بَهْرِ نَظَارَهُ تُوشُوقِ فَزُولِ مَیِ خَراَبِهِ

شیخ عالیہ حاشیۃہ صہابہ رضیہ و ارشیہ السبیت اوسیں
 تسلیم ہے یہ سرکار و ارث الاولیاء حضور سرکار محمد و ماملاکیاء صابر
 یاں کے واسطے میں حاضری کا لیبر شریف کے موقعہ پر ایک طالب حاضر خدمت ہوا
 ہدی عرض کی کہ سرکار مجھے سلسلہ صابریہ میں بیعت فرمائیں جحضور نے
 فرمایا اچھا۔ امدادی دقت آپ نے مراقبہ کیا اور چند لمحے بعد اسکو سلسلہ
 صابریہ میں بیعت فرمایا۔

غلامان نے عرض کی کہ حضور کیا سلسلہ صابری کی بیعت دے سکا، حارسہ
 سلسلہ میں لینا جائز ہے۔ آپ نے فرمایا ہم نے ابھی سرکار میں نامخوذ
 الاولیاء حضور صابریہ پاک سے اجازت لیکر اسکو داخل سلسلہ کیا ہے۔
 لہب سرکار صابریہ پاک کے نام کے بعد ہمارا نام سلسلہ صابریہ پر حاصل
 اور آپ نے شجرہ اس طرح طالب کو عطا فرمایا وہ خدمت کیا۔ فیر نے
 اس سلسلہ کو تنظیم کر کے سرکار میں پڑھا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحيم

اے مظہر نور نہ ارحم نہ ارحم نہ
 یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ ارحم نہ ارحم نہ
 لے تاجدارِ حکم نہ ارحم نہ ارحم نہ
 اے پیر کامل پیران ما رحم نہ ارحم نہ
 خواجهہ این الدین ما رحم نہ ارحم نہ
 بہر محمد پیشو ارحم نہ ارحم نہ
 از بہر غیاثان با حیا ارحم نہ ارحم نہ
 از بہر قطب الاولیاء ارحم نہ ارحم نہ
 پاشاہ زید الانبیاء ارحم نہ ارحم نہ
 لے آناتب اولیاء ارحم نہ ارحم نہ
 قطب زمان غوث الوری ارحم نہ ارحم نہ

اے مظہر نور نہ ارحم نہ ارحم نہ
 یا مرتضیٰ مخلص کشا ارحم نہ ارحم نہ
 خواجهہ حسن بصری و ہم واحد قبیل یا معا
 بہر بہر ایم ارحم نہ ارحم نہ
 یا مسیحہ علوی مختار دبوی الحنفی احمد تقی
 یا ناصر الدین خوش لقا سلطان بود و بود
 یا خواجهہ کل خواجهگان خواجهہ معین الدین
 خواجهہ فرید الدین ولی محبوب حق گنج شاہ
 گندوم صابر کلہری خواجه علاء الدین سعی
 لے مارٹ دنیا و دین اسکال ختم المرسلین

اے وارث عالم پناہ مقصودِ کل اولیا
عنبر ہے بندہ آپکا ارحم نا ارحم نا

سلام بحضور حضرت مقصود شاہ دارمی

اسلام اے نور حق نورِ نبی نورِ علی اسلام اے وارث عالم پناہ واد علی
اسلام اے داقف را فخری سر جملی اسلام اے حضرت مقصود شاہ کامل دلی

چند ضروری ہدایات

مرید کو شیخ کی تابعداری میں ہمہ تن محروم فتنہ رہنا چاہئے۔
مرید کو شیخ کے احکام پر پوری مستحدی اور خلوص و محبت سے
عمل کرنا چاہئے۔

مرید شیخ دہ ہے خود کو شیخ بلک سمجھے۔
مرید دہ ہے کہ شیخ کو ہر وقت اپنے ساتھ تصور کر کے اور
شیخ کی مکمل صورت برو جائے۔

مرید شیخ کی پارہ گاہ میں بادب و احترام رہئے۔
مرید شیخ کی کیفیات پر انظر نہ کرے بلکہ احکام شیخ پر عمل کرے۔
مرید کو شیخ کی محبت اپنے دل میں ہر وقت رکھنی فرض ہے۔
مرید کو چاہئے کہ نماز کی پابندی کر کے ہر وقت وضو سے رہے۔
مرید کو چاہئے کہ چلتے پھرتے ہر وقت لا الہ الا اللہ قلب
سے جاری رکھے اور ہر دس بار کئے بعد حجتو رسول اللہ صریف کہے۔
مرید کو چاہئے کہ بخلوں شیخ ہمیشہ نبھی نظر رکھے۔ اور جب شیخ کے

چہرہ پر نظر پڑے تو درود شریف پڑھتے ہوئے لنظر رکھئے۔

صورتِ انسان خدارا دیدہ ام

من خدارا آشکارا دیدہ ام

ہر مومن کا فرض ہے کہ ہر وقت اپنے ہر عمل کے حائزہ
لئے اور حق و باطل کا امتیاز کرے محبت سے دل کی کشافت
دور ہو جاتی ہے۔

محبت خاک کو اکیر بناتی ہے۔

محبت ابھی وجہ تخلیق کا یہیات ہے۔

محبت ابھی انسان کو انسان کامل بناتی ہے۔

محبت اللہ کے کس لامنی دیدہ آرام

وگرنہ کیدت آسودگی نہیں خواہد

قطعہ

وہ ملکئے تو خبیط کی طاقت نہیں رہی

ساعل پہ آکے موجِ سلامت نہیں رہی

جلوس نے اُس مقام پہ پوچھا دیا جہاں

مجھ کو تمیز و حدست و کثرت نہیں رہی

غُزل

تخلی بیان سے کی حرم میں روشنی ہم نے
 باس صورت بدل ڈالا مناق زندگی ہم نے
 کسی صورت نہ پایا جب سکون دائمی ہم نے
 تو مجبوراً بدلت ڈالا نظام زندگی ہم نے
 تیرے ہوتے ہوئے جان دو عالم نہیں امکانیں
 بڑی مجبوریوں سے ہم نے کافی زندگی ہم نے
 خیال شکوہ بے التفاصی بھی نہیں آیا
 تھیاری یاد کو جب سے بنایا زندگی ہم نے
 دل الکر سوچی محرومی سے بھلا تے رہے عبر
 نہ کی لیکن گور احسن کی بے پروہگی ہم نے

کتبہ فقیر حیر محمد اشرف نقش بندہ ہی محمد پرانی سرائے وزیر آباد شہر

عِزَل

جو قیروں کی نظر فیض میر تم نہیں ہے فرمانہ خالق پر ہے عزم نہیں ہے
 محبت کی چشم عتاب اللہ اکرم وہ بھر ہم بھی ہے اور بھم نہیں ہے
 غم عشق نے زنگ ہبلا ہے شاید سکول کا وہ پہلا سماں عالم نہیں ہے
 مزہ جذب سخنور شید کو جذب کرے ہے جو کرنوں سے کھیلے دشمن نہیں ہے
 تصور میں اکثر وہ آتے ہیں ملببر
 کرم انکا بھروسہ کو کھم نہیں ہے

قطوہ

ازل میں درحقیقت راز دار کن لگان ہم کھتے
 پانداز دگر تھیق کل کے نقطہ داں ہم کھتے
 ہماری اک توجہ سے ہوئی تھیق دو عالم
 شریک لارواں ہو گرائیں دیکھواں ہم کھتے

غزل

اذر آک سے بلند ہے وہم دگل سے دور دل میں جو ایک راز ہے افظی بیاں کے دور
 ارضِ دنک سے دور مکانِ زمان سے دور ہونےجا ہوں جس تجھیں تیری لامکاں سکوں
 دہ ہر دادا سے بی میری ہستی میں جلوہ گر چاہے مکان سے دور ہوں بالامکاں سے دور
 یہ بھی ہے اک فریپ تاگ طڑہ نکاہ دعہ سبز نیاز اور اس آستان سے دور
 اس عز بندگی میں ہے دیوانگی کی شان سجدے تو کر رہا ہوں مگر آستان سے دور
 شاید انہیں پختم ہو رہا در آشیان چکیں تھیں بجلیاں جو ابھی آشیان کے دور
 ذوقِ طلب شور طلب پر ہے منحصر
 عینِ روئیں سے پاس ہے منزل جہاں کے دور

ہم باعی

ایک جلوہ اسرائیل نہانی ہوں میں رازِ ہمہ گیسری ہمہ دانی ہوں میں
 سہحد طایک ہوں اذل سے غیر دو حضرت ادم کی نشانی ہوں میں

آفتابِ عالم پریس ۱۵ ہسپتال روڈ لاہور میں چھپی